

# میرے درد سے بے خبر

## از قلم صبا مغل

وہ اندھا دھند بھاگ رہی تھی اس سنسان سڑک پر بس اس سے  
بچنے کا یہی ایک راستہ تھا وہ اس کی پہنچ سے دور ہو جانا چاہتی تھی پر  
پلٹ کر دیکھنے سے ڈر رہی تھی کہیں اس کا حوصلہ نہ ٹوٹ جائے  
۔۔۔۔۔ یہ اس کا حوصلہ تھا جو اپنی عزت بچانے کے لیے بغیر پرواہ  
کے بھاگ رہی تھی یہ جانے بغیر کہ وہ ان کی نظر سے اوجھل ہونے  
میں کامیاب ہوئی کہ نہیں۔۔۔۔۔

تم نے کیوں سانس روک لی ہے ہاتھی میرے ساتھ ہیچ جائے گی"  
ہیروئن جو ہے۔۔۔۔۔

ایمان چپ کر جاؤ۔۔۔۔۔ جب میں ڈرامہ دیکھوں مجھے ڈسٹرب نہ کیا"  
کرو۔۔۔۔۔

اس کی انکھیں ٹی وی پر مرکوز تھیں اور بول ایمان سے رہی تھی  
---

او سنو۔۔۔ ایمان نے گھبرائی آوازیں کہا۔۔۔۔۔"

شششش چپ دیکھنے دو۔۔۔ انشاء نے ٹوکا۔۔۔ ساڑی میں"

بھاگتی ہیروئن اس کی نظر کا محور تھی۔۔۔

اسی وقت کسی نے ایل ای ڈی بند کی۔۔۔۔۔

کیا بکو اس ہے ایمان۔۔۔ انشاء نے غصے سے کہا پر اگلے لمحے"

اس کی زبان کو بریک لگا۔۔۔ وہ شاک میں اگتی۔۔۔ اب سہی

معنی میں اس کی سانس تھی۔۔۔۔۔

کتنی دفعہ کہا ہے تم دونوں سے کہ انڈین ڈرامہ اور فلم نہ دیکھا کرو"

کہ تم دونوں کے لگتا ہے سمجھ میں بات ہی نہیں آتی۔۔۔

عیان نے غصے سے کہا۔۔۔

بھائی وہ ہاتھی میرے ساتھی نے کہا دیکھنے کو اس کی فرینڈ نے بتایا"

اسے۔۔۔

نہیں عیان بھائی ساری غلطی اس ایمان کے بچے کی ہے۔۔۔۔۔  
انشاء نے سب الزام ایمان پر رکھا۔۔۔۔۔

نہیں ساری غلطی اس ہاتھی میرے ساتھی کی ہے۔۔۔۔۔ ایمان  
نے کہا۔۔۔۔۔

چپ کر جاؤ دونوں آواز نہ نکلے دونوں کی جاؤ اپنے اپنے کمروں میں  
۔۔۔۔۔ اس نے غصے سے کہا۔۔۔۔۔

دونوں نظریں جھکائے اپنے کمروں کی طرف بھاگے۔۔۔۔۔ عیان  
ان کو جاتا دیکھ رہا تھا۔

@@@@

کیا بات ہے عیان وہ دونوں نہیں آئے کھانے پر۔۔۔۔۔  
بابا جان نے پوچھا۔۔۔۔۔ یہ اس گھر کا رول تھا رات کا کھانا ساتھ میں  
کھایا جاتا۔۔۔ ایمان اور انشاء کی غیر موجودگی کو محسوس کیا انہوں  
نے۔۔۔۔۔

زینب بی بی۔ بلائیں دونوں کو۔۔۔ عیاں نے اس گھر کی پرانی  
ملازمہ سے کہا۔۔۔

وہ عیاں بیٹے نے ڈانٹا تھا دونوں کو اس لیے انشاء بیٹی تو سو گئی  
باقی ایمان بیٹے نے منع کر دیا ہے۔

کیوں ڈانٹا دونوں کو ان دونوں کے دم سے رونق ہے گھر میں اور تم  
دونوں پر رعب ڈالتے رہتے ہو ہر وقت۔۔۔

بابا جان نے منہ کہا۔۔۔

، ان کی بھلائی کے لئے کرتا ہوں میں۔

وہ دونوں بڑے ہیں اپنی بھلائی سمجھ سکتے ہیں تم اتنا رعب نہ ڈالا  
کرو۔۔۔

جی بابا جان۔۔۔ اتنا کہہ کر اٹھنے لگا تو اسی وقت انہوں نے پوچھا  
اب تم کہاں جا رہے ہو۔۔۔

بابا جان ایمان کو بلانے جا رہا ہوں۔۔۔

اور پھر واقعی کچھ دیر میں وہ اسے منا کر لے کر آگیا۔۔۔ دونوں  
بھائی ساتھ رہے تھے۔۔۔

عیان انشاء کو بھی ساتھ لے کر آنا تھا نا۔۔۔ بابا نے کہا۔۔  
وہ سو گئی تھی بابا جان ورنہ اسے بھی لے کر آتے۔۔۔ عیان  
نے جواب دیا۔۔

بابا جان آپ کو پتہ ہے نہ وہ ہاتھی میری ساتھی کتنا ڈرتی ہے عیان  
بھائی سے اور ان کے خوف سے سو گئی۔۔۔  
ایمان بتا کر ہسنے لگا۔۔۔

چپ کر جاؤ ایمان، ڈاکٹر بننے والے ہو پر ہو بچے کے بچے ہی یہ  
بھی کمال تمہارا ہے جو تم نے اسے مجھ سے اتنا ڈرایا ہوا ہے  
۔۔۔

ارے بھائی میں نے نہیں، یہ اپ کے خود کے کمالات ہیں، کیوں  
بابا جان۔۔

اب چپ کر جاؤ اور کھانا کھاؤ جلدی سے۔۔۔

اور پھر واقعی خاموشی سے کھانے لگے دونوں۔۔۔

کچھ دیر کے بعد قہوہ کا دور چلا، حیدر شاہ کی عادت تھی وہ کھانے کے بعد قہوہ ضرور پیتے اور یہ عادت ان کی اہلیہ نے ان میں ڈالی تھی کیونکہ ان کا ہنا تھا کھانے کے بعد قہوہ پینے سے بہت بیماریوں سے انسان بچ جاتا ہے اور تیزابیت کا شکار بھی نہیں ہوتا ہے۔۔۔

بس تو یہی عادت حیدر شاہ نے اپنے بچوں میں منتقل کی تھی۔۔۔

پر فارن رہنے کے بعد عیان کی عادت چھوٹ گئی تھی جبکہ انشاء اور ایمان آج بھی ان کا ساتھ دیتے تھے۔۔۔ جبکہ عیان کافی پینے لگا تھا۔۔۔

ایک طرح یہ ٹائم ان کا فیملی ٹائم تھا جس میں کوئی بھی ضروری بات کرنا ہو کر لیا کرتے تھے۔۔۔

اس وقت زینب بی بی نے حیدر شاہ اور ایمان کو قہوہ دیا اور عیان کو کافی دے کر چلی گئی۔۔۔

اور وہ اپس میں باتیں کرنے لگے۔ عیان نے دو گھونٹ پی کر کافی  
چھوڑ دی جس پر بابا جان ٹوکا تو جواب میں اس نے کہا۔۔۔

آج مزا نہیں کافی میں اس لیے۔۔۔۔

بابا جان ان کو تو ہاتھی میرے ساتھی کے ہاتھ کی پسند۔۔۔۔۔  
ایمان ہنستے ہوئے اور کچھ کہنے لگا پر عیان نے اس کی بات کاٹ کر  
کہا۔۔۔

بس کرو ایمان اس طرح نہیں بلاتے کسی کو اور وہ بھی خاص کر  
لڑکیوں کو، ہاتھی میرے ساتھی یہ بھی کوئی نام ہوا بھلا، کل اس کی  
شادی ہوگی اگلے گھر جائے گی کیا مناسب لگتا ہے تم اسے ایسے  
ناموں سے پکارو۔۔۔

عیان نے تھوڑا رعب سے کہا کیونکہ اسے سخت ناگوار گزرا تھا اس  
طرح انشاء کو پکارنا۔۔۔

ایمان اس کی بات سن کر شاک ہوا اور کچھ دیر تو اس سے بولا نہ گیا

---



انشاء کی شادی اگلے گھر۔۔۔ ایسا کیسے ہو سکتا ہے۔۔۔ وہ خود"  
سے بولا۔۔۔

سوری بھائی مجھے سوچنا چاہیے تھا۔۔۔"

ہممم عیان ہنکارا۔۔۔"

کچھ دیر میں ایمان تو اٹھ گیا پر بابا جان بھی کم صم بیٹھے رہے گے

۔۔۔

آپ کو کیا ہوا بابا جان۔۔۔ عیان نے ایمان کے جاتے باپ"  
سے پوچھا۔۔۔

بس باپ کے سامنے کوئی بیٹی کی شادی کی بات کرتا ہے تو ان کو"  
اپنی زمینداری کا احساس جاگ جاتا ہے۔۔۔

تو بابا جان ہمیں ہی کرنی ہے اس کی شادی اب بیس کی ہو گئی ہے  
میرا خیال ہے ہمیں کوشش کرنی چاہیے۔۔۔

پر بیٹا تم بتیس کے ہو گے ہو پہلے تمہارا سوچنا ہے پھر انشاء کا"

۔۔۔



بابا جان میں نے پہلے کہے دیا مجھے شادی نہیں کرنی اپنا بزنس " سیٹ کروں گا پہلے پھر دیکھوں گا۔۔۔

پر عیان تمہاری عمر میں میں دو بچوں کا باپ بن گیا تھا۔۔۔ مجھے دیکھ " کر کوئی مانتا نہیں اتنے بڑے بیٹے ہیں۔۔۔

بس بابا جان وہ دور ایسا تھا۔۔۔ اج بھی اپ بہت پینڈ سم ہیں"  
میرے تو بڑے بھائی لگتے ہیں۔۔۔

وہ مسکرائے اور دراز قد خوب رویت کو دیکھا اور کہا۔۔۔

تو مان جاؤنا شادی کے لیے رونق لگے تمہارے بچوں کو گود میں"  
کھلاؤں۔۔۔

انہوں نے حسرت سے کہا۔۔۔

بابا جان میری چھوڑیں ایمان کی کروادیں ویسے بھی سب اس کا  
ہی تو ہے، میں اپنا بزنس کروں گا ابھی ایک دو سال رہنے دیں اپ  
ایمان کی کروادیں۔۔۔

تم نہیں مان رہے وہ کیا مانے گا ہے تو تمہارا ہی بھائی، انشاء کی  
نہیں کرواؤں گا ورنہ میرے گھر کی رونق بھی چلی گئی پھر تو میں اکیلا  
ہو جاؤں گا۔۔۔

انہوں نے اداس لہجے میں کہا۔۔۔

اف بابا جان اپ بھی نا، بس ایمان کی کروادیتے ہیں شادی

۔۔۔

عیان ایک بات کہوں۔۔۔ انہوں نے سرے سے اس کی بات  
نظر انداز کرتے ہوئے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔۔۔

بیٹا مجھے انشاء بہت عزیز ہے تم جانتے ہو۔۔۔

جی بابا جان جانتا ہوں۔۔۔ تو۔۔۔ عیان نے سوالیہ انداز میں کہا۔

بس اسی لیے میں انشاء کی شادی تم سے کروانا چاہتا ہوں۔۔۔

واٹ۔۔۔ عیان نے شاک بھرے لہجے میں کہا۔۔۔

واٹ... شاک لہجے میں عیان نے کہا۔۔۔

کیوں اس میں اتنا حیران ہونے کی کیا بات ہے۔۔۔ ان کا انداز"  
نارمل ہی تھا۔۔۔

بابا جان، وہ مجھ سے اتنا چھوٹی ہے میں نے ہمیشہ اسے ایمان کی"  
طرح سمجھا اس نظر سے تو میں کبھی سوچ ہی نہیں سکتا۔۔ اور پلینز  
آئندہ یہ بات مت کہیے گا۔۔۔

اب کے عیان کے لہجے میں سختی تھی اور شاید اسے سخت ناگوار  
گزرا ہو جیسے اس کے چہرے کے تاثرات گواہی دے رہے تھے  
اس بات کی۔۔۔

پریٹا، وہ میری ذمیداری ہے۔۔۔"

تو اپ نبھائیں ذمیداری اس کی شادی ایمان سے کر دیں، دونوں"  
ایک دوسرے کو میچ بھی کریں گے۔۔۔ میرا خیال ہے۔۔۔

اس نے پر سوچ انداز میں کہا۔۔۔

جہان تک میرا خیال ہے شاید دونوں ایک دوسرے کو پسند بھی"  
کرتے ہوں۔۔۔

ارے واقعی یہ خیال تو مجھے آیا ہی نہیں۔۔۔ بس ہر باپ کی طرح" میں نے پہلے بڑے بیٹے کو سوچا، ہممممم ایمان اور انشاء کا جوڑ ٹھیک رہے گا۔۔۔ وہ بے ساختہ ہنسے اور عیان بھی ان کے ساتھ مسکرایا

---

تو بس ٹھیک ہے بابا جان، ایمان اور انشاء اگر مانے تو ان کی" شادی کر دیں گے جلدی پھر تو اس گھر کی رونق بڑھ جائے گی۔۔۔ یہ سہی رہے گا، میرا دل خوش ہو گیا ہے اگر یہ سب ممکن ہو جائے" ، میری بیٹی اسی گھر میں رہے اس سے بڑی خوشی کی کیا بات ہو

--

بس بس بابا جان ہو جائے گا، میری شادی کافی الحال سوچئے گا بھی" نہیں۔۔۔ مجھے میرے کیریئر پر فوکس کرنا ہے۔۔۔

عیان نے ٹھوس لہجے میں کہا۔۔۔

اچھا میرے باپ نہیں کہوں گا، آج تک تم سے کچھ منوا سکا ہوں" جو آج مانو گے۔۔۔۔

انہوں نے کہا جس پر عیان نے انکھیں سکوڑیں اور کہا۔۔۔  
بابا جان اپ کا بھی وقت آئے گا ایک دن اے گا جو اپ کی بات  
یہ بیٹا مانے گا۔۔۔

اللہ ہی خیر کرے اب تو اثار بھی نہیں رہے جو ایسا وقت اے جو  
زبردستی کوئی بات تم سے میں منواتوں۔۔۔

انہوں نے ہنستے ہوئے کہا جس پر عیان بھی ہنسا اور کہا  
آئے گا آئے گا اپ کا بھی وقت اے گا۔۔۔۔۔  
دونوں باپ بیٹا کم دوست زیادہ لگ رہے تھے اور ان کا تعلق ایسا  
ہی تھا۔۔۔  
ایسا تھا محبتوں بھرا یہ گھر۔۔۔ جس میں ہر روز یونہی گھر میں ایک  
دوسرے محبت کا تعلق نبھایا جاتا تھا۔۔۔

@@@@@@@@

حیدر شاہ اور ان کی اہلیہ نانہ بیگم جن کو اللہ نے شادی کے ایک  
سال بعد اپنی نعمت سے نوازا ان کا پہلا بیٹا عیان۔۔۔۔

دونوں میاں بیوی بے انتہا خوش تھے۔۔۔ حیدر شاہ اور نائلہ بیگم اپنے ماں باپ کی اکلوتی اولاد تھے اس لئے ان کو خواہش تھی کہ ان کو ڈھیر سارے بچے ہوں۔۔۔ دونوں کا تعلق گاؤں سے تھا پر حیدر شاہ بہت زیادہ پڑھ کر اپنا بزنس کرنا چاہتے تھے نہ کہ زمین سنبھالیں۔۔۔ اس لیے اپنے چچا کے بیٹوں کو بیچ کر اپنے حصے کی زمینیں، خود شہر میں آکر ابسے۔۔۔ جب تک ماں باپ زندہ تھے تب تک گاؤں سے تعلق رکھا پھر اہستہ وہ تعلق بھی کم ہوتا گیا۔۔۔ نائلہ ان کی پھپھو کی اکلوتی بیٹی تھی۔۔۔ نائلہ بیگم کے ماں باپ کے گزرنے کے بعد وہ تعلق بھی کم ہو گیا۔۔۔ اب صرف دکھ سکھ کے موقع پر ہی ملنا رہتا تھا گاؤں والوں سے۔۔۔ عیان ان دونوں کی آنکھوں کا نور تھا۔۔۔ بہت محبت سے پال رہے تھے دونوں۔۔۔ ان کا بزنس دن بدن ترقی کے مراحل سے گزر رہا تھا۔

زینب بی بی بہت کم عمری میں بیوہ ہو گئی تھیں اس کی ماں نائلہ بیگم کی امان کے گھر کام کرتی تھیں۔۔۔ عیان کی پیدائش کے وقت



زینب کو گاؤں سے شہر لے کر آئیں تھیں نائلہ بیگم کی سہولت کے لیے۔۔۔ زینب بی بی نے نہ صرف گھر سنبھالا بلکہ عیان کو بھی بہترین طریقے سے سنبھالا۔۔۔ جس سے متاثر ہو کر نائلہ بیگم نے مستقل رکھ لیا۔۔۔ زینب کو زینب بی بی عیان نے کہنا شروع کیا تو یوں ان کا نام زینب بی بی پڑ گیا۔۔۔ کہنے کو ملازمہ تھی پر گھر کے فرد سی حیثیت اختیار کر گئیں۔۔۔

حیدر شاہ نے بھی ان کو بہن کا مقام دے دیا تھا یوں زینب بی بی گھر کی ملازموں کی ہیڈ بن گئیں تھیں۔۔۔

نائیلہ بیگم ایک بہترین بیوی تھیں جو بچے کے چچھے اپنے شوہر کو بھولتی نہیں تھیں بلکہ ہر وقت شوہر کو ان کا مکمل ٹائم دیتی ہے۔۔۔ حیدر شاہ ان پر جان چھڑکتے تھے۔۔۔

عیان چار سال کا ہو گیا پھر بھی کوئی خوشخبری ان کی زندگی میں نہ آئیں تو ڈاکٹر کو دکھایا علاج کروایا پر کوئی فائدہ نہ ہوا۔۔۔ دعا بھی کروانے لگے پر بس اللہ کے کاموں میں کون کیا کر سکتا ہے اس کی مصلحت وہی جانے۔۔۔



یہ غم اندر ہی اندر نائلہ بیگم کو کھائے جا رہا تھا۔۔۔ عیان سات سال کا بھی ہو گیا پر کوئی خوشخبری نہ آئی۔۔۔ حیدر شاہ سمجھاتے رہتے پر وہ دکھی رہنے لگی تھیں۔۔۔ علاج کروانا دعا کروانا بند کر دیا انہوں نے۔۔۔ اب کسی سے بھی کچھ نہ کہتی۔۔۔

پھر انہی دنوں ان کی طبیعت گرنے لگی پر وہ خود سے لا پرواہ ہو گئیں تھیں حیدر شاہ نے زبردستی ڈاکٹر کو دکھایا جس پر معلوم ہوا وہ دوبارہ مان بننے والی ہیں۔۔۔ یہ لمحہ ان کی زندگی کا سب سے خوبصورت لمحہ تھا جب ساری امیدیں ٹوٹ گئیں تو اللہ نے ان کو یہ خوشخبری سنادی۔۔۔

پھر تو بس حیدر شاہ اور زینب بی بی نے ان کو ہتھیلی کا چھالا بنا کر رکھا۔۔۔ ہر وقت آرام اور ان کو ریلیکس رکھا جانے لگا۔۔۔ پھر آخر کار وہ وقت بھی آگیا جب انہوں نے ایک اور بیٹے کو جنم دیا۔۔۔ پر اسے پیدا کرنے کے ساتھ وہ خود اس دنیا سے چلی گئیں کچھ پیچیدگیوں کے بعد۔۔۔ وہ لمحہ کسی قیامت سے کم نہ تھا حیدر شاہ کے لیے۔۔۔

اس وقت زینب بی بی نے ہی اس بیٹے کو سنبھالا۔۔۔ حیدر شاہ تو  
گم صم ہو کر رہ گئے تھے۔۔۔ یہاں تک بیٹے کا نام رکھنا ان کو یاد نہ  
رہا۔۔۔ رشتیداروں کے احساس دلانے پر انہوں نے اپنے بیٹے کا  
نام ایمان رکھا یہ نام نائلہ بیگم کو پسند تھا۔۔۔ وہ اکثر حیدر شاہ سے  
کہتی "بچے کا نام ایسا سوچنا چاہیے جو لڑکا لڑکی دونوں پر رکھا جاسکے  
تو حیدر شاہ نے کہا "تو ممتاز نام کیسا رہے گا لڑکا لڑکی دونوں پر رکھا  
جاسکتا ہے۔۔۔"

یہ کیا بلکہ اس نام ہے پرانے زمانے کا، میں نے سوچ لیا ہے ایمان"  
نام رکھیں گے لڑکا ہو یا لڑکی دونوں پر رکھا جاسکتا ہے۔۔۔  
یوں ان کے دوسرے بیٹے نام ایمان رکھا گیا۔۔۔ وقت کے ساتھ  
لوگوں نے کہا سب نے کہا زینب بی بی یہاں تک عیان خود نے  
اپنے بابا سے کہا پر وہ نہ مانے دوسری شادی کے لیے کیونکہ وہ نائلہ  
بیگم کی جگہ کسی کو دے ہی نہیں پا رہے تھے۔۔۔

وہ مر کر بھی ان کے اندر زندہ تھیں اور انہوں نے اپنے دونوں بیٹوں پر اپنی زندگی نچھاور کرنے لگے اور ان میں ہی اپنی خوشیاں دیکھنے لگے۔۔

وقت کا کام گزرنے کا تھا جو گزر رہا تھا تھک کر دوستوں نے سب نے کہنا بند کر دیا دوسری شادی کا۔۔۔

دو بیٹوں نے ان کی زندگی کو مکمل کر دیا تھا پر ایک بیٹی کی کمی شدت سے ان کو محسوس ہوا کرتی تھی۔۔۔ پر سوائے صبر کے وہ کر ہی کیا سکتے تھے۔۔۔

@@@@@@@@

عیان 15 سال کا ہو گیا تھا اور میٹرک کے اگزام کے دن تھے اس کے اور ایمان 7 سال کا تھا۔۔۔ ایک دن حیدر شاہ ایک خوبصورت بچی کا ہاتھ تھام کر رہے تھے۔۔۔ ایمان بے انتہا خوش ہوا اس گڑیا کو دیکھ کر اتنی خوبصورت گڑیا جو کسی کا بھی دل

موہو لے۔۔۔ وہ موٹو اور گپو سی تھی سنہری بال بڑی انکھیں خم  
دار پلکین جیسے واقعی کسی ڈول کا گمان ہو۔۔۔

ایمان یہ انشاء ہے اس کو اپنے کھلونے دکھاؤ۔ یہ ہمارے ساتھ  
ہی رہے گی اب سے۔۔۔

سچی پاپا مجھے تو یہ بہت پسند ہے گڑیا۔۔۔ اب یہ بنے گی میری  
ساتھی ہر گیم میں۔۔۔ بہت مزا آئے گا۔۔۔

ایمان نے خوش ہو کر اس کا ہاتھ تھاما اور اسے چلنے کا کہا۔۔۔ پر  
وہ تو حیرت سے ٹکڑ ٹکڑ کیجھے جا رہی تھی گھر کو۔۔۔

انشاء جاؤ دیکھو بھائی ہے یہ تمہارا۔۔۔ حیدر شاہ نے کہا پر پھر  
بھی وہ گلابی فراک پہنے گڑیا وہیں جمی رہی۔۔۔

نہیں بابا جان میں آس کا بھائی نہیں ہوں اس کا دوست ہوں اور  
یہ میری ساتھی ہے۔۔۔

اوکے اوکے بیٹا۔۔۔ جاؤ اسے گھر دکھاؤ۔۔۔

زینب بی بی اور عیان تو حیران ہی تھے اسے دیکھ کر۔۔۔ ایمان  
نے اس کا ہاتھ پکڑ کر کھینچا تاکہ اسے لے جاسکے اور گھر گھمائے پر وہ  
ٹس سے مس نہ ہوئی کیونکہ وہ کافی موٹی تھی جبکہ ایمان ایک دبلا پتلا  
بچہ تھا۔۔۔

بابا جان یہ تو ہاتھی ہے دیکھیں ہل ہی نہیں رہی چلو نا ہاتھی میرے  
ساتھی۔۔۔

ایمان کے انداز پر سب ہنس پڑے۔۔۔  
ارے ایسے نہیں کہتے۔۔۔ حیدر شاہ نے ٹوکا۔۔۔  
پھر حیدر شاہ کے سمجھانے پر وہ گئی گھر گھومنے۔۔۔ کچھ دیر میں ہی  
دونوں دوست بن گئے۔۔۔ ایمان کو ہر کھیل کے لیے اپنا ساتھی  
مل گیا تھا وہ بے انتہا خوش تھا۔۔۔

ان دونوں کے جانے کے بعد حیدر شاہ نے زینب بی بی اور عیان  
سے کہا۔۔۔

انشاء میرے دوست کی بیٹی ہے۔۔۔ ان دنوں میں پریشان تھا تو " اسی وجہ سے تھا۔۔۔ میرے دوست اور ان کی بیوی کا کار ایکسیڈنٹ میں انتقال ہو گیا اور یہ ان کی اکلوتی بیٹی ہے۔۔۔ ان کو گزرے دو مہینے ہو گئے ہیں آج ویسے ہی گیا اس بچی کا حال پوچھنے کہ اب اس کی ذمہ داری کون لے رہا ہے وغیرہ اس بارے میں معلومات لینے۔۔۔ وہاں دیکھا کہ پھپھو نے گھر پر قبضہ کیا ہوا ہے اور اس معصوم کے ہاتھ میں جھاڑو تھا چار پانچ سال کی بچی سے کام لیا جا رہا ہے۔۔۔ بس اسی وقت فیصلہ کر لیا اور اسے لے آیا

---

انہوں نے کم لفظوں میں سب ان دونوں کے گوش گزار دیا۔۔۔۔۔ زینب بی بی تو حیران رہ گئیں اتنی معصوم بچی کے ساتھ یہ ظلم

---

ساری دولت اس کی تھی پر وہ پرانے کپڑوں میں ملبوس تھی جن کا حق نہ تھا وہ عیش کر رہے تھے وہاں۔۔۔۔۔ پر حیدر شاہ جانتے تھے کہ اگر وہ انشاء کی پراپرٹی بچانا چاہیں گے تو اس کے رشتہ دار کبھی بھی



اس کو حوالے نہیں کریں گے ان کے۔۔۔ حیدر شاہ کو تو کوئی دولت کی کمی نہ تھی اسی لیے انہوں نے اس کے بہتر مستقبل کے لئے اس پر اپرٹی کو رشتہ داروں کے حوالے کر دیا اور خود آج انشاء کو لے کر آگئے تھے۔۔۔ ان کو یقین تھا جو یتیم کا مال کھائے گا وہ اپنے لیے جہنم کی آگ جمع کرے گا۔۔۔ اسی لئے انشاء کے رشتہ داروں کا فیصلہ انہوں نے اللہ پر چھوڑ دیا۔۔۔ اس وقت جو لباس انشاء کے تن پر تھا وہ بھی انہوں نے خود خریدا تھا۔۔۔ سوائے انشاء کے لیگل ڈاکو منٹس کے علاوہ انہوں نے اس گھر سے کچھ نہ لیا۔۔۔ انشاء کی پرواہ کسی کو بھی نہیں تھی اس صورت حال میں انہوں نے خوشی خوشی حوالے کر دیا ان کی سرپرستی میں۔۔۔

یوں اللہ نے ان کو ایک بیٹی سے بھی نوازا دیا۔۔۔ وہ بے انتہا اللہ کے شکر گزار تھے جس نے اس گھر کو رحمت سے بھی نوازا دیا۔۔۔ اور وہ لیگل سرپرست بن گئے کیونکہ وہ پکا کام کرنے کے قائل تھے۔۔۔ تاکہ کل کو کوئی اس کا حقدار بن کر نہ اجائے۔۔۔



@@@@@@@@

عیان میں امید کرتا ہوں جس طرح تم نے ایمان کو ہمیشہ پڑھائی  
میں گائیڈ کرتے ہو اس کی تربیت کی ہے اسی طرح انشاء بھی  
تمہاری زمینداری ہے۔۔۔

جی باباجان، میں اس کا بھی خیال کروں گا بالکل چھوٹی بہن کی  
طرح۔۔۔۔

شاباش میرے بچے۔۔۔ مجھے یہی تم سے امید تھی۔۔۔ اور وہ  
مطمئن ہو گئے۔۔۔

چند دنوں میں وہ گھر میں گھل مل گئی زینب بی بی اسے بھی پالنے لگی  
۔۔۔ زینب بی بی کے وجود سے ہی حیدر شاہ کو تسلی تھی کہ انشاء کی  
پرورش میں کوئی کمی نہیں رہے گی۔۔۔

یوں ایمان کے ساتھ اس کے اسکول میں ایڈمیشن ہو گیا اس کا

۔۔۔

پہلے پہلے عیان کو بہت فکر رہا کرتی تھی ایمان کی کیونکہ وہ اکیلا ہوتا تھا گھر میں تو وہی اس کے ساتھ کھیل لیا کرتا تھا اب انشاء کے آنے سے ایمان کو اس کا کھیل کا پارٹنر مل گئی تھی۔۔۔ اس لیے اب بے فکر ہو کر اپنی اسٹڈیز پر توجہ دینے لگا۔۔۔

ایمان اور انشاء شرارتوں میں گھر کو سر پر اٹھا لیتے حیدر شاہ کو اب  
گھر مکمل سے لگنے لگا اسی قسم کی رونق وہ گھر میں چاہتے تھے۔۔۔  
پر عیان کو کوفت ہوتی تھی ان کی شرارتوں سے کیونکہ وہ کم عمری میں  
ہی ایک میچور لڑکا تھا۔۔۔ وہ چاہ کر بھی کچھ کہے نہیں پاتا تھا  
دونوں کو۔۔۔۔۔

ان کی شرارتوں کے زد میں زینب بی بی اجاتی تھیں۔۔۔ عیان جو کبھی ہر وقت ایمان کا خیال کرتا تھا اب دونوں سے بے پرواہ ہو گیا تھا کیونکہ ایمان خوش تھا تو بس عیان بھی ریلکس ہو گیا تھا۔۔۔

عیان فرسٹ ایئر میں تھا اس کے نوٹس اسٹڈی ٹیبل پر پڑے تھے  
اور وہ کچھ دیر دوستوں میں گیا۔۔۔ ایمان اور انشاء کھیل کھیل میں  
اس کے کمرے میں چلے گئے اور انشاء سے غلطی سے اس کے

نوٹس پر سیاہ انک گر گئی اور اسی وقت عیان دونوں کے سر پر پہنچ گیا۔۔۔ پھر جو ڈانٹ لگائی اس نے انشاء کو۔۔۔ وہ روپڑی پر عیان کا غصہ کم ہونے کا نام نہ لے رہا تھا۔۔۔ اس دن جو ڈر اس کے دل میں بیٹھ گیا عیان سے پھر وقت کے ساتھ بڑھنے لگا۔۔۔ عیان نے کبھی کوشش ہی نہیں کی اس ڈر کو کم کرنے کی۔۔۔ یہی وجہ تھی کل رات بھی وہ اس کے ڈر سے سو گئی تھی۔۔۔ عیان نے کبھی اس پر کوئی خاص توجہ نہ دی۔۔۔ اور وقت کے ساتھ دونوں پر رعب رکھنے لگا وہ۔۔۔ وہ دونوں عیان کے سامنے شرارت نہ کرتے تھے ورنہ گھر میں ادھم چو کڑی مچائے رکھتے۔۔۔ عیان کے لیے اس گھر میں اس لڑکی کا وجود کوئی معنی نہ رکھتا تھا۔۔۔ وہ ایسا ہی تھا اپنے کام سے کام رکھنے والا۔۔۔

@@@@@@@

اف ایمان کے بچے چھت پر کیا گھورے جارہے ہو اٹھو"  
یونیورسٹی نہیں جانا کیا۔۔۔

انشاء نے کمر پر ہاتھ ٹکا کر لڑاکا عورتوں کے انداز میں پوچھا۔۔۔  
ہممم اٹھنے لگا تھا۔۔۔ ایمان نے مری آواز میں کہا۔۔۔  
تو اٹھو جاؤ دیر ہو رہی ہے۔۔۔۔ انشاء نے کہا۔۔۔  
اوئے!!! ایک منٹ۔۔۔ انشاء نے اس کا بازو پکڑ کر اسے  
خود کی طرف موڑ کر کہا۔۔۔ کیونکہ ایمان تو جلدی سے واش روم میں  
جانا چاہ رہا تھا تاکہ اپنی بے چینی اور پریشانی انشاء سے چھپا سکے  
۔۔۔

یہ تمہاری آنکھوں کو کیا ہوا ہے یہ سوچ کیوں رہی ہیں کیا ساری  
رات جاگتے رہے ہو، کیا تمہارے اس کھڑوس خرانٹ بھائی نے  
ڈانٹا پھر سے اس کی تو۔۔۔  
انشاء نے چڑ کر کہا پر ایمان نے اس کے آخری لفظوں کو کاٹ کر  
اس سے بھی زیادہ تیز لہجے میں کہا۔۔۔

چپ کر جاؤ انشاء، یہ کونسا طریقہ ہے تمہارا، جو منہ میں آیا بولے  
جارہی ہو وہ بڑے بھائی ہیں ہمارے اور یہ کیا تم ہر وقت میرے

کمرے میں منہ اٹھا کر آجاتی ہو اور دروازہ بھی ناک نہیں کرتی اور  
اس طرح بازو سے دبوچنا یہ کوئی صحیح طریقہ ہے، پلیز لمٹس میں رہا  
کرو لڑکیوں کو یہ طریقہ زیب نہیں دیتے۔۔۔۔

انشاء ہکا بکا ہو گئی اس کا یہ انداز دیکھ کر وہ سوچ بھی نہیں سکتی  
تھی کہ کبھی ایمان اس سے اس طرح بات کرے گا۔۔۔ وہ  
شاک ہی تو ہو گئی تھی اس کے اس انداز پر۔۔۔  
وہ حیرت سے ایمان کو دیکھنے لگی۔۔۔

انشاء آئندہ خیال رکھنا ان باتوں کا۔۔۔ اتنا کہے کر وہ ڈریسنگ  
روم کی طرف بڑھ گیا اور انشاء اسے جاتا دیکھتی رہی۔۔۔  
اسے اس کے روڈ رویے کا دکھ اپنی جگہ تھا پر جتنا اس کا انشاء  
بلانے کا تھا کیونکہ وہ تو اس کی ساتھی تھی۔۔۔ انشاء تو غیر اور  
اجنبیت سا لگا اس کے منہ سے کتنا غیر شناسا سا لگا تھا اس کو

---

ایسا کیا ہو گیا ہے جو اس طرح بات کر رہا ایمان مجھ سے "۔۔۔ اس نے دکھ سے سوچا۔۔۔ اور اس کے کمرے سے جانے لگی۔۔۔ ابھی وہ لاؤنج میں پہنچی تھی کہ عیان کی آواز نے اس کے قدم جکڑے۔۔۔

انشاء۔۔۔ عیان صوفے پر بیٹھا کوئی فائل دیکھ رہا تھا۔۔۔ "جی عیان بھائی۔۔۔ اس نے گھبراتے لہجے میں کہا۔۔۔ "ایک گلاس پانی۔۔۔ عیان نے بارعب لہجے میں کہا۔۔۔ "جی۔۔۔ وہ حکم ملتے ہی پانی لینے فریج کی طرف بڑھی۔۔۔ "وہ گلاس بھر کے اس کے سامنے آئی پر وہ اپنی فائل میں بڑی رہا اور اسے پکارنے کی ہمت نہیں کر پارہی تھی۔۔۔ وہ ہمیشہ ایسی روہانسی ہو جاتی تھی۔۔۔ اول عیان اسے کبھی اپنا کوئی کام نہ کہتا تھا اور اگر کبھی کہے دیتا وہ بگڑ ہی جاتا۔۔۔ اس وقت بھی انشاء کو جلدی تھی کیونکہ کلج جانا تھا ایمان کے ساتھ وہ اسے ڈراپ کرتا ہوا جاتا تھا۔۔۔



کئی منٹ گزر گئے پر وہ خاموش کھڑی رہی گلاس تھامے۔۔۔۔  
عیان کی فائل پر سے نظر ہٹی تو اس کے پاؤں پر پڑی تو اس نے  
ہاتھ بڑھایا گلاس تھامنے کے لیے۔۔۔۔ وہ اپنے خیال میں تھی اور  
گلاس اس نے پہلے چھوڑ دیا اور گلاس زمین بوس ہو گیا۔۔۔۔ پانی کی  
کچھ چھینٹیں عیان پر تو کچھ انشاء کو لگے۔۔۔ گلاس تو چھنا کے سے  
ٹوٹ گیا۔۔۔۔

انسینس، یہ کیا بے وقوفی کی ہے، اب تک ایک گلاس پانی کے  
دینے کی تمیز نہیں آئی تم میں۔

عیان کا غصہ عروج پر تھا اور انشاء سہمی نظروں سے اسے دیکھنے  
لگی۔

انشاء بیٹا تم جاؤ میں صاف کر دوں گی۔۔۔۔ اسی وقت زینب بی  
بی نے اکر جلدی سے کہا۔۔۔۔ انشاء نے جانے کے لیے قدم  
بڑھائے اسی وقت عیان کی غصیلی آواز نے اس کے قدم روکے

--



رک جاؤ، وہ سوالیہ نظروں سے عیان کو دیکھنے لگی۔۔۔۔۔"

زینب بی بی اپ نہیں یہ خود کرے گی اج تک اپ نے ہی اس"  
کے بگڑے کام کیے ہیں اب خود کرنا سیکھے۔۔۔۔۔ جلدی صاف کرو

انشاء۔۔۔۔۔

عیان نے غصے سے کہا۔۔۔۔۔ زینب بی بی رک گئیں۔۔۔۔۔ بابا اور  
ایمان بھی لاؤنج میں آگے۔۔۔۔۔ پر عیان کے سامنے کوئی کچھ کہنے کی  
ہمت نہ کر سکا۔۔۔۔۔

ڈر کے مارے انشاء نے جلدی سے انگلیوں کے پوروں سے کانچ  
چنے لگی۔۔۔۔۔

ایک دم عیان نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا اور کہا۔۔۔۔۔

پاغل ہو کیا، زینب بی بی اپ ہی کر لیں یہ کام، بابا دیکھیں اپ کی"  
بیٹی کے کام اور اس کی عقل گھاس چرنے گئی ہے، ہم اس کی  
شادی کا سوچ رہے ہیں اور بچپنا دیکھیں اس کا۔۔۔۔۔

چپ کر جاؤ بس بولے جارہے ہو میری بیٹی کو ڈرا دیا تم نے۔۔۔۔  
جاؤ ایمان فرسٹ ایڈ باکس لاؤ۔۔۔۔

عیان نے اسے صوفے پر بٹھایا اپنے ساتھ۔۔۔۔ بابا جان اس کے  
دوسرے طرف بیٹھے۔۔۔۔ ایمان جلدی سے باکس لایا اور مہارت  
سے اس کی پٹی کر دی۔۔۔۔

چلو دودھ کے ساتھ یہ دوائی کھا لینا۔۔۔۔ ایمان نے بڑھائی گولی جو  
اس کے سامنے دوزانو بیٹھا تھا۔۔۔۔

میں دودھ نہیں پیتی ایمان۔۔۔۔ اس نے روتے ہوئے کہا۔۔۔۔  
زینب بی بی دودھ کا گلاس لائیں۔ عیان نے حکمیہ لہجے میں کہا اور  
زینب بی بی دو منٹ میں گرم دودھ لے کر آگئی۔۔۔۔

بابا جان۔۔۔۔ انشاء نے رونی صورت بنا کر کہا۔۔۔۔ ابھی بھی وہ  
عیان اور بابا جان کے بیچ بیٹھی تھی۔۔۔۔

شاباش دودھ کے ساتھ دوائی لو اور آرام کرو، کل چلی جانا کالج  
سمجھی۔۔۔۔

عیان نے دو ٹوک لہجے میں کہا اس کے ایک ہاتھ میں دودھ کا گلاس اور دوسرے میں کچھ گولیاں تھیں۔۔۔ اب انشاء نے مدد طلب نظروں سے سب کو دیکھا پر سب نے نظریں پھیر لیں۔۔۔ اب کوئی چارہ نہ تھا سوائے پینے کے۔

اب جلدی کرو سب کو اپنے کام پر جانا ہے، ہری اپ۔ تین" گھونٹ میں ختم کرنا۔۔ عیان نے بچوں کی طرح بچکارا اسے

---

ڈر کے مارے اس نے جلدی سے گولیاں لے کر اوپر سے دودھ پی لیا۔۔۔ ایمان اور بابا جان ایک دوسرے کو دیکھ کر مسکرائے کیونکہ انشاء صرف عیان کی مانتی تھی۔۔۔ زینب بی بی کو بھی ہنسی آئی اس کے انداز پر۔

عیان کے حکم پر وہ کمرے کی طرف چلی گئی۔۔۔ مریل قدموں سے۔۔۔

عیان اتنا کیوں کرتے ہو اس کے ساتھ۔۔۔ بابا جان نے کہا"

---

میں نے صرف ایک گلاس پانی مانگا، میرا سارا وقت خراب کر دیا"  
اس لڑکی نے۔۔۔ وہ اپنی فائل بریفکیس میں ڈالتا اٹھ کھڑا ہوا

---

چلتا ہوں دیر ہو رہی ہے آپ بھی آفیس آئیے گا آج۔۔۔"

اوکے بیٹا۔۔۔ وہ اپنے خوب رویے کو جاتا دیکھنے لگے۔۔۔ جو بلا کا"

ہنڈسم اور مغرور مشہور تھا اپنے سرکل میں۔۔۔ بہت لڑکیوں کا

کرش تھا پر آج تک اس نے کسی کو ایک نظر نہ دیکھا۔۔۔

@@@@@

میری بیٹی کیسی ہے اب۔۔۔ دن کو آفیس سے آنے کے بعد بابا"

جان اس کے کمرے میں آئے اس کو پوچھنے۔۔۔

بابا جان میں تو ٹھیک ہوں پر عیان بھائی سے پوچھیں میں اب اٹھ"

جاؤں۔۔۔

انشاء نے منہ بنا کر پوچھا۔۔۔ اسی وقت ایمان آیا جو اس کی بات  
سن چکا تھا بابا کے کچھ کہنے سے پہلے بول پڑا۔۔۔

تم بھی حد کرتی ہو انشاء بھائی نے کچھ دیر آرام کو کہا تھا تم تو بیڈ  
ریسٹ پر چلی گئی۔۔۔ چھوٹی چوٹ ہے چل پھر سکتی ہو۔۔۔

پھر عیان بھائی غصہ نہ ہو جائیں۔۔۔ انشاء نے کہا۔۔۔  
کچھ نہیں ہوتا اوچلو۔۔۔ پھر وہ باہر اگتی بابا جان اور ایمان کے  
ساتھ۔۔۔

زینب بی بی کھانا لگا دیں سب ساتھ میں کھائیں گے۔۔۔ بابا جان  
نے کہا۔۔۔  
وہ بابا کے سینے پر سر رکھے تھی۔۔۔

کیا بات ہے انشاء بیٹی، کسی بات پر اداس ہو۔۔۔ انہوں نے  
محبت سے لبریز لہجے میں کہا۔۔۔ وہ محسوس کر رہے تھے وہ کچھ  
بے چین ہے۔۔۔

نہیں بابا جان۔۔۔ بس خود سے دور مجھے مت کیجیے گا پلیز۔۔۔"

انشاء اور شدت سے رونے لگی۔۔۔

وہ سمجھ گئے وہ عیان کی باتوں پر پریشان ہو رہی تھی۔۔۔

میں کبھی اپنی بیٹی کو خود سے دور نہیں کروں گا۔۔۔ بابا جان نے"

اس کے انسو پونچھ کر کہا۔۔۔

پر کھانا کھاؤ پہلے۔۔۔ بابا جان نے محبت سے لبریز لہجے میں کہا"

۔۔۔

جی بابا جان۔۔۔ انشاء نے کہا۔۔۔"

آج خاموشی تھی ورنہ ہر وقت شور رہتا انشاء اور ایمان کی موجودگی

میں اور خاص کر عیان نہ ہو تو اور ہنگامہ برپا کرتے رہتے۔۔۔

صرف دن کو ہی نہیں رات میں بھی بابا جان نے محسوس کیا اس

خاموشی کو۔۔۔

@@@@@

رات کے کھانے کے بعد خاموشی سے انشاء نے قہوہ دیا اور کافی  
دی عیان کو جانے لگی۔

کہان جا رہی ہو بیٹھو۔۔۔۔ عیان نے کہا۔۔۔۔"

انشاء اس کے حکم پر بیٹھ گئی۔۔۔۔ ایمان نے بھی انشاء کے  
اداس چہرے کو دیکھا دونوں کے نیچ بات چیت بند تھی تین دن سے  
۔۔۔۔ پہلی دفعہ تھا دونوں ایک دوسرے کو بتانے سے قاصر تھے نہ  
انشاء نے وجہ پوچھی نہ ایمان نے پوچھی۔۔۔۔ سردمہری دونوں  
کے تعلق میں اگئی تھی۔۔۔۔ خاموشی سے ساتھ جاتے اور واپسی  
میں اتے ساتھ پر بلا وجہ بغیر ضرورت کے ایک لفظ نہ بولتے ایک  
دوسرے سے۔۔۔۔

بھی تم دونوں کے نیچ کیا ہوا ہے جو اتنی شدید ناراضگی ہو گئی ہے"  
ایک دوسرے کو دیکھنے کے روادار نہیں۔۔۔۔ ہم نے کچھ اور سوچا  
ہوا تھا پر اب تم دونوں ہمیں کچھ اور سوچنے پر مجبور کر رہے ہو

---



عیان نے دونوں کو دیکھ کر کہا۔۔۔ انشاء بابا کے ساتھ بیٹھی تھی جبکہ دوسری طرف ایمان بیٹھا تھا جبکہ عیان سامنے والے صوفے پر بیٹھا تھا۔۔۔

ایسا کچھ نہیں۔۔۔ دونوں نے ایک اور کہا۔۔۔ بابا جان "مسکرائے اور کہا۔۔۔

میں تو چاہتا ہوں میری بیٹی اسی گھر میں رہے ہمیشہ اس لیے تم دونوں کو ایک خوبصورت رشتے میں باندھ دوں پر تم دونوں کی ناراضگی اب مجھے کچھ اور۔۔۔

نہیں بابا جان ہم میں کوئی لڑائی نہیں۔۔۔ پھر دونوں نے ایک ساتھ کہا اور چپ بھی ہو گئے۔۔۔ اب کے عیان نے جاندار قہقہہ لگایا اور کہا۔۔۔

تو تم دونوں نے یہ ڈرامہ اس لیے رچایا ہوا ہے کہ ہم اس طرف "غور کریں۔۔۔ انشاء نے نظریں جھکالیں جبکہ ایمان کھل کے مسکرایا اور بابا کو گلے لگایا اور عیان کو بھی۔۔۔

پر ایمان میں تو اب تم دونوں کی خاموشی پر کچھ اور سوچنے۔۔۔

پلیز بابا جان جو آپ نے پہلے سوچا وہ بالکل ٹھیک فیصلہ ہے۔۔۔

انشاء اٹھنے لگی اس چہرہ گلاب کی طرح لال ہو گیا تھا شرم سے اور عیان نے دلچسپی سے دیکھا اور پہلی دفعہ عیان نے کسی لڑکی کو اتنا شرماتے ہوئے دیکھا تھا۔۔۔ بابا جان نے انشاء کا ہاتھ پکڑ کر دوبارہ بٹھالیا اور اسے دیکھا جس کا سرخ سفید رنگت چہرہ شرم سے لال ہو رہا تھا گلابی ہونٹ کپکپا رہے تھے ایمان نے محبت سے دیکھا اسے۔۔۔ ایمان عیان کے ساتھ بیٹھ گیا تھا اور دونوں بھائی اب باپ بیٹی کو دیکھنے لگے۔۔۔

ایمان کا تو پتا چل گیا اب اپنا فیصلہ سناؤ انشاء۔۔۔ انہوں نے کہا "۔۔۔" جو آپ کا فیصلہ وہی میرا ہے بابا جان۔۔۔ اتنا کہے کر وہ بھاگ گئی۔۔۔

سب ہنس دیئے۔۔۔ ایمان بھی اس کے چپھے گیا۔۔۔ عیان نے کہا۔۔۔

دیکھا اپ نے بابا جان دونوں کتنے چھپے رستم نکلے۔۔۔۔۔  
تم نے بالکل سہی کہا تھا، بس اللہ دونوں کو ساتھ خوش رکھے۔  
آمین۔۔۔۔۔

آمین۔۔۔۔۔ عیان نے کہا۔۔۔۔۔  
اور اگے کی پلاننگ کرنے لگے۔۔۔۔۔

@@@@@@@

اس سے پہلے وہ دروازہ بند کرتی ایمان اس کے چھپے اگیا پاؤں رکھ  
کے کھڑا ہو گیا۔۔۔۔۔

جاؤ یہاں سے ایمان کے بچے۔۔۔۔۔  
انشاء نے کہا اور منہ پھیر لیا۔۔۔۔۔

نہیں جاؤں گا۔۔۔ پہلے دیکھنے دو مجھے یہ خوبصورت چہرہ۔۔۔۔۔ وہ  
گلنار ہوتا اس کا چہرہ دیکھنا چاہ رہا تھا۔۔۔۔۔ جو وہ اس سے چھپانے  
کی بھرپور کوشش کر رہی تھی۔۔۔۔۔

وہ بے انتہا خوش تھا ایسا لگا سر سے کوئی بوجھ اتر ہو۔

ہاتھی میرا سا تھی شرماتی بھی ہے۔۔ ایمان نے چھیڑا۔۔۔  
نہیں ہوں تمہاری ساتھی، اب انشاء کہنا مجھے۔۔ اس نے  
روٹھے لہجے میں کہا۔۔۔

پُر سکون تو انشاء بھی ہوئی تھی۔۔۔ اسے یقین نہیں ا رہا تھا  
باباجان اسے بہو بنائیں گے بھی کبھی۔۔ وہ دل ہی دل میں اللہ کا  
شکر ادا کر رہی تھی جس نے بغیر رکاوٹ کے ان کو ملا دیا۔۔۔  
قطعی نہیں اب تو پکی میری ساتھی بنو گی۔۔۔

ایمان نے کہا۔۔۔ وہ بھاگ کر ڈریسنگ روم جانے لگی۔۔۔  
ایمان نے کہا۔۔۔  
رکو تو سہی میری ساتھی۔۔۔۔ وہ اس کا ہاتھ تھام چکا تھا۔۔۔ وہ  
رک گئی تھی۔۔۔

ساری عمر چاہتا رہوں گا میری آخری سانس تک، تم سے محبت  
کرتا رہوں گا، خدا سے ابھی مانگنا شروع کیا تھا پر بن مانگے میری  
جھولی بھر دی اللہ نے، بہت مہربان ہے میرا رب۔۔۔

وہ دل سے اظہار کر رہا تھا اور انشاء کا دل اس کی محبت میں  
دھڑکنے لگا۔۔۔

بے شک۔۔۔ ایمان میں بھی آج بہت خوش ہوں۔۔۔ اپنے  
رب کی شکر گزار ہوں۔۔۔

ایسے ہستی مسکراتی رہنا، میری ہنسی خوشی سب تم سے ہے  
انشاء تم ہی میری ہمسفر اور ہاتھی میری ساتھی ہو۔۔۔  
اف ایمان اب تو سلم ہو گئی ہوں پھر بھی ہاتھی کہتے ہو۔۔۔  
اس نے کمر پر ہاتھ رکھ کر کہا اور گھوری سے نوازا۔

مجھے تو آج تک وہ موٹو یاد ہے جسے ہلانے میں، میں ناکام ہو گیا تھا  
۔۔۔

ایمان کے بچے بہت ماروں گی اگر سب کے سامنے اب ہاتھی کہا  
۔۔۔

ایمان کے بچپیدا کرنے کے بعد تم نے ہاتھی ہو ہی جانا ہے۔  
ایمان نے شرارتی انداز میں کہا۔۔۔

باباجان دیکھیں کیا کہے رہا ہے مجھے ایمان۔۔۔"

انشاء نے ایک دم کہا، جس پر گھبرا کر اس کا ہاتھ چھوڑا اور ایمان نے دروازے کی طرف دیکھا اور انشاء ہنستی ہوئی ڈریسنگ روم گئی اور دروازہ لاک کر لیا۔۔۔ پھر دونوں کے قہقہوں سے کمرہ گونجنے لگا۔۔۔

اج تو یہ فاول کر گئی آئندہ نہیں کرنے دوں گا۔۔۔ ایمان نے"

وارنگ انداز میں کہا۔۔۔

دیکھ لیں گے۔۔۔ اندر سے آواز آئی۔۔۔"

ہممم دیکھیں گے۔۔۔ اور وہ چلا گیا۔۔۔ جانتا تھا اب اس کے"

جانے بعد ہی انشاء نکلے گی۔۔۔

~@@@@@~

اگلے دن سے ہی تیاریاں شروع کر دی تھی زینب بی بی نے۔۔۔

اور سب رشتیداروں میں مٹھائی بانٹ کر سب کو بتا دیا گیا اس



رشتے کے بارے میں۔۔۔ گاؤں سے بھی مبارکباد کی کالیں آئیں

---

اب تو گھر میں یہی ایک موضوع رہ گیا تھا۔۔۔

اس وقت بھی عیان اور باباجان کی بات اسی ٹاپک پر ہو رہی تھی

---

انشاء کا کالج کملیٹ ہو جائے پھر شادی کر دیں گے فلحال تب تک"  
مگنی ٹھیک رہے گی اور ایمان کی بھی پڑھائی مکمل ہو جائے گی۔۔۔  
کیا خیال ہے عیان۔۔۔

پر باباجان مجھے لگتا ہے نکاح کر دیتے ہیں پھر رخصتی کر دیں گے دونوں"  
کی پڑھائی مکمل ہو جانے کے بعد۔۔۔

بات تو ایک ہی ہے۔۔۔ انہوں نے کہا۔۔۔

نہیں باباجان بات الگ الگ ہے کیونکہ مگنی ناپائیدار رشتہ ہے،"  
اس میں لمٹس ہونی چاہیے، پر نکاح کر دیں گے تو دونوں ایک

دوسرے کے محرم ہو جائیں گے پھر اس فیز کو انجوائے کریں گے  
تو آپ کو اعتراض بھی نہیں ہوگا۔۔

عیان کی بات پر چپ ہو گئے تھے حیدر شاہ۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔ کل تم اور زینب بی بی لے جانا انشاء کو اس کے  
نکاح کا سوٹ دلوانے۔۔۔۔

میں کیوں بابا جان، ایمان اور وہ اپنی پسند کا لیں۔۔۔ میرا کیا کام  
۔۔۔ عیان نے کہا۔

عیان تم ہماری روایات کیوں بھول رہے ہو، انشاء میری بیٹی  
ہے مجھے بیٹی کے باپ کی طرح سوچ اتی ہے۔۔۔ بابا جان نے کچھ  
سرد لہجے میں کہا، عیان کو اس وقت وہ بالکل ایک بیٹی کے روایتی  
باپ کی طرح لگے۔۔۔

پر عیان بھی ان کا بیٹا تھا اور اسی انداز میں کہا۔۔۔

تو مجھے ایمان کے باپ کی طرح کے خیالات اتے ہیں اس لیے  
نکاح کی تجویز رکھی میرے پیارے بابا جان ایمان آج کا لڑکا ہے وہ

ان لمحوں کو انجوائے کرنا چاہے گا اور ہمیں اس کا بھی سوچنا ہے  
پیارے باباجان۔۔۔ عیان نے بھی اسی انداز میں جواب دیا

---

عیان تم تو۔۔۔۔۔ باباجان کی بات کاٹ کر عیان نے جلدی  
سے کہا۔۔۔

بس ٹھیک ہے باباجان جو آپ کا حکم کل میں خود لے جاؤں گا  
انشاء اور زینب بی بی کو نکاح کا جوڑا لینے کے لیے۔۔۔

ہممم یہی ٹھیک رہے گا۔۔۔ باباجان نے کہا۔۔۔

ہ عیان کی موجودگی میں پریشان ہو رہی تھی۔۔۔ پر زینب بی بی کے  
ساتھ سے تسلی ہو رہی تھی۔۔۔

مال پہنچ کر انشاء اس کے پچھے چل رہی تھی اہستہ اہستہ۔۔۔

اب یہ کیا مری ہوئی چال سے چل رہی ہو۔۔۔ جلدی کرو اتنا

رش ہے۔۔۔ عیان نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔۔۔ ویسے

بھی وہ بے انتہا بے زار لگا دونوں کو۔۔۔

عیان بیٹے، اس طرح نہیں کہتے۔۔۔ زینب بی بی نے کہا۔۔۔  
وہ ان کو ملازمہ کم گھر کا فرد سمجھتے تھے اس لیے انہوں نے تنہی کی  
اور عیان کے چہرے کے زاویے کچھ نرم ہوئے۔۔۔

سوری زینب بی بی۔۔۔ اپ جانتی ہیں میں وقت کے ساتھ چلتا  
ہوں۔۔۔ اس کی سلو مارجن میرا وقت برباد کرے گی۔۔۔  
انشاء نے نظریں جھکالیں اور زینب بی کا ہاتھ تھام لیا۔۔۔ چلنے  
لگی۔۔۔

اب اس جلاد ہلا کو کے ساتھ میں اپنے نکاح کا جوڑا لوں، کیا  
مصیبت ہے، سمجھ نہیں اتا یہ مصیبت وقت کے ساتھ چلتا ہے یا  
وقت اس کے ساتھ چلتا ہے۔۔۔ بابا جان کس مصیبت میں پھنسا  
دیا۔۔۔

وہ منہ ہی منہ میں منمنائی۔۔۔ زینب بی کو کچھ سمجھ آیا کچھ سمجھ نہیں  
ایا۔۔۔ پر عیان نے ایک دم کہا۔۔۔  
کیا کہا تم نے پھر سے کہو ذرہ۔۔۔ جلاد ہلا کو اور کیا کہا۔۔۔

اب انشاء کو لگا وہ گئی کام سے۔۔۔ عیان کا غصہ اور اپنی جان  
نکلتی سی محسوس ہوئی۔۔۔ اس سے پہلے دونوں کے نیچ بات  
بڑھتی کسی نے عیان کے کندھے پر ہاتھ رکھا وہ پلٹا۔۔۔  
وہ اس کے گلے لگا۔۔۔

تھینک یو سوچ بھائی۔۔۔۔۔ یو آر بیسٹ۔۔۔۔۔"  
عیان مسکرایا ایمان کی بات پر اور کہا۔۔۔۔۔  
بس جلدی شاپنگ کرو دونوں اور جیسے فری ہو مجھے بتانا میں پک"  
کروں گا ان کو۔۔۔۔۔

پلیز زینب بی، بابا جان کو پتا نہیں چلنا چاہئے ورنہ ان کو برا لگے گا"  
۔۔۔ عیان نے کہا۔۔۔ ایک سلگتی نظر انشاء پر ڈالنا نہ بھولا وہ  
جو خوش تھی جان بچی لاکھوں پائے پر جلدی سے نظریں جھکا گئی  
۔۔۔۔۔

کوئی بات نہیں بچوں، یہ ہماری اپس کی بات ہے ہمارے نیچ ہی"  
رہے گی۔۔۔ وہ مسکرائیں۔۔۔۔۔

عیان چلا گیا۔۔ ایمان اور انشاء نے مل کے شاپنگ کی۔۔ ان دونوں کا معصوم انداز دیکھ کر وہ دونوں کی نظر دل ہی دل میں اتارتی رہیں۔۔۔ دونوں ایک دوسرے کے ساتھ بہت خوبصورت لگ رہے تھے۔۔۔ انشاء کا چہرہ گلنار ہو گیا تھا اس کی سنگت میں۔۔۔

اللہ بری نظر سے بچائے دونوں کو۔۔۔ آہیں۔۔۔ اور ان دونوں پر "ایتوں کا ورد کر کے پھونکا۔۔۔" ایسا لگ رہا تھا جیسے دونوں ایک دوسرے کو مکمل کر رہے ہیں، مال میں کئی لوگوں نے پلٹ کر اس کپل کو دیکھا۔۔۔ کافی دیر بعد۔۔۔ جلدی کرو دونوں گھر انتظار کر رہے ہونگے تمہارے بابا جان۔۔۔" زینب بی نے کہا۔۔۔ دونوں نے ساتھ "جی کہا۔۔۔ اسی وقت ایمان کے موبائل کی گھنٹی بجی۔۔۔"



لین عیان بھائی کا بھی فون آگیا۔۔۔ ایمان نے کال ریسوو  
کر کے مال کی ایکڑٹ کی طرف جانے لگے۔۔۔ سامنے عیان ہی  
کھڑا تھا اور دونوں پر نظر ڈالی، دل ہی دل میں "ماشاء اللہ کہا دونوں  
ساتھ میں اتنے خوبصورت لگ رہے تھے۔۔۔"

انشاء کا چہرہ دمک رہا تھا کچھ نیاپن لگا عیان کو اس پر ڈائمنڈ کی نوزپن  
کی چمک جو ایک الگ ہی تاثر دیا عیان کو۔۔۔ شاید پہلی دفعہ اس  
نے اتنی غور سے دیکھا تھا اس زیور کو۔۔۔

بھائی دیکھیں، مجھے اچھی لگی یہ نوزپن ڈائمنڈ کی تولے لی انشاء کے  
لیے۔۔۔ ایمان نے چمک کر کہا۔۔۔

ہمممنم اچھا کیا۔۔۔ عیان نے اہستہ سے کہا۔۔۔

اب بابا کے سامنے بات سنبھال لیجئے گا پلیر۔۔۔ اس نے  
ریکویسٹ کی۔۔۔

بے فکر ہو جاؤ ان کو پتا نہیں چلے گا۔۔۔ عیان نے تسلی دی۔۔۔  
اور بھائی کیسی لگ رہی ہے یہ انشاء پر۔۔۔

اچھی لگ رہی ہے، اب جاؤ، ہمیں بھی گھر پہنچنا ہے بابا پوچھ  
رہے ہیں۔۔۔ عیان نے ہنس کر کہا۔۔۔

انشاء اور زینب بی کو لے کر وہ گاڑی کی طرف بڑھا۔۔۔

@@@@@

آخر کار خوشیوں بھری وہ رات اگلی جس کا بے صبری سے سب کو  
انتظار تھا۔۔۔ شہر کا سب سے مہنگا بینکویٹ بک کیا تھا عیان نے  
۔۔۔ اعلیٰ کوالٹی کی ڈیکوریشن ان کی امارت کا منہ بولتا ثبوت تھی  
۔۔۔ بہترین کھانے کا انتظام تھا۔ ایک ایسا شخص نہ تھا جس نے  
تعریف نہ کی ہو اس انتظام کی یا پھر دو لہے دلہن کی۔۔۔  
نکاح کا انتظام بھی اسٹائیلش طریقے سے کیا گیا تھا۔۔۔ سفید پردہ  
لگا کر دو لہے دلہن کو جدا بٹھا کر ایک دوسرے کے سامنے بالکل  
لکھنوی انداز میں نکاح پڑھایا گیا۔۔۔ اس انداز کو سب نے سراہا  
۔۔۔ ایمان کی طرف عیان اور اس کا بہترین دوست عمر ساتھ میں

ایمان کے کئی دوست بیٹھے اور انشاء کی طرف باباجان اور زینب  
بی بی ساتھ کچھ فیملی فرینڈز بھی۔۔۔

باباجان انشاء کے ساتھ بیٹھ کر اسے باپ کی کمی محسوس نہ ہونے  
دی۔۔۔ حیدر شاہ نے خود کو بیٹی کا باپ ثابت کیا۔۔۔ انشاء کتنی  
دیر ان کا ہاتھ تھام کر رو پڑی۔۔۔ کتنا عزیز تھا یہ شخص جس نے  
اپنی اولاد سے بڑھ کر اسے چاہا۔۔۔

انکھ میں آنسو کئی لوگوں کے اگے محبت کے اس انداز پر۔۔۔ پھر  
مشکل سے عیان نے چپ کروایا اور کہا۔۔۔

ابھی رخصت نہیں ہوئی آپ کی بیٹی باباجان۔۔۔۔۔"

بات میں دوسرا لقمہ ایمان نے دیا۔۔۔ اور وہ ہنس پڑے۔۔۔

اور بے فکر ہو جائیں آپ کے گھر ہی انا ہے جب رخصت ہوگی"

--

ہممم اب چلو دونوں اسٹیج پر۔۔۔ باباجان نے خود کو سنبھال کر  
کہا۔۔۔ پھر ایمان اور انشاء کو ساتھ بٹھایا گیا اور سب کے سامنے

مگنی کی رسم ادا کی گئی۔۔۔ ایمان نے انشاء کو اور انشاء نے اسے  
رنگ پہنائی۔۔۔

@@@@@

ماشاء اللہ بہت خوبصورت کپل لگ رہا ہے دونوں کا کیوں عیان"

---

عمر نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اسٹیج کی طرف دیکھا اور کہا

---

ماشاء اللہ۔۔۔ سہی کہا تم نے۔۔۔ اللہ نظر بد سے بچائے"

دونوں کو آئین۔۔۔ عیان کے کہنے پر عمر نے کہا۔۔۔

آئین۔۔۔"

یار کتنا اچھا ہوتا اگر اس محفل میں تمہارے بچے اپنے چاچا چاچی"  
کو تنگ کر رہے ہوتے تو کتنا مکمل لگتا یہ فنکشن۔۔۔

اور ہاں میں ان کو تمہارے حوالے کرتا اور وہ تمہارے بچے کچے  
بالوں کو کھینچ کر گنجا کر رہے ہوتے تم کو، تو مجھے اور بھی مزا ا رہا ہوتا

---

عیان کتنی بار کہا ہے بالوں کا مذاق نہیں۔۔۔ عمر کو اپنے بالوں  
سے بڑا لگاؤ تھا جس کی جتنی فکر کرتا اتنے گرتے اور عیان کے گھنے  
بالوں کو دیکھ کر عمر چڑ جاتا۔۔۔

تو عمر یار میں نے کتنی بار کہا مجھ سے شادی کا مذاق نہیں۔۔۔  
عیان نے کہا۔

اوکے اوکے یار رہنے دو تمہیں سمجھانا بے کار ہے۔۔۔ عمر نے  
شانے جھٹکے اب دونوں تینتیس کے ہونے لگے تھے۔۔۔ عمر کے دو  
بچے تھے اسے عیان کا کنوارا اپن کھٹکتا تھا جیسے ان کی سرکل کی  
لڑکیوں کو۔۔۔ اس وقت ان کے سرکل میں سب سے ڈیمانڈنگ  
لڑکا عیان تھا۔۔۔ عمر یا بابا جان کے پوچھنے پر ہمیشہ اس کا یہی  
جواب ہوتا۔۔۔

ابھی نہیں سہی وقت آنے پر کر لوں گا۔۔ اتنا دو ٹوک انداز کسی  
کی ہمت نہ ہوتی دوبارہ کہنے کی۔۔۔  
تو پھر بے کاری کی کوششیں نہ کرو۔۔۔ عیان نے کہا بے پروائی سے  
۔۔۔ اور ادھر ادھر دیکھنے لگا۔۔۔  
میری دعا ہے تجھے شدت والی محبت ہو اور تو شادی کرے اور  
مجھے چاہا کہنے والے اجائیں۔۔۔  
عمر کا بھی اپنا دکھ تھا چار بہنوں کا اکلوتا بھائی اور اکلوتا بیسٹ فرینڈ  
بھی کنوارا۔۔۔  
محبت کو چھوڑو، باقی چاہا بنائیں گے تم کو ایک دو سال صبر  
میرے یار۔۔۔  
دونوں ہنسنے لگے۔۔۔ اسی وقت بابا جان دونوں کی طرف بڑھے  
۔۔۔  
عیان تم چھوڑو آؤ انشاء کو گھر۔۔۔ اب مہمانوں کی واپسی ہو رہی  
ہے۔۔۔



میں۔۔۔۔۔ پر بابا ایمان لے جائے، مجھے یہاں سے سب مہمانوں"  
کو رخصت کر کے بلز کلیئر کرنے ہیں۔۔۔۔۔ میری بہت مصروفیات  
ہیں۔۔۔۔۔

عیان نے سوچے سمجھے منصوبے کے تحت کہا۔۔۔۔۔ وہ باپ تھے  
عیان بھی ان کا بیٹا تھا۔۔۔۔۔ ایمان کے اترے منہ کو دیکھا اس  
نے۔۔۔۔۔ وہ جانتا تھا اس کا بھائی ان خوبصورت لمحوں کو اپنی بیوی  
کے ساتھ گزارنا چاہتا ہے جو غلط بھی نہ تھا۔۔۔۔۔  
اوکے میں خود لے جاتا ہوں، جانتا ہوں تمہاری سب چالاکیاں"

باباجان نے کہا۔۔۔۔۔

عمر منہ پر ہاتھ رکھے یہ فیملی ڈرامہ دیکھنے لگا جس میں سب سے زیادہ  
قابل رحم حالت ایمان کی تھی۔۔۔۔۔ ہنسی ضبط کرنا مشکل لگا عمر کو  
۔۔۔۔۔ وہ ان کے گھراتا جاتا رہتا تھا اور ہر بات سے واقف تھا۔۔۔۔۔  
عیان نے گھورا عمر کو اور بابا کے قریب ہو کر کہا۔۔۔۔۔

بابا ایک منٹ میری بات سنیں۔۔۔ وہ سائیڈ لے جا کر ان کو "سمجھانے لگا۔۔۔ کچھ دیر بعد دونوں ساتھ آئے۔ ایمان کے کندھے پر عمر کا ہاتھ تھا۔۔۔ ایمان نے مدد طلب نظروں سے عیان کو دیکھا۔

ہممم انشاء کو تم لے جاؤ ایمان، پردھیان سے جلدی گھرانا۔۔۔ ایمان کا دل چاہا یا ہو کا نعرہ لگائے پر کنٹرول کر کے کہا۔۔۔ جی بھائی۔۔۔"

زینب بی انشاء کو چادر اوڑھائیں اور ایمان کی گاڑی میں بٹھائیں۔۔۔

زینب بی اور نازیہ بھابھی (عمر کی بیوی) نے مدد کی اس کی گاڑی میں بٹھایا۔۔۔ اور گاڑی روانہ ہوئی۔۔۔

@@@@@

چاندنی رات میں دونوں گاڑی میں بیٹھے آئیسکریم کھا رہے تھے۔۔۔

میری زندگی کا سب بہترین دن ہے آج کا، ہمارے نام جڑ گئے،  
ایسا لگتا ہے مکمل ہو گئی میری زندگی، کبھی کوئی گلہ نہیں رہے گا  
اب زندگی سے۔۔۔ ایمان نے محبت سے لبریز لہجے کہا۔۔۔  
میں بھی آج بہت خوش ہوں، میری زندگی کا خوبصورت ترین دن"  
ہے۔۔ اس نے دوپٹا سر پر لیا جو سرکنے لگا تھا، اسے عیان کی  
تنہی یاد تھی جو گاڑی میں بیٹھنے کے بعد عیان نے دی تھی انشاء کو  
۔۔۔

یہ دوپٹا سر سے سرکنا نہیں چاہیے اور دونوں جلدی گھرا نا۔۔۔"  
آخری لفظ ایمان سے کہے تھے۔۔۔ جس پر دونوں نے اثبات میں  
سر ہلایا۔۔۔

اف یہ عیان بھائی کی سختی بھی نا۔۔۔ انشاء نے کہا۔۔۔"  
جس پر ایمان مسکرایا اور کہا۔۔۔  
فکر نہ کرو وہ ہم دونوں سے بہت پیار کرتے ہیں ہماری پرواہ ہے"  
اس لیے۔۔۔

رہنے دو تمہارے بھائی ہیں اور صرف تمہاری پرواہ ہوگی۔  
۔۔ انشاء نے ہمیشہ کی طرح منہ بنایا اور ایمان نے کھل کے  
مسکرا کر کہا۔۔۔

تمہاری بے اعتباری میرے پیارے بھائی پر، اج کی خوبصورت  
رات کے لمحے اس بات پر ضلیع نہیں کر سکتا میری جان، یہ  
ہمارے لمحے ہیں صرف ہمارے۔۔۔ جنہیں صرف تم پر نچھاور  
کرنا چاہتا ہوں۔۔۔

اتنا کہے کر اس نے خوبصورت ڈائمنڈ کا برسلیٹ نکال اس کی کلائی  
کی زینت بنایا۔۔۔ اور دونوں نے سرشار ہو کر ایک دوسرے کو  
دیکھا اور گاڑی اسٹارٹ کی گھر کی طرف روانہ ہونے کے لیے۔۔۔

@@@@@@

وقت تیزی سے گزرنے لگا۔۔۔ گھر میں دونوں سے بہت سی  
خوشیاں اور رونقین ہونے لگیں انشاء اور ایمان کی شرارتوں سے  
۔۔۔ باباجان اب بھی عیان کو کہتے رہتے شادی کا پروہ نہیں مانتا

۔۔۔ اب وہ اپنا بزنس اسٹارٹ کر چکا تھا عمر اور وہ دونوں پارٹنر  
تھے۔۔۔

اب رخصتی کی باتیں ہونے لگیں تھیں تاریخ بھی طے تھی۔ انشاء  
کی ڈگری مکمل ہو گئی تھی اور ایمان کی ہاؤس جاب چل رہی تھی  
۔۔۔ اب وہ ڈاکٹر ہونے کے فرائض نباہ رہا تھا پر گھر میں بالکل بچہ  
بنا رہتا۔۔۔

حیدر شاہ چاہتے تھے اب عیان کی بات بھی کہیں پکی ہو جائے اس  
کی عمر بڑھ رہی تھی۔۔۔۔۔ پر عیان بالکل لاپرواہ تھا خود سے۔۔۔۔۔  
اب شادی میں کچھ دن رہ گئے تھے۔۔۔۔۔ عیان اپنے خیال میں  
جا رہا تھا۔ اچانک سامان سے بھرا تھاں جو انشاء لا رہی تھی اس  
سمیت عیان سے ٹکرائی۔۔۔۔۔ سب سامان بکھر گئے تھے زمین پر  
۔۔۔۔۔

دیکھ کر نہیں چل سکتی انکھیں ہیں یا بٹن۔۔۔ عیان نے ازلی  
غصہ بھرے انداز میں کہا پر اج انشاء ہمیشہ والے انداز میں گھبرائی  
بلکل نہیں اور آرام سے کہا۔۔

سوری عیان بھائی۔۔۔ غلطی سے ہو گیا۔۔۔

دیکھ کے چلا کرو سارا وقت برباد کر دیا۔۔ عیان کو اب بھی غصہ  
تھا اس لیے اس کا لہجہ تیز تھا پر انشاء کے تاثرات میں رومی برابر  
فرق نہ آیا وہ پرسکون ہی تھی۔۔

اب دو منٹ میں کونسی دنیا بھاگنی ہے اور اتنا غصہ کس لیے،  
چلیے اب میری اٹھانے میں مدد کروائیں، مجھے بھی بہت سے کام ہیں  
، میرا بھی ٹائم ضایع ہوا ہے۔۔۔

وہ حیرت سے دیکھنے لگا اسے، اس کے اندر کی تبدیلی پر حیران تھا  
جسے وہ اتنے مہینوں میں محسوس نہ کر سکا۔۔۔ یہ تو وہ انشاء رہی نہ  
تھی جو عیان کو غصے میں دیکھ کر سانس روک لیتی تھی۔۔۔ یہ تو  
کوئی اور انشاء لگی اسے۔۔



پھر اس صدی کا حیرت انگیز واقعہ ہوا عیان نے جھک کر اسے  
سامان اٹھوانے میں ہیلپ کی۔۔۔ انشاء جو کہنے کو اسے اس  
طرح کہے تو گنتی پر اب تھوڑا گھبرائی تھی پر اس کا بات کا حوصلہ  
ایمان کا ہی دیا ہوا تھا۔۔۔ جو اکثر اسے سمجھاتا تھا۔۔۔

اف۔۔۔ ہاتھی میرے ساتھی، تم بھائی کو غلط سمجھتی ہو وہ جتنی"  
میری پرواہ کرتے ہیں اتنی تمہاری بھی، بس انداز ان کا الگ ہے  
تم جتنا گھبراتی ہو اتنا تمہیں ڈرا کے رکھتے ہیں جس دن تم نڈر ہو کر  
بات کرو گی تو دیکھنا تمہاری سنیں گے بھی اور مانیں گے بھی۔۔۔  
اوہ بھول ہے تمہاری۔۔۔ تمہارا جلا دہلا کو بھائی، سب کو ڈرا کے"  
رکھتا ہے، دیکھ لو بابا کی مانتے کم اور منواتے زیادہ ہیں، ان کا رویہ  
مجھ سے بدلے ناممکن ہے۔۔۔

بھائی بہت اچھے، بس تم یہ ڈرنا چھوڑو، پھر دیکھنا، وہ ڈری سہمی"  
مخلوق کو سخت ناپسند کرتے ہیں۔۔۔ اکثر دونوں کے بیچ عیان  
بھائی ڈسکس ہوتا تھا۔۔۔ کیونکہ ایمان کی یہی کوشش ہوتی گھر کا  
ماحول بنا رہے اور انشاء کی غلط فہمی دور ہو جائے۔۔۔

عیان کی ہیلپ کے بعد وہ تھال تھامتی "تھینکس عیان بھائی، کہے  
کر جلدی بھاگی، کہیں عیان کا مخصوص انداز لوٹ نہ آئے۔۔۔۔۔ ڈر  
تو تھا ہی اندر اس کے۔۔۔۔۔

عیان اس کے انداز پر حیران ہوتا ہوا مڑا۔۔۔۔۔ سامنے زینب بی کو  
دیکھا جو مسکرا رہی تھیں۔۔۔۔۔

دیکھا زینب بی اپ نے انشاء کو کس طرح مجھ سے بات کی اس  
نے۔۔۔۔۔ یہ انداز پہلی دفعہ دیکھا ہے میں نے اس کا۔۔۔۔۔ ورنہ مجھے تو  
اس کا وہ ڈرا سہما انداز ہی یاد پڑتا ہے یہ کایا کیسے پلٹی۔۔۔۔۔

وہ ہنسی اس کے حیرت بھرے تبصرے پر اور کہا۔۔۔۔۔  
عیان بیٹے، یہ شوہر کا دیا اعتماد اور پیار ہے۔۔۔۔۔ اب وہ سب پر  
اپنا حق سمجھتی اور تم سے ڈرتی بھی نہیں۔۔۔۔۔ سارا کمال ایمان کا  
ہے۔۔۔۔۔

کیا واقعی، شوہر کا دیا اعتماد اتنی معنی رکھتا ہے۔۔۔۔۔ عیان نے  
پوچھا۔۔۔۔۔ اس کے انداز میں سادگی تھی۔۔۔۔۔

عیان تم تو بالکل ہی بے خبر رہتے ہو ہر بات سے، بالکل ایسا ہی"  
ہوتا ہے، شوہر کا اعتماد بیوی کو مضبوط کرتا ہے، جس کی مثال تم  
نے دیکھی انشاء کی صورت۔۔۔۔

انی ایم امیزڈ۔۔۔۔ وہ بڑ بڑاتا ہوا چلا گیا اور زینب بی اسے جاتا"  
دیکھنے لگی۔۔۔۔

@@@@@

جتنا شاندار نکاح کا فنکشن تھا اس سے بڑھ کر شادی کا فنکشن تھا  
۔۔۔ بہت لوگوں کو مدعو کیا گیا۔۔۔ ہر چہرے پر مسکراہٹ اور  
خوشی تھی۔۔۔۔

گاؤں سے بھی رشتیدار آئے تھے۔۔۔ شاندار انتظام ان کا  
اسٹیٹس سنبل تھا۔۔۔۔ اج بابا جان کے چہرے پر خوشی کا نور تھا  
۔۔۔۔

کئی مہمانوں نے حیدر شاہ سے عیان کی شادی کا پوچھا۔۔۔ جسے وہ  
عیان کی بزنس کے لگن اور مصروفیات پر ڈال کر ٹال دیتے۔۔۔۔

دیکھ لو میرا بھائی کسی پرنس سے کم نہیں لگ رہا، اج میں بہت خوش ہوں۔۔۔ عیان نے قہقہہ لگاتے ہوئے عمر سے کہا۔۔۔

ہاں وہ تو ہے پر اج کی شادی میں میرے یار کے بھی چرچے کم نہیں۔۔۔ عمر نے اس کے لکس کو دیکھ کر کہا۔۔۔ جو بلیک کمپلیٹ میں بھرپور مردانہ وجاہت لیے ہوئے تھا۔۔۔

بات ایمان کی کر رہا ہوں اور تو مجھے کیوں بیچ میں لا رہا ہے۔۔۔

کیسے نہ لاؤں یار، اب اتنی لڑکیوں کا کرش ہے تو کسی ایک سے

منسوب ہو جاتا کہ یہ مسئلہ بھی حل ہو جائے، سب لڑکیوں کی امید ٹوٹ جاتے کم سے کم، بیچارے حیدر انکل کو دیکھ لو۔۔۔۔۔ عمر نے افسوس کی بھرپور ایکٹنگ کرتے ہوئے کہا جس پر عیان نے کہا

۔۔۔

اب تمہارے حیدر انکل کا اس معاملے میں کیا ذکر بھلا۔۔۔

عمر نے کہا۔۔۔

جواب تو ان کو دینا پڑ رہا سب کو، اخر بڑے بیٹے کی جگہ چھوٹے کی"  
کیوں کروا رہے ہیں۔۔۔ صفائیاں تو وہی دے رہے ہیں سب کو  
۔۔۔ تو مزے سے چھوٹے بھائی کی شادی انجوائے کر رہا ہے

----

یہ تو ہے۔۔۔ بس سیٹ ہو جائے میرا بزنس شادی بھی کر ہی"  
لوں گا۔۔۔

اسی وقت کسی کے بلانے پر وہ دونوں اسٹیج کی طرف بڑھے۔۔۔  
فوٹو گرافی کا دور شروع ہو گیا۔۔۔ ایمان اور انشاء ایک دوسرے کو  
مکمل کر رہے تھے۔۔۔

Novelistan  
@@@@@

وہ کمرے میں آیا کئی رسموں کے بعد، کمرہ خوبصورتی سے سجا تھا  
۔۔۔ گولڈن اور ریڈ کا مبینیشن شرارے میں ملبوس انشاء حسین  
دلہن لگ رہی تھی۔۔۔ ایمان نے اسے بھرپور نظر سے دیکھا  
۔۔۔ اس نے ہلکے سا گھونگھٹ لیا تھا جسے لمحے کی دیر کے بغیر اسے

الٹ دیا۔۔۔ اس کا چاند سا حسین چہرہ اسے مہبوت کر گیا۔۔۔  
ہاتھوں میں کنگن پہنائے اور اس کے ہاتھ تھام کر کہا۔۔۔  
اج کی رات، مجھ سے وعدہ کرو تا عمر ہنستی مسکراتی رہو گی خوش"  
رہو گی چاہے میں رہوں نہ رہوں، اداس نہ دیکھوں تمہیں۔۔۔  
وہ اس کا ہاتھ تھامے کہے رہا تھا پر اچانک اس کے ہونٹ پر ہاتھ  
رکھ لیا انشاء نے۔۔۔

ایمان کے بچے ایسے نہ کہنا پھر کبھی، میری ساری خوشی تم سے"  
ہے صرف تم سے۔۔۔۔۔ آتی سمجھ۔۔۔  
دلہن بنی ساری شرم بالا طاق رکھ کے بولی اور غصے سے اسے گھور  
رہی تھی۔۔۔۔۔

میری جان، فکر مت کرو، اج کی رات ہی میری کوشش ہو گی جلد"  
ایمان کے بچے اس دنیا میں اتیں اور اس گھر کی رونقین بڑھائیں  
۔۔۔ کیوں ہاتھی میرے ساتھ دو گی نہ میرا بھرپور ساتھ۔۔۔۔۔



وہ اسے نثار ہوتی نظروں سے دیکھنے لگا اور شوخ لہجے میں کہا تھا  
۔۔۔ اس کے ہاتھ پر اپنا لمس چھوڑا۔ وہ شرمائی اسے ہلکی سی  
بازو پر چمٹ لگائی انشاء نے اور کہا۔۔۔

ایمان تم بھی نہ۔۔۔

دیکھ لینا جلد ہی ایسا ہوگا۔۔۔ ورنہ مت ماننا اس ڈاکٹر کو۔۔۔

ایمان نے ہنستے ہوئے کہا۔۔۔

اج کی رات دونوں کی زندگی کی خوبصورت رات تھی۔۔۔ جسے  
ایک دوسرے میں گم ہو کے گزاری دونوں نے۔۔۔

@@@@@@

شادی کے بعد دونوں کو ہنی مون پر بھیجا حیدر صاحب نے۔۔۔ پندرہ  
دن گھوم پھر کے واپس آگے پر دونوں کا محبت بھرا انداز سب کو  
مسکرا نے پر مجبور کرتا۔۔۔ ایمان کے آنے کا ٹائم ہوتا ہسپتال  
سے وہ دروازے پر نظر جمائے سچ سنور کے اس کا روز انتظار کرتی

۔۔۔



شام کی چائے حیدر صاحب اور عیان پی رہے تھے، اسے دودفعہ  
کہے چکے تھے پر انشاء ہر بار انکار کر دیتی۔۔۔

بیٹا دیر ہو گئی ہے اسے، تم بیٹھ جاؤ چائے پی لو۔۔۔ اب کے"  
زینب بی نے کہا۔۔۔

نہیں زینب بی، ایمان اجائے پھر اس کے ساتھ چائے لوں گی"  
۔۔۔۔ اس نے کہا تھا اجائے گا۔۔۔ اس کی نظرین ہنوز  
دروازے پر جمی تھی۔۔۔۔

اس کے معصوم انداز پر سب مسکرا اٹھے۔۔۔ عیان دلچسپی سے  
دیکھ رہا تھا اس کی بے چینی، ایمان اور انشاء کے انداز اسے  
مسکرا نے پر مجبور کر دیتے۔۔۔

دروازے کی گھنٹی بجی پھر ملازم نے دروازہ کھولا اور عمر اور نازیہ کو  
دیکھ کے وہ مایوس ہوئی۔۔۔ عیان مسکرایا اس کے انداز پر اور  
اپنے دوست کے گلے لگا اور نازیہ بھابھی کو سلام کیا۔۔۔

بچے کہاں ہیں۔۔۔ حیدر صاحب نے پوچھا۔۔۔"

اپنے نانو کے گھر ہیں انکل۔۔۔ ان سے مل کر عمر نے کہا۔۔۔

انشاء بھی ملی نازیہ سے۔۔۔

کیا بات ہے ہمیں دیکھ کے اتنی مایوسی انشاء کے چہرے پر۔۔۔

نازیہ بھا بھی نے کہا۔۔۔

یہاں ایمان کا انتظار ہو رہا ہے، اب رونق ایمان کے آنے پر ہوگی

۔۔۔۔ عیان نے ہنستے ہوئے کہا۔۔۔

ارے واقعی، یہ بات ہے کیا۔۔۔

دیکھ لیجے گا۔۔۔ پھر اس کے چہرے پر ٹیوب لائٹ جلتی بھی

دیکھ لیجے گا۔۔۔ عیان نے کہا اور انشاء شرمائی

اب ایسی بھی بات نہیں۔۔۔ انشاء نے کہا۔۔۔

عمر اور نازیہ گھر کے فرد ہی طرح تھے اس لیے لاؤنج میں بیٹھ گئے

صوفوں پر۔۔۔ سب باتوں میں مصروف ہوئے۔۔۔

کچھ دیر میں ایمان داخل ہوا اور انشاء ایک جست میں دروازے کی

طرف لپکی بغیر کسی کی پرواہ کے۔۔۔

وہ دونوں ایک دوسرے کو دیکھ کے مسکرائے۔۔۔۔ اس کے  
ہاتھ سے ایپرن انشاء نے لیا۔۔۔  
سوری جان، کنسلٹینٹ راؤنڈ نے لیٹ کر دی۔۔۔ ایمان نے  
ہلکی اوازیں کہا۔۔۔  
چلین چائے پیتے ہیں اپ کا ہی انتظار تھا مجھے۔۔۔ انشاء نے کہا۔

۔۔۔  
دونوں کی نظریں ایک دوسرے میں گم سب سے بے خبر سے لگے

۔۔۔  
سوری عمر بھائی۔۔۔ میری نظر نہیں پڑی۔۔۔ ایمان نے ایک  
نظر لاؤنج میں دیکھا اور ان پر نظر پڑتے معذرت بھرے انداز میں  
کہا۔۔۔

کوئی بات نہیں، سنا تھا آج دیکھ لی تم دونوں کی دیوانگی۔۔۔ پکے  
لیلا مجنوں ہو۔۔۔ عمر نے کہا۔۔۔ عمر کے انداز پر سب ہنسنے، نازیہ

کو عیان کی بات بھی سچ لگی انشاء کے چہرے پر چمک سی اگتی تھی  
ایمان کو دیکھ کر۔۔۔

ویسے انکل اپ سچ بتائیں، یا عیان اپ کا بیٹا نہیں یا پھر ایمان،"  
کیونکہ اتنا بڑا نمایاں فرق دونوں بھائیوں میں، ایک اتنا سڑا مذاج جسے  
اس عمر تک کسی لڑکی نے اتنا امپریس کیا ہو اور دوسرا ایسا جو دنیا  
بھول کر گم ہو جائے ایک اسے دیکھ کر۔۔۔

عمر نے پوچھا جس پر عیان نے انکھیں دکھائیں پر عمر تو سرے سے  
اگنور کر کے بڑے غور سے حیدر صاحب کو دیکھ رہا تھے کہ جیسے اس  
سے ضروری کوئی بات نہ ہو۔۔۔ جس پر سب مسکرائے اور انشاء  
شرمائی۔۔۔

باباجان، سوال دس کروڑ کا ہے، جلدی جواب دیں۔۔۔ ایمان"  
نے مذاحیہ انداز میں کہا۔۔۔

دونوں میرے ہی ہیں، میں بھی اتنا کیریئر کو سرپس لیتا تھا جتنا"  
عیان کرتا ہے اور جب ان کی مان میری زندگی میں آئی تو میں ایمان

جیسا بی ہیو کرتا تھا۔۔۔ اس لیے عمر بیٹا یہ دونوں میری ہی کاپی  
ہیں۔۔۔ حیدر صاحب نے دونوں بیٹوں کو محبت سے دیکھا  
۔۔۔ عمران کے جواب پر ہنسا۔۔۔

ویسے بچت ہو گئی عیان کی ورنہ مجھے یقین تھا یہ اپ کا بیٹا بالکل "  
نہیں لگتا سڑو سا۔۔۔۔ عمر نے چڑایا اس سے پہلے کچھ اور کہتا  
عیان زینب بی اگئی۔۔۔  
زینب بی نے چائے سروو کی کچھ ناشتے کے سامان کے ساتھ۔۔۔  
سب باتوں میں مصروف ہوئے۔۔۔

@@@@@@@

بابا میں سوچ رہا ہوں انشاء کا یونی میں ایڈیشن کروانا چاہیے "  
۔۔ تاکہ کچھ مصروفیات ہو جائے اس کی۔۔ ورنہ سارا دن  
دروازے کے چکر لگانے میں اس کا دن گزرتا ہے۔۔ عیان نے  
چائے دیتی انشاء کی طرف دیکھ کر کہا۔۔۔

سچ کہے رہے ہو، سارا دن ایمان کی غیر موجودگی میں بولائی پھرتی"  
ہے۔۔۔ بابا جان نے تائیدی انداز میں کہا۔۔۔  
انشاء نے ایمان کی طرف دیکھا۔۔۔ کہ جیسے کہے رہی ہو تم منع  
کرو۔۔۔ پر ایمان نے نظر پھیر لی جیسے کہے رہا ہو۔۔۔ میں کچھ نہیں  
کہے سکتا۔۔۔  
یہ تم دونوں کی انکھوں کی لڑائی ختم کرو۔۔۔ تم کہو ایمان"  
کیا کہتے ہو۔۔۔  
میں کیا کہوں بھائی، جو آپ کو مناسب لگے۔۔۔ مجھے بھی ایسا"  
فیل ہو رہا ہے کچھ مصروفیات اس کی ہونی چاہیے۔۔۔ ایمان نے  
کہا۔۔۔  
شادی کو دو مہینے ہو گئے تھے اور انشاء کا فارغ پن دیکھ کر سب نے  
یہی سوچا۔۔۔

نہیں عیام بھائی مجھے نہیں پڑھنا بس۔۔۔ مجھے گھر میں مصروف  
رہنا اچھا لگتا ہے۔۔۔ انشاء نے جلدی سے کہا۔۔۔ اس کا  
انداز دو ٹوک تھا۔۔۔

دیکھ لیں باباجان، اپ کی بیٹی بدل گئی ہے، کیسے دو ٹوک جواب  
دینے لگی ہے مجھے، اب یہ اپ کی معصوم بیٹی نہیں بلکہ ایمان کی  
خرانٹ بیوی ہو گئی ہے۔۔۔ تبدیلی اگتی ہے باباجان۔۔۔ وہ  
مسکرایا۔۔۔ جس پر انشاء نے نظریں جھکا لیں۔

یہ تو میں نے بھی محسوس کیا ہے انشاء میری بیٹی کم، ایمان کی  
بیوی زیادہ لگتی ہے۔۔۔ حیدر شاہ نے چھیڑا جس پر انشاء نے کہا  
۔۔۔

باباجان اپ بھی ان کے ساتھ مل گئے۔۔۔ وہ ان کے پاس بیٹھ  
گئی۔۔۔۔۔ بلکہ سا روٹھے لہجے میں تھی انشاء۔۔۔

باباجان چھیڑ رہے ہیں تم کو۔۔۔ ایمان نے کہا۔۔۔



پہلے بابا کی بیٹی پھر ان کے بیٹے کی خزانہ بیوی ہے انشاء۔۔۔۔۔  
ایمان نے مزے سے کہا۔۔۔۔۔ دونوں بھائیوں نے قہقہہ لگایا جس پر  
اس نے بابا جان کو دیکھا۔۔۔۔۔

بس کرو تم دونوں میری بیٹی کو چھیڑنا۔۔۔۔۔  
بس اللہ نظر سے بچائے میرے بچوں کو، یونہی ہنستے مسکراتے رہو۔  
۔۔۔۔۔ آمین۔۔۔۔۔ حیدر شاہ نے اپنے بچوں کو دیکھ کر کہا۔۔۔۔۔ جس  
پر سب نے آمین کہا۔۔۔۔۔

@@@@@

ناشتے کے وقت انشاء کسی کام سے جا رہی تھی کچن کی طرف اس کو  
چکرایا اور اس نے بروقت صوفے کو تھام کر اس پر بیٹھی۔۔۔۔۔  
کیا ہوا انشاء۔۔۔۔۔ ایمان سب سے پہلے اس کی طرف لپکا۔۔۔۔۔  
بابا اور زینب بی بھی فکر سے دیکھ رہے جس کا چہرہ درد سا ہو رہا تھا

۔۔۔۔۔

بس ذرہ سا چکر ایا ہے تم فکر نہ کرو تم جاؤ ہا سپیٹل جاؤ، میں ٹھیک"  
ہوں اب۔ انشاء نے خود کو نارمل کرتے ہوئے کہا۔۔۔  
ایسے کیسے، پہلے انشاء کی طبیعت پھر کام، جاؤ ڈاکٹر کو دکھاؤ۔۔۔  
بابا نے کہا۔۔۔

باباجان میں خود ڈاکٹر ہوں۔۔۔ ایمان نے ان کو یاد دلایا۔۔۔  
پریٹا اسے تمہاری نہیں زنانی ڈاکٹر کی ضرورت ہے۔۔۔ زینب"  
بی نے کہا۔۔۔

جن کی بات پر سب چونکے۔۔۔  
انشاء تیار ہو جاؤ پہلے تمہیں دکھا کر آؤں پھر دوسرے کام۔۔۔  
ایمان نے جلدی سے کہا۔۔۔

@@@@@@

گھر میں جیسے بہار سی اگئی اس خبر سے کہ گھر میں نیا مہمان ارہا ہے

---

بس ایسا لگ رہا تھا جیسی سب ہو دو جہان کی خوشی مل گئی ہو  
۔۔۔ شام کو اتے ہوئے عیان ڈھیر سارے کھلونے لیتا ہوا آیا  
۔۔۔ باباجان نے کہا۔۔۔

یہ کیا عیان تم تو لگتا ہے پورا دکان اٹھا لائے ہو۔۔۔"

بس باباجان، سمجھ نہیں رہا تھا کیا لوں کیا چھوڑوں، بس پھر کیا،  
سب اٹھا لیا۔۔۔ خوشی بھی تو ایسی ہے۔۔۔

اس کے ہر انداز سے خوشی جھلک رہی تھی۔۔۔ وہ جو کم مسکرایا  
کرتا تھا آج دل کھول کے ہنس رہا تھا۔۔۔

انشاء کے ہاتھ میں ٹرے دیکھ کر۔۔۔ عیان نے جلدی سے اس  
سے لی اور کہا۔۔۔

آئندہ سے کوئی کام نہیں کرنا تمہیں، زینب بی اور ملازم رکھ لیں"  
گے، اپ اسے کسی کو کام ہاتھ نہیں لگانے دیں گی، کوئی رسک  
نہیں لینا ہمیں۔۔۔

اس کے انداز پر ایمان اور بابا تو منسے پر انشاء بھی حیران تھی۔۔۔  
وہ جو ہمیشہ سوچتی تھی عیان اسے کبھی اس گھر کا حصہ نہیں سمجھتا  
سوائے اس کے سب کے لیے احساسات رکھتا ہے۔۔۔  
آج اس کے کیڑنگ انداز پر اس کی انکھیں نم ہوئیں۔۔۔  
ایسے کیا دیکھ رہی ہو، کیا ہوا۔۔۔ عیان کو حیرت ہوئی اس کی  
انکھوں کی نمی پر۔۔۔

کچھ نہیں، بس یہ خوشی کی نمی ہے۔۔۔ انشاء نے کہا۔۔۔

تھینک یو عیان بھائی۔۔۔ انشاء نے خوشی سے کہا۔۔۔

وہ کس لیے۔۔۔ عیان نے پوچھا۔۔۔

آپ نہیں سمجھیں گے۔۔۔ انشاء نے دھیرے کہا۔۔۔

اچھا تم آرام سے بیٹھو۔۔۔ اسے بٹھا کر، دوبارہ گویا ہوا۔۔۔

زینب بی جیسا آپ سے کہا ہے بالکل ویسا کرنا ہے اسے کسی کام  
کو ہاتھ مت لگانے دینا اور ہاں ایمان تم بھی تمہیں بھی بے انتہا  
خیال رکھنا ہے انشاء کا۔۔۔۔

زینب بی نے ہان کہا۔۔۔

جی بھائی بلکل، ویسے اپ کے ہوتے ہوئے مجھے کیا پرواہ، اب"  
اپ ہی خیال رکھیں اس کا۔۔

زیادہ ذمیداری تمہاری ہے، ایمان مجھے تمہاری طرف سے کوئی کمی"  
نہ ملے۔۔

جو اپ کا حکم بھائی۔۔۔۔ ایمان نے کہا۔۔۔

اللہ کا جتنا شکر کروں کم ہے، جو ہم پر اس قدر مہربان ہوا۔۔۔"

حیدر شاہ نے کہا۔۔۔

@@@@@@@@

رات کے اس پہر تم دونوں یہاں کیا کر رہے ہو۔۔۔ عیان نے

رات کو گیارہ بجے دونوں کو لاؤنج میں دیکھ کر کہا۔۔۔

انشاء نے منہ پھیر لیا جب کہ ایمان اس پر ایک نظر ڈال کر کہا

۔۔۔

بھائی اس کے کام دیکھو یہ وقت ناراضگی کا ہے۔۔۔ ایمان کا"  
انداز شکایت لیے ہوئے تھا۔۔۔

ویسے تمہیں کہا تھا مجھے انشاء ہر وقت ریلیکس نظر آئے اور تم نے"  
اس کو ناراض کیا ہوا ہے۔۔۔ عیان نے سرزش کی۔

بھائی آپ میری بات سننے بغیر اس کا سائیڈلے رہے ہیں۔۔۔۔"  
ایمان نے کہا۔۔۔

اب تمہاری کوئی اہمیت نہیں رہی ایمان کے بچے۔۔۔ سب"  
نے میری سننی ہے کیوں عیان بھائی۔۔۔ انشاء نے چڑاتے  
ہوئے اسے ٹھینگا دکھا کر کہا۔۔۔

اس کے معصوم انداز پر عیان کو بے ساختہ ہنسی آئی اور عیان نے  
اس کا ساتھ دیتے ہوئے کہا۔۔۔

ہاں یہ تو ہے، اب تو تمہاری چلنی ہے اس گھر میں۔۔۔ بتاؤ ایمان"  
نے کیا کیا۔۔۔

بھائی یہ فاؤل ہے، میری جگہ پہلے ہے، ایمان نے دکھی ہونے کی"  
بھرپور ایکٹنگ کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔

اب انشاء کی اہمیت کو چیلنج نہیں کر سکتے تم۔۔۔

ہائے یہ بھی دن دیکھنا تھا مجھے ایک میرا بھائی تھا گھر میں جس کو"  
بھی چھین لیا تم نے ظالم۔۔۔ اب وہ بھی تمہاری ٹیم میں، ہائے  
میرا بیٹا ہوگا جو میرے ساتھ ہوگا، باقی سب کو تو بس اس کی پرواہ  
ہے۔۔۔۔

ایمان کا انداز ڈرامائی سا تھا، اپنے جھوٹ موٹ کے انصاف  
کرنے لگا۔۔۔

بند کرو یہ ڈرامہ اور صاف بتاؤ کیا پر اہلم ہے انشاء کی۔۔۔ عیان"  
نے کہا اس کے کاندھے پر دھموکا مار کر۔۔۔

جس پر سنجیدہ ہو کر ایمان نے اصل بات بتائی۔۔۔

بھائی اسے رات کے اس پہر آئس کریم کھانی ہے اب میں اسے"  
یہی سمجھا رہا تھا۔۔۔ یہ وقت مناسب نہیں۔۔۔



انشاء مدد طلب نظروں سے عیان کو دیکھنے لگی۔۔۔  
عیان نے ایک نظر اسے دیکھ کر کہا۔۔۔۔  
سہی تو کہے رہی ہے اس حالت میں، تمہیں اس کی خوشی دیکھنی"  
چاہیے۔۔۔۔ جاؤ دونوں کھا کر آؤ۔۔۔  
انشاء نے اسے انگھوٹھا دکھایا۔۔۔ "تھینک کیو عیان بھائی کہا

۔۔۔

اف بھائی، اپ نے بھی اس کی ٹیم جوائن کر لی۔۔۔۔"  
بھئی اب میں مضبوط پارٹی کے ساتھ ہوں۔۔۔۔ عیان نے"  
کندھے اچکائے۔۔۔۔  
اب ایمان کے پاس سوائے جانے کے کوئی راستہ نہ تھا۔۔۔۔  
اب چلو جلدی سے، ایسا نہ ہو میرا من بدل جائے۔۔۔۔"  
اف تمہارے نخرے۔۔۔۔ ایمان نے کہا جس پر انشاء اکرڑی اور"  
دونوں کی ایک نئی جنگ شروع۔۔۔۔ عیان نے دونوں کو مسکرا کر

دیکھا جن کے بیچ نئی نوک جھونک شروع ہو چکی تھی۔ ان دونوں  
کے دم سے رونق تھی گھر میں۔۔۔

@@@@

ایمان ناشتہ تو کرتے جاؤ۔۔۔ عیان نے کہا جو جلدی جلدی جا رہا  
تھا۔۔۔

نہیں بھائی لیٹ ہو رہا ہوں ہاسپٹل میں کروں گا ڈاکٹر اکرم کے  
راؤنڈ میں لیٹ پہنچنا افورڈ نہیں کر سکتا۔۔۔  
کچھ نہیں ہوتا ناشتہ کرو ایمان۔۔۔ اب باباجان نے کہا۔  
نہیں باباجان بہت لیٹ ہوں۔۔۔ اس نے گھڑی دیکھ کر کہا۔  
زینب بی انشاء کو دیکھیں۔۔۔ بابا نے کہا زینب بی سے۔ ان کی  
بات پر پلٹ کر ایمان نے جلدی سے کہا۔۔۔

بابا اسے سونے دین رات لیٹ سوئی تھی طبیعت ذرہ خراب تھی  
۔۔۔ جاتے جاتے ایمان نے کہا۔۔۔ اللہ حافظ بابا، بھائی اور

زینب بی، انشاء کا خیال رکھیے گا پھر شام میں اس کو ڈاکٹر کو دکھاؤں  
گا۔۔۔

سب نے اسے اللہ حافظ کہا اور وہ سب پر ایک نظر ڈال کر مسکریا  
۔۔۔ اور چلا گیا لمبے ڈگ بھرتا ہوا۔۔۔

@@@@@

وہ سیڑھیوں سے اتر رہی تھی بابا جان صوفے پر بیٹھے تھے۔۔۔ انشاء  
کو دیکھ کر بابا جان نے پوچھا "اب میری بیٹی کی طبیعت کیسی ہے  
۔۔۔"

وہ آرام سے سیڑھیاں اترتی تھی یہ سب کی خاص انسٹرکشن تھی  
اسے۔۔۔ اس نے سنبھل کر ٹھہر کر کہا۔۔۔ "میں ٹھیک ہوں  
بابا جان۔۔۔"

بابا میں افسس چلتا ہوں عیان نے کہا۔۔۔ وہ کھڑا ہوا اپنا  
بریفلکس اٹھایا۔۔۔ اسی وقت موبائل پر رنگ ہوئی۔

دیکھ لیں، ایمان کی بھی کال اگئی اس کی طبیعت کا پوچھنے کے لیے۔  
۔۔۔ عیان کا اشارہ انشاء کی طرف تھا جو اہستہ اہستہ اتر رہی تھی  
سنبھل کر۔۔۔

ہنس کر اس نے موبائل پر کال ریسو و کر کے کان سے لگایا  
۔۔۔ انشاء نے بغور اسے دیکھا سیرٹھیوں سے اترتے ہوئے۔ وہ جو  
کھڑا تھا ایک دم لڑکھڑایا اس کا ہنستا چہرہ تاریک سا سایہ لہرایا سامنے  
سے بات سن کر۔۔۔

اس کے تاثرات دیکھ کر جلدی سے حیدر صاحب نے کہا۔۔۔۔  
کیا ہوا عیان۔۔۔۔

وہ دکھ اور صدمے سے باپ کو دیکھنے لگا۔۔۔۔  
کیا ہوا عیان۔۔۔۔ حیدر صاحب نے اس کی بدلتی رنگت دیکھ کر  
کہا۔۔۔

بابا۔۔۔۔ اس کی زبان لڑکھڑائی۔۔۔۔

کہو عیان کیا ہوا۔۔۔۔۔ بے چینی بے بسی کیا ہوتی ہے اج پتا چلا"  
تھا۔۔۔

بابا ایمان کا ایکسیڈنٹ ہوا ہے ٹرک سے۔۔۔ حیدر صاحب کو"  
شاک ہی لگا پر اصل صدمہ تو اسے لگا جو اہستہ قدم سیڑھیوں سے  
اتر رہی تھی۔۔۔

اتنا سننا اور انشاء کا پاؤں پھسلا۔۔۔ ایک قیامت سے ابھی یہ  
لوگ سنبھلے نہ تھے انشاء کا گرنا ایک اور قیامت برپا کر گیا۔۔۔

@@@@@

ایمان چند سانسیں بھی نہ لے سکا اور دنیا سے منہ موڑ گیا۔۔۔  
سب کو ساکت ہی تو چھوڑ گیا تھا۔۔۔ اور اس کی آنے والی اولاد  
بھی اس کے ساتھ اس دنیا سے چلی گئی۔۔۔

اس دوہرے دکھ نے حیدر صاحب کی کمر ہی توڑ دی تھی۔۔۔ بیٹا اور  
اس کی آخری نشانی دونوں نہیں رہی۔۔۔ کون کس کو سنبھالے یہ  
سمجھنا ہر کسی کے لیے مشکل تھا۔۔۔ عیان باپ کو کیا سنبھالتا وہ

خود درد سے چور تھا بھائی کو کھونا کسی صدمے سے کم نہ تھا۔۔۔  
انشاء نے اپنا سب کچھ کھودیا تھا پر اسے سنبھالنے والا کوئی نہ تھا  
۔۔ وہ اپنا سب کچھ گنوا چکی تھی۔۔۔ کئیں دن ہسپتال رہی  
زینب بی اس کے ساتھ ہی تھی۔۔۔ شاید کوئی ایسے الفاظ نہ تھے  
جو اس کے درد کو کم کر سکتے۔۔۔

ایسے کڑے وقت میں کئی غیر تھے جنہوں نے اپنوں سے بڑھ کر  
ساتھ دیا جو ان کا غم بانٹنے اتے رہتے جن میں عمر اور نازیہ نے  
بھرپور ساتھ دیا مسٹر وحید حیدر صاحب کے گہرے دوست ان کی  
فیملی نے بھی بھرپور ساتھ دیا اور ان کا غم بانٹنے کی کوشش کی  
۔۔۔ کچھ پڑوسی تھے جنہوں نے پڑوسی ہونے کا حق ادا کر کے  
ایسے وقت میں ساتھ کھڑے رہے عیان کے۔۔۔

کوئی کچھ بھی کر لے پر ایمان کی کمی کو پورا کوئی نہ کر سکتا تھا۔۔۔  
سب کے لبوں کو قفل لگ گئے تھے ایک خاموشی نے سارے گھر  
کو اپنی لپیٹ میں لے لیا تھا وحشت سی ہونے لگتی تھی گھر میں رہ



کر عیان کو، وہ دیر سے گھر آنے لگا تھا۔۔۔ حیدر صاحب کمرے  
تک محدود ہو کر رہ گئے تھے۔۔

انشاء چپ چاپ کمرے میں پڑی رہتی اس کی عدت کے دن تھے۔  
زینب بی کھانا دیتی تو کھا لیتی ورنہ اسے خود سے بھوک پیاس کا  
احساس ختم ہو گیا تھا۔۔۔

عیان کا اپنا بزنس ایمان کے ہوتے ہوئے شروع ہو چکا تھا پر اب  
کامیابیوں کو چھونے لگا پر وہ جذبہ اور جنوں اس کے اندر تھا وہ  
ختم ہو گیا تھا۔۔۔ اب کوئی لمحہ اسے وہ سچی خوشی نہیں دے سکتا  
تھا جو ایمان کے ہونے سے تھی۔۔۔

شاید ایک ایمان ہی تھا جو ڈوری کی مانند تھا جس نے سب کو جوڑ کر  
رکھا تھا اب تو سب موتی بکھر کر رہ گئے تھے۔۔۔

ایک چپ ایک خاموشی اور سناٹا سا ہو گیا تھا اس محل نما گھر میں  
۔۔۔ ویسے بھی کم مکیں رہتے تھے پر زندگی کا احساس سا لگا رہتا تھا  
زندگی کو بھرپور انداز میں جیتے تھے پر جو زندگی کا احساس اب مفلوج



ہو گیا تھا۔۔۔ کہنے کو تو سب سانس لے رہے تھے پر زندگی کی رمق  
نہ رہی تھی۔۔۔

@@@@@@

عمر بیٹھ جاؤ اس فائل پر کچھ ڈسکس کر لیتے ہیں۔۔۔ عیان نے کہا "  
فائل کو بغور دیکھ رہا تھا۔ عمر نے غصے سے اس ربوٹ نما شخص کو  
دیکھا۔۔۔ غصہ تو بہت اربا تھا پر ضبط کیا اور اس کے ہاتھ سے  
فائل چھینی جھپٹنے کے انداز میں اور کہا۔۔۔

بس یہی رہ گیا ہے زندگی میں عیان۔۔۔ اس نے فائل کی طرف "  
اشارہ کیا۔۔۔

کیا۔۔۔ عیان نے سوالیہ پوچھا۔۔۔ اور فائل لینا چاہی پر وہ "  
اس کی پہنچ سے دور کر چکا تھا۔۔۔ دونوں ناصر ف بہترین دوست  
بلکہ بزنس پارٹنر بھی تھے۔۔۔

کیا کیا، یہی کہ کام کو ہی تم نے اوڑھنا بچھونا بنالیا ہے۔۔۔ تم" نے افس کو گھر بنالیا ہے رات کے گیارہ بجے تک بیٹھنے کی کوئی تک ہے بھلا بتاؤ ذرہ۔۔۔

عمر نے تیز لہجے میں کہا۔۔۔ اسے عیان جیسے میچور بندے سے اس رویے کی توقع نہ تھی۔۔۔ دونوں ایک دوسرے کو گھور رہے تھے۔۔۔

کیا بتاؤں، فائل دو واپس، ضروری کام ہے ڈسکس کرنا ضروری" ہے۔۔۔ عیان نے کہا۔۔۔

شٹ اپ مسٹر عیان، کام کی اڑ میں اپنے درد کو چھپانے کی" ضرورت نہیں۔۔۔ میں دوست ہوں تمہارا یار کا حال دل نہ سمجھا تو پھر بے کار ہے یہ تعلق۔۔۔

عمر نے چڑ کر کہا۔۔۔ گھرے دوست تھے دونوں اندر تک ایک دوسرے کو سمجھتے تھے۔۔۔

میں کچھ نہیں چھپا رہا۔۔۔ عیان نے نظر پھیر کر کہا۔۔۔

اچھا، تو پھر تم کب احساس کرو گے اپنے باپ کا جس نے ایک  
بیٹا کھو دیا ہے اور دوسرا بیٹا چھپتا پھر رہا ہے۔۔۔ کیا مطلب  
سمجھو اس بات کا تاؤ۔۔۔

عمر نے تند لہجے میں پوچھا۔۔۔

بس اتنا سمجھ لو بابا جان نے مجھ سے بولنا کچھ کہنا چھوڑ دیا ہے،  
گھنٹوں ایک دوسرے کے سامنے بیٹھ کر ہم نے خاموشی کو برقرار  
رکھا ہوا ہے۔۔۔ اب ہماری بیچ صرف خاموشی ہی رہ گئی ہے،  
شاید ایمان ہی ہمارے بولنے کی وجہ تھا۔۔۔ سب ختم ہو گیا  
لمحوں میں عمر، ایمان ہماری زندگی میں بسنے والا ایک انسان نہ تھا  
بلکہ وہ ہماری زندگی جینے کی وجہ تھا، وجہ ختم جینا ختم۔۔۔۔۔  
عیان کے لہجے کا درد عمر کو مارنے لگا۔۔۔ پر لمحوں میں خود کو سنبھالا  
کیونکہ وہ جو اسے سمجھانا چاہتا تھا اس کے لیے اتنی مایوسی اچھی نہ  
تھی۔۔۔

چپ کر جاؤ، تم بھی ایسی باتیں کرتے ہو، تم بڑے بیٹے ہو حوصلہ"  
دو، بجائے حوصلہ دینے کے تم بھاگ رہے ہو، ایمان کو گے چھ  
مہینے گزر گئے اور تم لوگوں نے بس وہیں فل اسٹاپ لگا دیا ہے  
۔۔۔۔ ایسا نہیں ہوتا۔۔۔ زندگی کو جینا ہی پڑتا ہے۔۔۔۔ سب  
کو زندگی کی طرف تمہیں ہی لانا ہے۔۔۔۔

عمر کا انداز دو ٹوک تھا۔۔۔۔  
اٹھو گھر جاؤ، اج کے بعد جلدی گھر جاؤ گے پہلے کی طرح سب"  
ساتھ میں کھانا کھاؤ پھر رات کی گپ شپ لگاؤ۔۔۔ دوبارہ زندگی کی  
طرف لوٹنا ہے تم سب کو۔۔۔ اب یہ مایوسی طاری نہ کرنا خود پر  
ورنہ انکل کو کون سنبھالے گا۔۔۔ اگر یہ مایوسی کا ماحول رہا گھر میں  
تو انکل نہیں جی پائیں گے۔۔۔۔

عمر کی بات پر عیان نے سر ہلایہ تائیدی انداز میں پر کہا تو بس  
اتنا۔۔۔۔

پر عمر۔۔۔ عمر سمجھ رہا تھا وہ فائل کی بات دوبارہ کرنے لگا ہے پر"  
اسے ٹوک کر عمر نے کہا۔۔۔

پرور کچھ نہیں ابھی بہت وقت ہے اس فائل کو کل ڈسکس کر لیں"  
گے۔۔۔ میرے یار انکل کا بہت خیال رکھنا ان کو اپنے دوسرے  
بیٹے کی بھی ضرورت ہے۔۔۔

کچھ یاد آنے پر عمر دوبارہ بولا۔۔۔  
انشاء بہن کو بھی تم سب کی ضرورت ہے ان کا بھی خاص خیال"  
کرنا ان کی کل کائنات اجڑ گئی ہے۔۔۔ نازیہ مجھے بتاتی رہتی ان  
کے بارے میں۔۔۔

ہمممم۔۔۔ عیان سیٹ سے اٹھا اس کی بات پر صرف ہنکارا"  
۔۔۔۔ وہ اٹھ کر چلا گیا عمر اسے جاتا دیکھتا رہا۔۔۔

@@@@@@

عیان رات کے بارہ تک گھر پہنچا۔۔۔ بابا کے کمرے تک گیا وہ  
سوچکے تھے۔۔۔ پر ایک ملازم اس کے لیے جاگ رہا تھا جو کھانا  
گرم کر کے دے سکے۔۔۔

صاحب کھانا لگا دوں۔۔۔ رحیم نے کہا۔۔۔ جو ڈرائیوری بھی  
کرتا تھا گھر کی اور اس طرح کے کام بھی۔۔۔

بابا نے کھانا کھایا۔۔۔ اس سے پہلے رحیم کچھ کہتا زینب بی لاؤنج  
میں آئی اور کہا۔۔۔

یاد اگتی بابا کی عیان بیٹے۔۔۔ وہ ان کے طنز کو خوب سمجھ رہا تھا  
۔۔۔ رحیم کو اڑکی طرف چلا گیا۔۔۔ اسے مناسب نہ لگا اب  
وہاں کھڑے ہو کر ان کی گفتگو سننا۔۔۔

ہاں پر شکر ہے دیر نہیں ہوئی انے میں۔۔۔ زینب بی بتائیں  
انشاء اور بابا نے کھانا کھایا۔۔۔ عیان نے افسوس سے کہا۔۔۔  
ہاں کھایا دونوں نے پر اپنے کمروں میں، اب ڈائینگ ٹیبل پر رونق  
نہیں لگتی عیان بیٹے۔۔۔

انہوں نے دکھ سے کہا۔۔۔۔

کل سے میں جلدی آؤں گا پھر مل کر کھانا کھائیں گے، جانتا ہوں " ایمان کی کمی کوئی نہیں پوری کر سکتا پر صرف سانس لینے کے لیے سب زندہ رہیں، یہ بھی نہیں ہونے دوں گا۔۔۔ سب ہو زندگی کہ طرف دوبارہ لوٹنا ہی پڑے گا۔۔۔ عیان نے ایک عزم سے کہا

۔۔۔

اچھی بات ہے بیٹا کسی کو تو ہمت کرنی پڑے گی، اس درد سے باہر " نکلنے کی۔۔۔ زینب بی نے دکھ سے کہا۔۔۔

کھانا گرم کر دوں۔۔۔ اس سے پوچھا پر جواب میں عیان نے کہا "۔۔۔

نہیں کھا کر آیا ہوں۔۔۔۔

اتنا کہہ کر وہ اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔۔۔

جھوٹ بولنا تم کب سیکھو گے عیان۔۔۔ تمہیں تو سہی سے

جھوٹ بولنا بھی نہیں آتا۔۔۔



زینب بی نے اسے جاتا دیکھ کر سوچا۔۔۔۔۔

@@@@@@@@

اگلے دن سب کو ناشتے پر اکھٹا کیا عیان نے۔۔۔ زینب بی انشاء کو بلا لائیں۔۔۔ حیدر صاحب کو زبردستی عیان صبح کی واک پر لے گیا خاموشی ہنوز ان کے بیچ تھی واک کے دوران۔۔۔

صبح کی تازی ہوائے نے حیدر صاحب پر اچھا اثر ڈالا تھا۔۔۔ اب ناشتے پر بھی عیان زبردستی ان کو ڈائینگ پر لایا اور زینب بی کو انشاء کو بلانے بھیجا۔۔۔

اس وقت انشاء کو اتا دیکھ عیان کو یقین نہ آیا یہ وہی انشاء ہے جو ایمان کی موجودگی میں چڑیا کی طرح چہکتی تھی اب ہڈیوں کا ڈھانچہ بن گئی تھی بے رنگ لباس میں سفید چہرہ زرد ہو کر رہ گیا تھا۔۔۔ جن ہونٹوں سے ہنسی کبھی جدا نہ ہوتی تھی وہ ہونٹ سوکھے سے لگ رہے تھے۔۔۔ ویران آنکھیں درد کی لہر اپنے اندر اٹھتی ہوئی محسوس ہوئی عیان کو۔۔۔

چھ مہینوں بعد آج اسے غور سے دیکھا تھا وہ تو اپنے غم میں اس  
ہستی کو بھول کر ہی رہ گیا تھا۔۔

زینب بی انشاء کو ریڈی کجیے گا آج شام کو ڈاکٹر کو دکھانا ہے۔۔۔"

آپ بھی ساتھ چلیں گی۔۔۔ عیان نے کہا۔۔۔

مجھے کیا ہوا ہے میں ٹھیک ہوں۔۔۔ انشاء نے اپنے نام پر چونک  
کر جلدی سے کہا۔۔۔

میں نے تم سے کچھ پوچھا نہیں ہے۔۔۔ یہ میرا حکم ہے۔۔۔"

عیان نے سر دلجے میں کہا۔۔۔

اور ہاں دھیان سے ناشتہ کرو۔۔۔ عیان کے سرد انداز پر بابا نے  
بھی چونک کر دیکھا۔۔۔

عیان نے اس کی پلیٹ بنائی جس میں مناسب غذا ڈالی اور اس  
کے سامنے رکھی ساتھ میں دودھ کا گلاس۔۔۔۔

جلدی ختم کرو سب۔۔۔ کچھ بھی بچنا نہیں چاہیے۔۔۔ اس نے  
حکم دیا انشاء کو۔۔۔ اس کے غصے کے تاثرات دیکھ کر جلدی سے



نہیں بابا، لیٹ نہیں پر اب جا کر لائن پر آیا ہوں۔۔۔ باس ہوں"

اتنا تو میرا حق ہے۔۔۔ وہ زبردستی ہی سہی پھینکی ہنسی ہنسا۔۔۔

شاید اس گھر کے لوگ اصل ہنسی بھول چکے تھے۔۔۔

کیا مطلب۔۔۔"

مطلب چھوڑیں۔۔۔ اپ کے ڈاکٹر کی نیکسٹ اپائنمنٹ آج ہی"  
ڈاکٹر سے لوں گا کافی وقت ہو گیا ہے آپ نے ڈاکٹر کو دکھایا نہیں  
۔۔۔ جبکہ ڈاکٹر نے تین منٹ کا فالو اپ چیک آپ کا کہا تھا جبکہ  
سات مہینے ہو چکے ہیں ہمیں ڈاکٹر کو دکھائے۔۔۔۔ عیان نے کہے  
کر ان کو یاد دلایا۔۔۔

حیدر صاحب ہائپر ٹینشن کے پیشینٹ تھے ان کا فالو اپ ضروری ہوتا ہے ایمان کے جانے کے بعد وہ خود سے غافل ہوئے تھے

— — —

ٹھیک ہے دکھا دیں گے۔۔۔۔ انہوں نے کہا۔۔۔۔"

کچھ یاد آنے پر انہوں نے دوبارہ کہا "تمہیں انشاء سے اس طرح  
بات نہیں کرنی چاہیے تھی۔۔۔"

بابا وہ اسی زبان میں سمجھتی ہے اور آپ جانتے ہیں ایمان کے "  
جانے کے بعد وہ ہماری ذمہ داری ہے۔۔۔ ایمان اس سے کتنی  
محبت کرتا تھا اور میرے لیے وہ ایمان کی نشانی ہے جس کا خیال  
اب میں خود پر واجب سمجھتا ہوں۔۔۔"

عیان کے لہجے میں کتنا درد تھا اپنے بھائی کے لیے۔۔۔۔۔  
بابا وہ اپ کی بیٹی بھی تھی اپ کو اس سے اس طرح لاپرواہ نہیں "  
ہونا چاہیے تھا۔۔۔۔۔

عیان نے ان کو احساس دلایا کہ وہ کتنا غافل ہو چکے تھے اس سے  
۔۔۔ عیان کے لفظوں نے ان کو ان کی لاپرواہی کا احساس دلایا  
۔۔۔۔۔

ٹھیک کہے رہے ہو تم۔۔۔۔۔ میں اپنی بیٹی سے غافل ہی تو ہو گیا "  
تھا۔۔۔۔۔

بابا، ایمان کے بعد میں ہوں آپ کے پاس پر ایک دفعہ سوچیں۔"

انشاء سے اس کے دو انمول رشتے کھو گئے ہیں وہ تو بالکل اکیلی تنہا ہو کر رہ گئی ہے۔۔۔ پھر آپ کیسے بھول گئے اسے وہ تو آپ کی لاڈلی بیٹی ہے نا، ہم سے بڑھ کر چاہتے تھے اسے آپ۔۔۔ اب آپ کو اس کا پہلے سے زیادہ خیال ہونا چاہیے تھا۔۔۔

عیان تم ٹھیک کہتے ہو، میں تو اپنے بیٹے کے غم میں نڈھال ہو گیا۔"

تھا اور بیٹی کو بھول بیٹھا۔۔۔ اچھا ہوا تم نے مجھے احساس دلایا اس کا۔۔۔

عیان ان کے گلے لگا، انہوں نے ڈھیروں دعائیں دی اسے۔۔۔ اور وہ خوش ہوا تھا اپنی اس کوشش پر۔۔۔ کبھی کبھی انسان خود کو ناکارہ سمجھ کر اپنے غم میں ختم ہونے لگتا ہے پر اگر اس انسان کو یہ احساس دلایا جائے کہ وہ ناکارہ نہیں ابھی کتیں کام اس کے ذمے ہیں جسے اسے پورا کرنا ہے تو اس سے اس کے اندر جینے کی امید بڑھ جاتی ہے وہ اسی ذمہ داری کے احساس سے زندگی جینا



شروع کر دیتا ہے۔۔۔ یہ امید ہی ہے جو انسان کو زندہ رکھتی ہے

---

یہی سب سوچ کر عیان نے حیدر صاحب کو ایک مقصد دے دیا  
جینے کا ورنہ جس طرح کی روٹیں ان دنوں انہوں نے اپنائی ہوئی تھی  
اس سے ان کا بیمار ہونا یقینی تھا پر اب نا صرف حیدر صاحب اپنا  
سوچین گے بلکہ انشاء کی فکر میں مصروف بھی رہیں گے۔۔۔ یہ  
سب انشاء اور حیدر صاحب کے لیے ضروری تھا۔۔۔

یاد سے انشاء کو دکھانا شام میں ڈاکٹر کو۔۔۔ بابا نے یاد کروایا اسے"

---

جی بابا یاد ہے۔۔۔ عیان نے اللہ حافظ کہا اور کمرے سے باہر نکلا"

---

جاتے جاتے زینب بی کو بھی کہا عیان نے۔۔۔

@@@@@

شام میں وہ گھر آیا تو بابا سر تھامے لاؤنج میں بیٹھے تھے۔۔۔



کیا ہوا بابا۔۔۔"

اس سے پہلے بابا کچھ کہتے زینب بی ہانپتی سیڑھیوں سے اتری اور کہا

--

عیان بیٹے انشاء نے دروازہ لاک کر دیا ہے اور کہتی ہے ڈاکٹر کے پاس نہیں جائے گی کیونکہ وہ ٹھیک ہے۔۔۔

یہ بات سن کر عیان کو بے انتہا غصہ آیا۔۔۔ اور وہ غصے سے سیڑھیان چڑھ گیا اور ایمان کے کمرے کے باہر کھڑا ہوا۔۔۔

انشاء پانچ منٹ میں باہر نکلو ورنہ چھٹے منٹ میں جو میں کروں گا وہ یاد کرونگی ہمیشہ۔۔۔ مجھے غصہ نہ دلاؤ۔۔۔

عیان نے سرد دو ٹوک لہجے میں کہا۔۔۔

عیان کے غصے کرنے کی دیر تھی، اس کی وارننگ پر، لمحے میں انشاء نے دروازہ کھولا اور کہا۔۔۔

مجھے نہیں جانا گھر سے باہر کہیں بھی۔۔۔"

وہ نظریں جھکائے کھڑی تھی۔۔۔ اس کا چہرہ اس کے رونے کی  
گواہی دے رہا تھا۔۔۔

بھائی نہیں ہوتا برداش مجھ سے اس کی انکھ میں آنسو پلیر اسے کچھ  
نہ کہا کریں اپ۔۔۔

اس کے کانوں میں اپنے پیارے بھائی کی آواز گونجی۔۔۔

دل میں ٹیس سی اٹھی عیان کے۔۔۔

پانچ منٹ میں کپڑے چینج کرو چلنا ہے۔۔۔ اب دروازہ لاک  
کرنے کی غلطی مت کرنا۔۔۔

عیان کے روڈ انداز پر وہ اسے دیکھتی رہی وہ نظر چراتا ہوا کمرے  
سے باہر چلا گیا۔۔۔

اور واقعی پانچ منٹ کے بعد وہ سیڑھیوں سے اتر رہی تھی۔۔۔

اوہ ہاتھی میری ساتھی شوخ رنگ پہنا کرو بہت چتے ہیں تم پر۔۔۔

عیان جو کبھی توجہ نہ دیتا تھا ان دونوں کی باتوں پر اج پتا چلا وہ  
لاشعوری طور پر دونوں کی باتیں سنتا بھی تھا اور اس کے بھائی کی  
باتیں اس کے ذہن پر دستک بھی دینے لگیں تھیں۔۔۔۔  
اس بے رنگ لباس میں وہ ایمان کی انشاء بلکل بھی نہیں لگ رہی  
تھی۔۔۔۔

کیوں ہو ایہ سب۔۔۔۔ ایک تمہارے جانے سے سب ختم ہو گیا۔  
ایمان۔۔۔۔ تمہاری کمی کوئی دور نہیں کر سکتا۔۔۔ اس گھر کی، ہم  
سب کی جان تھے تم۔۔۔۔  
دل کے درد کو دباتا اس نے کہا تو بس اتنا کہ۔۔۔۔  
چلیں زینب بی۔۔۔۔"

ہاں بیٹا۔۔۔۔ وہ چاہ کر بھی انشاء کو مخاطب نہ کر سکا۔۔۔۔  
انشاء اور زینب سے کہے کر وہ بابا کے پاس آیا۔۔۔۔  
ٹھیک ہے بابا چلتے ہیں جلدی آئیں گے گھر۔۔۔۔"

ان سے جھک کر پیار لیتا وہ بولا اس کے سر پر ہاتھ پھیر کر بابا نے کہا  
---

انشاء کو کچھ چیزوں کی ضرورت ہوگی اسے شاپنگ بھی کر ادینا"  
---

جی بابا جان --- عیان نے سعادت مندی سے کہا ---"  
ان کو لے کر باہر آیا ---

@@@@@

تمہارا ڈرائیور نہیں ہوں اگے اجاؤ --- عیان نے انشاء سے کہا"

جاؤ انشاء اگے بیٹھو --- زینب بی نے کہا اس سے ---"  
Novelistan

زینب بی اپ بیٹھ جائیں میں یہیں ٹھیک ہوں --- انشاء نے"  
آہستہ سے کہا ---

انشاء تم اجاؤ --- عیان کے حکم پر وہ اگے اکر بیٹھ گئی ---"  
کچھ دیر میں وہ لوگ ڈاکٹر کے پاس پہنچ گئے ---

ڈاکٹر نے کچھ ٹیسٹ لکھ دیں اور ساتھ میں کھانے پینے ورزش اور  
خود کو مصروف رکھنے وغیرہ جیسی کئی ہدایت کیں۔۔  
واقعی وہ خوراک کی کمی کا شکار لگی ان کو۔۔۔ کچھ میڈیسن بھی  
لکھ دیں انہوں نے۔۔۔

لیباٹری سے ٹیسٹ کروا کر باہر نکلنے کے بعد انشاء نے کہا۔۔  
گھر چلیں بہت تھک گئیں ہوں۔۔۔"

جانتا ہوں تمہارے بہانے، لو جو س پیو پھر مال چلنا ہے۔۔۔"  
زینب بی کو اچھا لگ رہا تھا جس طرح کل سے اس نے خود کو چینج  
کیا ہوا تھا۔۔۔ وہ اپنا درد چھپا کر جس طرح اب سب کی دلجوئی  
میں لگا ہے یہ ضروری تھا اس گھر کے لیے ورنہ غم نے ڈیرے جما  
لیے تھے اس گھر میں۔۔۔

اب ان کو تسلی تھی عیان سب سنبھال لے گا اور ابھی بھی جس  
طرح دھونس سے اس نے اپنی بات کہی تھی جس سے صاف ظاہر  
تھا وہ انشاء کی مانے گا نہیں بلکہ اپنی منوائے گا۔۔۔

عیان کے اس انداز پر وہ خاموش ہو گئی۔۔۔ اس کی خاموشی کو  
رضامندی سمجھ کر اس نے گاڑی شاپنگ مال کے روڈ کی طرف  
موڑی۔۔۔

@@@@@@

شاپنگ مال میں اکر ہر طرف اتنی رش اور گہما گہمی دیکھ کر وہ بوکھلا  
ہی گئی۔۔۔ اس سے چلا نہیں جا رہا تھا۔۔۔  
کیا ہوا انشاء۔۔۔ عیان نے فکر مندی سے کہا اس کے چہرے "  
کے تاثرات تکلیف دہ تھے۔۔۔  
پلیز مجھے گھر جانا ہے میرا دل گھبرا رہا ہے اس رش سے۔۔۔"  
انشاء نے رو ہانسی ہو کر کہا۔ زینب بی کو بھی وہ کچھ ٹھیک نہیں  
لگ رہی تھی۔۔۔

چلو فوڈ کورٹ چلتے ہیں کچھ کھا لو۔۔۔ اگر شاپنگ کیے بغیر جائیں گے "  
تو بابا جان کو تکلیف ہوگی۔  
عیان نے فکر مندی سے کہا۔

مجھے گھر جانا ہے بس۔۔۔ انشاء نے ضدی لہجے میں کہا۔  
عیان بیٹا مجھے لگتا ہے ہمیں چلنا چاہیے۔۔۔ زینب بی نے  
مداخلت کی آخر کار۔۔۔

چلو یہ ڈرامے بند کرو جانتا ہوں تمہاری طبیعت کو کچھ نہیں ہوا سب  
ڈرامے ہیں۔

عیان نے اس کے گھورنے کی پرواہ کیے بغیر کہا۔۔۔ وہ اندازہ  
کر چکا تھا وہ بہانے ہی کر رہی تھی وہ اپنی ازلی ہٹ دھرمی کر رہی  
تھی تو سامنے بھی عیان تھا جو اس لڑکی کو ٹیکل کرنا خوب جانتا تھا  
۔۔۔

وہ خاموشی سے اٹھی اور شاپنگ کرنے لگی زینب بی اسے  
مشورے دے رہی تھی۔۔۔ وہ سارے بے رنگ لباس لے رہی  
تھی۔۔۔ عیان نے چند شوخ رنگ لیے اپنی پسند سے پیمنٹ  
کر کے باہر آگئے۔۔۔



انشاء نے کھانے سے انکار کیا تو وہ آتسکریم لے آیا۔۔۔ جسے مجبور وہ  
کھانے لگی۔۔۔

@@@@@

بابا جان کو دکھاؤ گی نہیں شاپنگ۔۔۔ عیان نے کہا۔۔۔ انشاء  
حیران ہوئی اس کے انداز پر۔۔۔

اس میں اتنی حیرت کی کیا بات ہے پہلے بھی تو تم ساری شاپنگ بابا  
کو دکھانے کو تم کو کب سکوں اتا تھا۔۔۔

عیان نے یاد دہانی کروائی ورنہ جان بوجھ کر ان کو دکھائے بغیر ہی وہ  
اوپر جا رہی تھی۔۔۔

مرتی نہ کیا کرتی۔۔۔ وہ دکھانے بیٹھی۔۔۔ وہی ہوا جو عیان نے  
سوچا تھا۔۔۔ بابا جان ناراض ہوئے۔۔۔

یہ کیا اٹھا لاتی ہو ایسے بے رنگ لباس، اٹھاؤ دور کرو یہ سب۔۔۔  
زینب بی نے بھی اسے کافی کہا تھا وہاں پر وہ اپنی ضد کی پکی تھی

---

باباجان اب یہی رنگ مجھے پسند ہیں۔۔۔ سب میں نے اپنی مرضی"  
سے لیے ہیں۔۔۔

یہ تمہاری پسند نہیں انشاء، میں جانتا ہوں۔ حیدر صاحب نے"  
کرب سے کہا۔

وقت کے ساتھ سب کچھ بدل جاتا ہے، اور میں بھی بدلنے لگی"  
ہوں اور میری پسند بھی۔۔۔

میرا تمہارے لیے پیار نہیں بدلا انشاء، کل بھی میری بیٹی تھی اج"  
بھی ہو، اور اس حال میں تمہیں دیکھنا میری برداش سے باہر ہے

ان کی انگلیں خم ہوئیں، کیا سے کیا ہو گئی تھی ان سب کی لاپرواہی  
نے اسے کیا سے کیا بنا دیا تھا۔ اج شام سے یہی سوچ حیدر صاحب  
کو اندر ہی اندر مار رہی تھی۔۔۔ شکر تھا سہی وقت پر عیان نے  
ان کو احساس دلادیا ورنہ وہ تو اس لڑکی کو بھول بیٹھے تھے۔۔۔  
وہ بس ان کو دیکھے جارہی تھی کچھ کہنے کو نہ تھا اس کے پاس۔۔۔

اسی وقت کچھ شاپرز عیان نے بابا کے سامنے کیے اور کہا۔۔۔  
یہ کچھ اپ کی طرف سے میں نے انشاء کے لیے لیے ہیں دیکھ لیں"  
باباجان۔۔۔

بہت سے خوبصورت رنگ کے کپڑے تھے جن کو دیکھ کر باباجان  
خوش ہوئے اور انشاء سے کہا۔۔۔

ان بدرنگ سادے کپڑوں کو زینب بی کو دو۔۔۔"

اور زینب بی سے کہا۔۔۔

یہ کپڑے انشاء کے سر کا صدقہ کر کے غریبوں میں بانٹ دو، میری"

بیٹی یہ کپڑے نہیں پہنے گی۔۔۔

پر باباجان۔۔۔ انشاء کو کچھ نہ کہنے دیا اور اس کی بات کاٹ کر کہا"

۔۔۔

بس میں نے کہے دیا۔۔۔ اور وہ خاموش ہو گئی زینب بی نے"

کپڑے اٹھا لیے۔۔۔

پھر سب نے مل کر کھانا کھایا۔۔۔ انشاء جانے لگی کھانے کے بعد  
پر عیان نے کہا۔۔۔

سب کے لیے قہوہ بناؤ، پھر جانا آرام کے لیے اپنے روم میں"

---

اس کا تھکن سے برا حال تھا پر عیان کی فرمائش پر اسے رکنا پڑا  
۔۔۔ پھر بڑے ضبط سے وہ کچن کی طرف جانے لگی تو چھ سے  
اس نے دوبارہ کہا۔۔۔

اپنے لیے دودھ کا گلاس لانا دوائی لینی ہے تمہیں۔۔۔"

وہ ایک دم مڑی دانت پیس کر کہا۔۔۔

میں خود لے لوں گی آپ کو فکر کی ضرورت نہیں عیان بھائی۔۔۔"

اب میں تم سے نہیں پوچھوں گا مجھے کیا کرنا چاہیے کیا نہیں، تم کو"

جو کہا جائے وہی کرو۔۔۔ عیان کے دو ٹوک انداز پر وہ پاؤں پٹختی

ہوئی کچن کی طرف گئی۔۔۔

چھ سے بابا نے کہا عیان سے۔

عیان اس طرح بات مت کرو اسے تکلیف ہوگی۔۔۔ ان کے  
لہجے میں فکر تھی انشاء کے لیے۔۔

بابا وہ یہی زبان سمجھتی ہے، میں بھی اپ کی طرح ڈھیل دینے لگا  
تویہ لڑکی اپنا حال کیا کر لے گی اپ سوچ بھی نہیں سکتے اپ مجھے  
اسے ڈیل کرنے دیں، ورنہ اسے زندگی کی طرف لانا مشکل  
ہو جائے گا۔۔۔

تم ٹھیک کہے رہے ہو۔۔۔ انہوں نے پر سوچ انداز میں کہا۔۔۔

@@@@@

عیان نے سمجھداری سے سب کو سنبھال لیا اب پھر سے گھر گھر  
لگنے لگا تھا۔۔۔ پہلے کی طرح بریک فاسٹ اور ڈنر ساتھ میں کھانے  
لگے تھے۔۔۔ وہ صبح جاتے ہوئے زینب بی سے اس کی دوائی  
لانے کو کہتا اور اپنی موجودگی میں کھلاتا اور رات کا ڈوز بھی اپنے  
سامنے ہی کھلاتا وہ کڑھتی رہتی پر عیان سے کچھ کہنے کی اس میں اتنی  
ہمت نہ تھی۔۔۔

رپوٹس میں صرف خون کی شدید کمی بتائی باقی سب رپوٹس کلیئر تھیں  
۔۔ اس کی دوائی ڈاکٹر نے لکھ دی تھی ساتھ میں فروٹس کے لیے  
خاص تلقین کی تھی۔۔

باباجان کی طبیعت بھی عیان خود دکھانے لے گیا۔۔۔ ان کی  
میڈیسن ڈاکٹر نے چیئنج کی تھیں۔۔ اب گھر اور آفس دونوں کو ٹائم  
دینے لگا تھا وہ۔۔۔ عمر اس کا بھرپور ساتھ دے رہا تھا۔۔۔  
واقعی اس نے ہمیشہ بہترین دوست ہونے کا حق ادا کیا تھا۔۔  
عیان اس معاملے میں خود کو خوش نصیب سمجھتا تھا۔۔۔

@@@@

عیان کے کہنے پر وہ انشاء سے بات کرنے آئے تھے اس کے  
کمرے میں۔۔ وہ ہلکی سی نوک کر کے کمرے میں آگئے۔۔۔  
وہ ایمان کی تصویر کو لے کر رو رہی تھی اور کچھ بول بھی رہی تھی۔  
یہ بات ان کو عیان پہلے ہی بتا چکا تھا کہ وہ رات کو اکیلی باتیں کرتی

رہتی ہے بلکہ اکثر وہ محسوس کر چکا تھا یہ سب۔۔۔ پر اس کا پوچھنا  
یا کچھ کہنا مناسب نہ تھا۔۔۔

یہ حالات دیکھ کر ہی عیان نے فیصلا کیا تھا اسے یونی میں ایڈمیشن  
لینی چاہیے تاکہ کچھ مصروف ہو سکے۔۔۔ یہی بات کرنے وہ اس  
وقت آئے تھے اس کے پاس۔۔۔

بابا جان اس وقت آپ۔۔۔ انشاء نے جلدی سے اپنے آنسو "  
صاف کر کے کہا۔۔۔ تصویر کو سائیڈ پر رکھا اور ان کے پاس آئی اور  
ان کا ہاتھ پکڑ کر روم کے صوفے پر بٹھایا اور خود ان کے پاس آکر  
بیٹھی بابا جان نے کچھ کہا تو نہیں پر اسے بغور دیکھتے رہے اور رورو  
کر اپنی آنکھیں سجا چکی تھی۔۔۔ اور ان کے اس طرح کے دیکھنے  
پر گڑبڑ آکر انشاء نے کہا۔۔۔

کیا بات ہے بابا جان کوئی کام تھا مجھے بلا لیتے۔۔۔ آپ تو اتنی "  
سیڑھیاں چڑھ کر نہ اتے۔۔۔

بات مجھے کرنی تھی تو انا بھی مجھے چاہیے۔۔۔ انہوں نے کہا۔۔۔ "



جی کہیں۔۔۔ انشاء نے کہا۔۔۔

بیٹا تم یونیورسٹی میں ایڈمیشن لے لو۔۔۔ اس سے کچھ مصروفیات  
تمہاری بڑھ جائے گی۔۔۔

نہیں بابا جان مجھ سے نہیں ہوگا۔۔۔ انشاء نے سہولت سے کہا  
۔۔۔

... اور بیٹا یہ ضروری ہے

نہیں بابا جان مجھے فورس نا کریں مجھ سے نہیں ہوگی پڑھائی۔۔۔  
تو بیٹا دوستوں سے ملا کرو، اپنی سہیلیوں کے گھر آیا جایا کرو۔۔۔  
کبھی ان کو گھر پہ بلاؤ کبھی خود جایا کرو۔۔۔  
انہوں نے کچھ سوچ کر کہا۔۔۔

بابا میری کوئی سہیلی نہیں کیونکہ ایمان کے ہوتے ہوئے مجھے کبھی  
کسی دوست کی ضرورت نہیں پڑی اور اپ جانتے تھے وہ مجھے کالج  
میں اتنی دوستیاں کہاں رکھنے دیتا تھا۔۔۔

وہ حیران ہی ہوئے واقعی ایسا تھا اس کی کوئی سہیلی گھر نہ آئی تھی  
کبھی۔۔۔

ان کے دل میں ٹیس سی اٹھی کتنی اکیلی تھی وہ پہلے نازیہ ایا کرتی  
تھی اس کے لیے پر وہ بھی کتنے دن یہ سب کرتی آخر اس کا اپنا گھر  
اور اپنی مصروفیات تھیں۔۔۔

تو تمہیں یونی جانا چاہیے نئی سہلیاں بناؤ شوشل بنو تاکہ پرسکون رہو"  
۔۔

بابا اب مجھے کہیں بھی سکون نہیں آئے گا۔۔ میں نہیں رہ سکتی "  
ایمان کے بغیر۔۔ کیوں کیا اس نے میرے ساتھ ایسا مجھے کیوں  
اپنا اتنا عادی بنا دیا کہ اس کے بغیر کچھ بھی اچھا نہیں لگتا۔۔۔ میرا  
سب کچھ لے گیا ایمان بابا جان۔۔۔ میرا سکون صرف ایمان کے  
پہلو میں ہے، دعا کریں میں اپنے ایمان کے پاس چلی جاؤں، اب  
کہیں چین نہیں آئے گا۔۔۔

وہ ان کی گود میں سر رکھ کے رو پڑی۔۔۔ انہوں نے اس کے سر پر  
ہاتھ رکھا اور کہا۔۔۔

ایسی باتیں نہ کرو انشاء، مجھ بوڑھے کے جانے کی عمر ہے تم لوگ "  
ایسی باتیں کر رہے ہو۔۔۔

بابا اب کو کچھ نہ ہو اللہ سلامت رکھے آپ کو۔۔۔ ان کی گود سے "  
سر اٹھا کر انشاء نے کہا۔۔۔

تو پھر ایسی باتیں نہ کرو۔۔۔ "

نہیں کروں گی اب آپ بھی ایسی باتیں نہ کیا کریں۔۔۔ "

بس مجھے اپنا بابا جان دوست سمجھو ہر بات دل کی مجھ سے کوگی "  
سمجھی۔۔۔

جی بابا جان۔۔۔ "

باپ بیٹی دونوں نے ایک دوسرے کے آنسوؤں پونچھے۔۔۔

پھر کتنی دیر وہ ایمان کی باتیں کرتے رہے۔۔۔ دونوں کے دلوں کو  
سکون مل رہا تھا۔۔۔

@@@@

دو مہینے گزر گئے پتا ہی نہیں چلا تھا۔۔۔ ان دنوں بابا جان اسے کئی دفعہ کہے چکا تھے وہ حج پر جانا چاہتے ہیں کیونکہ ایمان کے بعد ان کو زندگی پر بھروسہ نہ تھا۔ پر عیان ٹال دیتا کیونکہ عیان مطمئن نہ تھا ان کی صحت کی طرف سے۔۔۔

پر عیان کو اندازہ نہ تھا کہ بابا جان بالابالا اپنا کام کروالیں گے۔۔۔ جب ان کے کاغذ بن کر آگے ٹکٹس تک کنفرم ہو گئی تھی۔۔۔ انہوں نے عیان کو بتانے کی بھی ضرورت نہ سمجھی انہوں نے۔۔۔

ان کے دوست جواد کے بیٹے ٹکٹس دے کر گئے تھے۔۔۔ جب تک حسن بیٹھا تھا وہ خود پر ضبط کرتا رہا۔۔۔ وہ کتنی دفعہ حیرت سے بابا کو تک رہا تھا پر حیدر صاحب بھی اسے اگنور کر کے بیٹھے رہے۔۔۔ ان کو اندازہ تھا عیان کے دل کی کیفیت کا۔۔۔

کچھ دیر میں تو حسن اٹھ کے چلا گیا عیان ان کو دروازے تک  
چھوڑنے گیا تھا۔۔۔ جب واپس آیا تو وہ فون پر بات کر رہے تھے  
۔۔ جس طرح وہ بات کر رہے تھے عیان کو اندازہ ہو گیا وہ گاؤں بتا  
رہے تھے اپنے جانے کا۔۔

ان کے فارغ ہوتے ہی عیان نے کہا۔۔۔

بابا جان یہ ٹھیک نہیں کر رہے آپ۔۔ اس طرح سے بغیر بتائے۔۔

تمہیں کیا لگا تم ایک ہی ہو جو میرا کام کر سکتے ہو اور میری اپنی کوئی  
سورسز بھی نہیں۔۔۔

وحید انکل کو پتا تھا۔۔۔ عیان نے حیرت سے پوچھا۔۔۔

نہیں، وہ تم کو بتا دیتا اس لیے اس پر اعتماد بے کار تھا۔ بابا جان  
نے فخریہ انداز میں کہا۔۔۔

عیان شاک ہی ہوا تھا۔۔۔ اب کچھ کہنا بے کار تھا وہ پکا کام  
کر چکے تھے۔۔۔

انشاء کو بتایا اپ نے۔۔۔ عیان نے سنبھل کر پوچھا۔۔۔  
اپنی بیٹی کو اعتماد میں لے چکا ہوں میں۔۔۔ بابا جان نے سکوں  
سے کہا۔۔۔

ہاں بیٹی تو آپ کی سگی اولاد ہے میں تو سوتیلایٹا ہونا اسی لئے مجھ  
سے چھپایا۔۔۔

عیان نے چڑ کر کہا۔۔۔ جس پر بابا جان نے بے ساختہ قہقہہ  
لگایا۔۔۔ بابا جان کے چہرے کی خوشی نے عیان کو چپ کروا دیا  
۔۔۔ جو شخص ایمان کی زندگی میں خود کوینگ سمجھتے تھے آج واقعی وہ  
بوڑھے لگنے لگے تھے اسی لیے شاید اپنے فرض پورا کرنا چاہتے تھے  
۔۔۔ حج بھی ایک فرض ہی تھا۔۔۔

@@@@@

اگلے دن ہی گاؤں سے صلاح الدین شاہ آگئے تھے۔۔۔ انہوں نے  
خوشی کا اظہار کیا۔۔۔ انشاء اور زینب بی کھانے کے انتظام میں  
مصروف تھیں۔۔۔

حیدر شاہ اپنے کزن کے ساتھ خوش گپیوں میں مصروف تھے۔۔۔  
کھانے کے بعد وہ پرسکون ہو کر بیٹھے تھے تو صلاح الدین شاہ نے کہا  
"تو کب کی فلاٹ ہے تمہاری۔۔"

دس دن بعد کی ہے۔۔۔"

ماشا اللہ اللہ یہ دن سب کو نصیب کرے۔۔۔ حج بھی ایک طرح کا  
فرض ہی تو ہے ہر مسلمان صاحب حیثیت پر۔۔۔

اور میرا خیال ہے حیدر یار تمہیں ایک اور فرض پورا کر کے پھر  
جانا چاہیے۔۔۔ حج پر جانے پر اصل سکون تب ملتا ہے۔۔۔ جب  
دنیاوی سارے فرض سے انسان سبکدوش ہو کر جائے، اصل مزا  
تو تب ہے۔۔۔

میں سمجھا نہیں تمہاری بات کا مطلب۔۔۔ حیدر شاہ نے حیرت  
سے کہا۔۔۔

بیٹی کو اس طرح چھوڑ کر جا رہے ہو وہ بھی عیان کے آسرے پر  
کیا یہ مناسب ہے۔۔۔ کیا یہ مناسب نہیں ہے کہ تم اپنی بیٹی کو اس



کے گھر کا کر کے جاؤ۔۔ میں تو حیران ہوں اس بات کی طرف  
تمہاری توجہ ہی نہیں گئی۔۔  
پر اتنا جلدی، ابھی انشاء کو مکمل سنہلنے دینا چاہیے، ابھی تو ایمان"  
کے غم سے نکلی نہیں میں اسے ایک اور اذیت نہیں دینا چاہتا  
۔۔۔ حیدر شاہ نے دکھ سے کہا۔۔۔

میرے یار سمجھنے کی کرو، بیٹی کو اس طرح چھوڑ کر جا رہے ہو"  
سوچو تمہارا حج کا قبول بھی ہو گا یا نہیں، ایک طرف خود ہی کہے  
رہے ہو زندگی کا بھروسہ نہیں ہے اور دوسری طرف خود اپنی  
ذمیداری سے منہ موڑ کے جا رہے ہو۔۔ کمال کی بات ہے۔۔۔  
اس طرح اکیلے چھوڑ کے جانا مناسب نہیں عیان اس کا نامحرم  
ہے۔۔۔

صلاح الدین شاہ نے ان کے دل و دماغ کو جھجھوڑ دیا تھا۔۔۔ چند  
لمحے کے لیے تو وہ ساکت ہو گئے تھے کہ وہ اس بات پر کیا رائے  
دیں۔۔۔ ان کی خاموشی کو نوٹ کرتے ہوئے دوبارہ صلاح الدین  
شاہ نے کہا۔۔۔

مجھے تمہارا احساس ہے حیدر یار، تمہاری بیٹی میری بیٹی کی طرح "   
ہی ہے اسی لئے بھی اپنے ولید شاہ کا رشتہ مانگ رہا ہوں تم سے   
انشاء کے لیے، جیسے تمہارے گھر میں راج کر رہی تھی ویسے ہی   
راج کرے گی میری حویلی میں۔۔۔

ولید شاہ۔۔۔ زیر لب حیدر شاہ نے کہا۔۔۔

وہ جانتے تھے ولید شاہ دو بچوں کا باپ ہے جس کی بیوی پچھلے سال   
انتقال کر گئی تھی ڈلیوی کے دوران۔۔۔   
کیا کہتے ہو یار۔۔۔ انہوں نے کہا۔۔۔   
حیدر شاہ گم صم انداز میں ان کا چہرہ تگنے لگے۔۔۔   
اتنا کیا سوچ رہے ہو، میرے یار، ولید شاہ سے بہتر تمہیں کوئی   
رشتہ نہیں ملے گا۔۔۔ صلاح الدین نے اس کے کندھے پر ہاتھ   
رکھ کر کہا۔۔۔

میں ابھی کچھ نہیں کہے سکتا یار، بیٹی کا باپ ہوں، کچھ وقت " سوچنے کا لونگا۔۔ انشاء ابھی ایمان کے جانے کے غم سے سنبھلی نہیں، اتنی بڑی آزمائش اس پر کیسے ڈالوں۔۔۔۔۔ حیدر شاہ نے دکھ سے کہا۔۔۔۔۔

اس طرح نہ سوچو یہ اس کے لیے بہتر فیصلہ ہوگا۔۔۔ چلو ٹھیک " ہے، میں آج یہیں ہوں کل گاؤں سے سب اجائیں گے، تم ولید شاہ سے دوبارہ مل کے تسلی کرو اپنی۔۔۔۔۔ شاید صلاح الدین سب سوچ کر بیٹھے تھے، اور انہیں یقین تھا ان کے بیٹے کو کوئی ریجیکٹ نہیں کر سکتا۔۔۔۔۔ اور وہ اپنی باتیں کرنے لگے۔۔۔۔۔ ابھی کچھ دیر ہی ہوئی ملازم آیا اور کہا۔۔۔۔۔

صاحب، وحید صاحب آئے ہیں۔۔۔۔۔

یہیں لے کر آؤ ان کو۔۔۔۔۔ حیدر شاہ نے کہا۔۔۔۔۔

جی ٹھیک ہے صاحب۔۔۔۔۔ ملازم اتنا کہے کر باہر چلا گیا۔۔۔۔۔

@@@@@

کچھ لمحوں میں وحید صاحب آئے اور گلے لگ گئے حیدر شاہ کے اور  
سلام کیا اور پھر کہا۔۔۔

مبارک ہو یار، اللہ کے گھر کا بلاوا خوش نصیبوں کو اتا ہے وہاں "  
جا کر ہمارے لیے بھی دعا کرنا اگلے سال ہمیں بھی وہاں جانے کی  
سعادت نصیب ہو۔۔۔۔

سلام کا جواب دینے کے بعد انہوں نے کہا۔  
انشاء اللہ بالکل دعاؤں میں یاد ہو اور وہاں جا کر تمہارے لیے ڈھیر "  
ساری دعائیں کروں گا۔۔۔

پھر وہ صلاح الدین سے ملے، وہ اکثر موقعوں پر ان سے مل چکے  
تھے۔۔۔ تھوڑی دیر باتوں کے بعد انشاء سر پر دوپٹا لیے آئی سلام  
کر کے اور وحید صاحب سے ملی انہوں نے اس کے سر پر ہاتھ رکھ  
کر دعا دی اور حال احوال پوچھا۔۔۔

کیسی ہے میری بیٹی۔۔۔ ان کے لہجے میں اپنی اس پیاری بیٹی  
کے لیے محبت ہی محبت تھی۔۔۔

ٹھیک ہوں انکل۔۔ انشاء نے جھکی نظروں سے کہا۔۔ وحید  
صاحب کے دل میں درد سا اٹھا اس معصوم لڑکی کو دیکھ کر۔۔۔  
جو کم عمری میں اتنی بڑی تکلیف سے گزر رہی ہے۔۔۔ ملازم نے  
چائے اور لوزمات رکھے ان کے سامنے۔۔۔

میں آرام کروں گا کچھ دیر۔۔۔ صلاح الدین نے کہا۔۔۔  
ارے چائے پی کر پھر جاؤ۔۔۔ حیدر صاحب نے کہا۔۔۔

نہیں یار بہت تھکا ہوں شام میں چائے پیوں گا۔۔۔ ابھی بہت  
مہمان نوازی تم سے لوں گا فکر نہ کریا۔۔۔ صلاح الدین نے ہنستے  
پوئے کہا انشاء کو دیکھ کر۔۔۔ وہ مطمئن تھے اور ان کو یقین تھا  
ولید شاہ کے لیے انکار کر ہی نہیں سکتا حیدر شاہ۔۔۔

صلاح الدین کے مسکرا نے پر حیدر شاہ پہلو بدل کر رہ گئے وہ سہی  
سے مسکرا بھی نہ سکے۔۔۔ ان کی اس کیفیت کو وحید صاحب نے  
خوب سمجھا۔۔۔

انشاء بیٹی چاچا کو ان کا کمرہ دکھاؤ۔۔۔ جو ان کے لیے سیٹ کرنے  
کو کہا تھا میں نے۔۔۔ حیدر شاہ نے کہا انشاء سے۔۔۔

جی بابا جان۔۔۔ انشاء نے ان کے حکم پر کہا۔۔۔  
ان کے جانے کے بعد، وحید صاحب نے ان کے چہرے کو غور  
سے دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

کیا بات ہے، جتنا خوش میں تمہیں دیکھنا چاہ رہا تھا اتنا لگ نہیں  
رہے، حج کرنے جا رہے ہو اور چہرے پر اتنی مایوسی کیا بات ہے

۔۔۔

واقعی سچا دوست کسی نعمت سے کم نہیں کیسے لمحوں میں دوست  
کے دل کا حال محسوس کر گئے تھے وہ۔۔۔

اتنا بے چین کیوں ہو شاہ, بولو بھی۔۔۔ وحید نے دوبارہ"  
پوچھا۔۔

سمجھ نہیں اراہا کیسے کہوں۔۔۔ انہوں نے پرسوج انداز میں کہا"  
پھر لمحے بھر کو ٹھہر کر دوبارہ بولے۔۔

صلاح الدین نے اپنے بیٹے ولید شاہ کا رشتہ مانگا ہے انشاء کے"  
لیے۔۔۔

تو تم کیا کہتے ہو۔۔۔ وحید صاحب نے پوچھا۔۔۔ وہ پوری بات"  
سنے بغیر تبصرہ کرنے کے قائل نہ تھے۔۔

میرادل نہیں مانتا, چالیس سالہ ولید شاہ ہی میری معصوم بیٹی کے"  
لیے رہ گیا ہے وہ گاؤں کے رہنے والے جاگیردارانہ روایتی سوچ  
رکھتے ہیں۔۔۔۔۔ پر۔۔۔

پر کیا۔۔۔۔۔ وحید صاحب نے پوچھا۔۔۔۔۔"



پر حج پر جانے سے پہلے اپنے فرض سے سبکدوش ہو کر جانا چاہتا۔"  
ہوں، میں اپنی بیٹی کو تا عمر ایمان کے نام پر نہیں بٹھانا چاہتا اور اتنی  
جلدی کرنا انشاء کے ساتھ زیادتی بھی ہوگی وحید۔۔۔۔  
ایک لمحے کے لیے سانس لینے کو رکے اور دوبارہ کہا۔۔۔  
میں بہت مشکل میں ہوں دوست، اس طرح انشاء کو اکیلا چھوڑ۔"  
کر میں اپنے فرض سے منہ موڑ کر، حج پر چلا جاؤں تو کیا میرا حج قبول  
ہوگا۔۔۔۔

اس فکر اور پریشانی نے ان کے دل کا سکوں ہی لوٹ لیا تھا۔۔۔  
کتنا خوش تھے وہ حج پر جانے کے لئے، اب اس فکر نے، ان کی  
خوشی کو لیا میٹ کر دیا۔۔۔ جس سکوں کے لیے وہ حج پر جا رہے  
تھے شاید اب وہ سکوں وہاں بھی نہ ملے۔۔۔۔

حج قبول اور ناقبول اللہ کے ہاتھ میں ہے تم ایسا نہ سوچو شاہ۔۔۔۔"

پرو حید، اب وہ دل کا سکوں بھی نہیں ملے گا جس کے لیے میں حج" پر جانے کا پروگرام بنایا تھا۔۔۔ وحید کی بات سن کر دکھ سے حیدر شاہ نے کہا۔۔۔

اس طرح کیوں سوچتے ہو، اب بھی چاہو تو انشاء کے فرض سے سبکدوش ہو کر جاسکتے۔۔۔

میں ولید شاہ سے نہیں کروانا چاہتا وحید۔۔۔ میں اپنی بیٹی کو خود" سے دور نہیں کرنا چاہتا، ایک بیٹا کھو چکا ہوں اب بیٹی کو بھی اتنا جلدی جدا کر دوں خود سے یہ ممکن نہیں میرے لیے۔۔۔ انہوں نے فکر مندی سے کہا۔۔۔

میں ولید شاہ کی بات نہیں کر رہا، میں ہمارے بیٹے عیان کی بات" کر رہا ہوں۔۔۔ اس سے بہتر کوئی نہیں انشاء بیٹی کے لیے، گھر کی بیٹی گھر میں ہی رہ جائے گی۔۔۔ اس طرح سے تم بیٹے اور بیٹی دونوں کے فرض سے سبکدوش ہو جاؤ گے شاہ۔۔۔ پھر تو سکوں ہی سکوں ہوگا تمہارے اندر۔۔۔

وہ شاک ہوئے وحید صاحب کی بات سن کر۔۔۔

کیا۔۔۔ عیان، وہ نہیں مانے گا۔۔۔ اج تک نہیں مانا شادی کے

لیئے، اور اب تو وہ بالکل نہیں مانے گا انشاء کے لیئے وہ اس طرح

سوچ بھی نہیں سکتا، میں جانتا ہوں اپنے بیٹے کو۔۔۔

حیدر شاہ نے کہا اور نفی میں سر ہلایا۔۔۔

کیسے باپ ہو۔۔۔ بیٹے کو منا نہیں سکتے، ہر وقت اس کی بات کو

اہمیت دیتے ہو۔۔۔

میں زبردستی کا قائل نہیں، اور اگر میں زبردستی پر آیا تو میرا بیٹا مجھے

انکار نہیں کر سکتا۔۔۔ حیدر شاہ نے کہا۔۔۔

تو بس بات ہی ختم۔۔۔ زبردستی کر کے منوالو عیان کو، کیونکہ

انشاء کو کوئی نہیں سنبھال سکتا سوائے اس کے، تمہارے خود کے

یہ لفظ تھے کچھ دن پہلے، اس گھر کے علاوہ وہ کہیں نہیں رہ سکے گی

۔۔۔

کچھ لمحے کی خاموشی کے بعد وحید صاحب دوبارہ بولے۔۔۔ وحید صاحب بولنے کے ساتھ ان کے چہرے کے تاثرات بھی بغور دیکھ رہے تھے۔۔۔

انشاء کے لیے تمہیں یہ کرنا ہے شاہ کیونکہ عیان کے سوا کوئی نہیں " سمجھ سکتا انشاء کی حالت , اور اس کے احساسات ایمان کے لیے , ہم سب گواہ ہیں ان کی محبت کے , کوئی اور مرد انشاء بیٹی کی سوچوں میں بھی کسی کا دخل برداش نہیں کرے گا جبکہ عیان ایمان کا بھائی ہے وہ کبھی عام مردوں کی طرح انشاء کے لیے نہیں سوچے گا, یہی بہتر فیصلہ ہوگا تم سب کے لیے۔۔۔

وحید صاحب کی تفصیل سے کی بات نے حیدر شاہ کے دل پر گہرا اثر چھوڑا تھا۔۔۔

تم ٹھیک کہے رہے ہو۔۔۔ حیدر شاہ نے کہا۔۔۔ " کافی دیر اسی ٹاپک پر بات کرتے رہے دونوں دوست۔۔۔

@@@@@@

رات کے کھانے کے وقت وہ جانے انجانے میں ان دونوں کو ایک ساتھ دیکھنے کی خواہش سے دیکھنے لگے اور ان کے اندر شدت پکڑی اس خواہش نے۔۔۔ وہ اس نظر سے دونوں کو دیکھنے لگے۔۔۔ ان جو وحید صاحب کا آئیڈیا بالکل ٹھیک لگا۔۔

رات کے کھانے کے بعد انشاء نے سب کو قہوہ دیا اور خود اپنے کمرے کی طرف چلی گئی۔۔

بابا جان مجھے آفس کا کام ہے میں چلتا ہوں آپ چاچو سے باتیں کریں۔۔۔ عیان نے قہوہ ختم ہونے کے بعد کہا۔۔

ٹھیک ہے بابا اور چاچو، میں چلتا ہوں۔۔۔ اس نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا ایک وقت دونوں سے کہا۔۔۔

ٹھیک ہے بیٹا تم جاؤ۔۔۔ اور عیان چلا گیا۔۔۔

کچھ لمحے خاموشی کے نظر ہوئے جسے حیدر شاہ کی آواز نے توڑا۔۔

صلاح الدین تمہارے احساس دلانے پر مجھے اپنی ذمہ داری کا " احساس ہوا۔۔۔ اس لئے بہت سوچنے کے بعد میں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ میں حج پر جانے سے پہلے۔۔۔

صلاح الدین بہت غور سے حیدر شاہ کی بات سن رہے تھے اور اندر سے خوش بھی تھے کہ انہوں نے اس طرف ان کا دھیان دلوایا۔۔۔

میں حج پر جانے سے پہلے عیان اور انشاء کا نکاح کروا کر اپنی ذمہ " داری اور فرض پورا کروں گا تاکہ سکون سے اللہ کے گھر جا کر حج ادا کر سکوں۔۔۔

اب کے شک صلاح الدین کو لگا۔۔۔ ایک لمحہ کو لگا کہ ان کو سمجھنے میں غلطی ہوئی ہو پر غور کرنے پر احساس ہوا کہ انہوں نے جو سنا وہی حیدر شاہ کہے رہے ہیں۔

یہ تم کیا کہہ رہے ہو تم اپنی بیوہ بہو کی شادی اپنے کنوارے بیٹے " سے کرواؤ گے۔۔۔ حد ہے، کیا عیان کے لیے یہی ایک لڑکی رہ



گئی ہے، کمال کرتے ہو تم حیدر یار، ایسی بھی کیا محبت اس یتیم  
لڑکی سے کہ اپنے کنوارے بیٹے کا خیال نہیں تمہیں۔۔۔

صلاح الدین کو حقیقت شاک لگا تھا اسی لئے ان کو احساس ہی  
نہیں تھا کہ وہ کیا بولے جا رہے ہیں۔۔۔ جو ان کے منہ میں آ رہا تھا وہ  
کہہ رہے تھے اور حیدر شاہ حیران تھے کہ اس طرح کی سوچ وہ انشاء  
کے لیے رکھتے ہیں۔۔۔ اب کے صدمہ حیدر شاہ کو لگا تھا ان کا  
بھائی، دوست اس طرح بات کرے گا ان کی بیٹی کے بارے میں  
وہ سوچ بھی نہیں سکتے تھے۔۔۔

اب ان کو ساری باتیں سمجھ آ گئی تھی کہ وحید کیا سمجھنا چاہ رہا تھا  
ان کو۔۔۔ بالکل ٹھیک کہا تھا وحید نے جو اہمیت اس گھر میں مل  
سکتی ہے انشاء کو وہ کہیں بھی کبھی بھی نہیں مل سکتی۔۔۔ اور  
وہ اپنی بیٹی کی بے قدری نہیں ہونے دے سکتے تھے اور اب تو بالکل  
بھی نہیں۔۔۔

انشاء میری بیوہ ہو بعد میں پہلے میری بیٹی ہے صلاح الدین، آئندہ"  
کبھی اس طرح کی کوئی بات انشاء کے لیے مت کرنا ورنہ میں بھول



جاؤں گا تم سے میرا کیا تعلق ہے۔۔۔ انہوں نے غصہ ضبط کرتے ہوئے کہا۔۔

شاید ہر باپ اپنی بیٹی کے لیے ایسا ہی جذباتی ہوتا ہے جس طرح اس وقت حیدر شاہ ہو رہے تھے ان کے چند نفرت آمیز لفظ انشاء کے لیے ان سے برداش نہیں ہو رہے تھے۔۔۔

شام میں جو فیصلا کر کے وہ کشمش کا شکار تھے اب وہ بالکل ختم ہو گئی تھی وہ کشمش کیونکہ اب ان کا فیصلا اٹل تھا انشاء ہر صورت میں عیان کی بیوی ہی بنے گی۔۔

تم اتنی بڑی بات کر رہے ہو حیدر، سوچو عیان مانے گا بھی کہ "نہیں۔۔۔ اتنا خوب رو ہے تمہارا بیٹا بالکل نہیں مانے گا اس بے جوڑ تعلق کے لیے۔۔۔"

انہوں نے فخریہ لہجے میں کہا۔۔۔

پرسوں ہی جے کے روزیہ نکاح ہوگا دیکھ لینا تم۔۔۔ حیدر شاہ "نے کہا۔۔۔"

ہممم دیکھ لیں گے۔۔ دیکھتے ہیں آج کی اولاد کتنی فرمانبردار ہے۔  
اپنے باپ کی۔۔ صلاح الدین غصے سے کہے کر اٹھ کھڑے ہوئے  
... اور کمرے کی طرف بڑھے جو ان کے لیے سیٹ تھا

@@@@@@@

حیدر شاہ کہنے پر اے تو چیلنج کر لیا پر اب دونوں کو منانا تھا ان کو  
۔۔۔ اور وہ بھی جلد ہی۔۔۔

کچھ سوچ کر وہ اٹھے اور عیان کے روم میں آئے۔۔۔  
دروازہ کھول کر اندر آگئے اور عیان نے فائل سے سر اٹھا کر دیکھا  
تو حیران ہوا بابا جان کو اپنے کمرے میں دیکھ کر۔۔۔  
ارے بابا مجھے بلا لیتے میں آجاتا۔۔۔

بس بیٹا دل چاہا تو آگیا سوچا شاید تم سو گئے ہو گے۔۔۔ انہوں  
نے جو منہ میں کہے دیا۔۔ جبکہ اندر سے پریشان جو تھے۔۔۔  
آپ کو پتہ ہے بابا میں دیر سے سوتا ہوں۔۔۔ عیان نے مسکرا کر  
کہا۔۔

ہممم مجھے پتا ہے۔۔۔ انہوں نے کہا۔ وہ ان کے چہرے کے  
تاثرات دیکھ رہا تھا۔۔۔ جو کچھ عجیب سے ہو رہے تھے۔ کہیں نہ  
کہیں والی کیفیت عجیب ہی ہوتی ہے ہمیشہ سے۔۔۔ اس وقت یہی  
حال حیدر شاہ کا بھی تھا۔۔۔ کیونکہ اگر عیان نے سختی سے انکار کیا  
اب کے تو وہ برداش نہیں کر پائیں گے۔۔۔

بیٹا تم سے کچھ مانگنا چاہتا ہوں، کیا مانگ سکتا ہوں۔۔۔ حیدر شاہ  
نے سوالیہ انداز میں پوچھا۔۔۔ عیان شرمندہ ہوا ان کے انداز پر  
۔۔۔ وہ باپ ہو کر اس سے اجازت طلب کر رہے تھے یہ افسوس  
کا مقام تھا ایک بیٹے کے لیے۔۔۔ عیان کی کیفیت کچھ ایسی ہی  
ہو رہی تھی۔۔۔ اس لیے اس نے جلدی سے بابا جان سے  
کہا۔۔۔

ہاں بابا جان، آپ پوچھ کیوں رہے ہیں آپ حکم کریں بابا۔۔۔  
بس عیان میرے حج پر جانے سے پہلے شادی کر لو، مان جاؤ، میں  
فیصلہ کر چکا ہوں۔۔۔

وہ بات کو زیادہ طول نہیں دے رہے تھے سیدھا مدے کی بات پر  
اگے۔۔۔ اب شک ہونے کی باری عیان کی تھی۔۔۔

وہ حیران ہی ہوا ابھی ایک جھٹکا وہ پہلے دے چکے تھے بنا اسے  
بتائے حج پر جانے کا۔۔۔ اس سے ہی مشکل سے سنبھلا تھا عیان کہ  
اب دوسرا جھٹکا دے دیا تھا انہوں نے۔۔۔

بابا جان اتنا جلدی، ابھی ایمان کو گزرے وقت ہی کتنا ہوا ہے"  
مجھ سے نہیں ہوگا۔۔۔ عیان نے خود کو پر سکون کر کے کہا۔۔۔  
عیان میں نے تم سے پوچھا نہیں میں حکم دے رہا ہوں۔۔۔ میں"  
نے پرسوں تمہارے نکاح کا فیصلہ کر لیا ہے۔۔۔  
حیدر شاہ سخت دوٹوک لہجے میں کہا۔

بابا جان آپ ایسا کیسے کر سکتے ہیں، بغیر مجھ سے پوچھے اور لڑکی"  
بھی آپ کو مل گئی اتنا جلدی۔۔۔

تم سے پوچھتا ہی رہا تھا ابھی تک، تو اتنی دیر ہو گئی۔۔۔ اب اور"  
دیر نہیں کروں گا۔۔۔ تمہیں کوئی اعتراض تو نہیں۔۔۔

حکم سنا کر پھر اعتراض کا کیسے اور کس طرح سے پوچھ سکتے ہیں۔  
آپ۔۔۔ جب آپ نے فیصلہ کر ہی لیا ہے تو میں کیا کہہ سکتا ہوں  
۔۔

اس کے اندر غضب کا اعتراض تھا پر بروقت اسے یاد آیا کہ بابا جان  
کے ڈاکٹر نے کہا تھا ان کو اسٹریس سے دور رکھا جائے اور اب تو  
وہ حج پر جا رہے ہیں تو وہ کیسے ان کو کوئی دکھ تکلیف دے سکتا ہے  
۔۔ اس لیے خاموش ہو گیا۔۔

ویسے تو عیان نے سوچا تھا وہ بابا کے ساتھ حج پر چلا جائے پھر  
انشاء کو یہاں اکیلا چھوڑنا مناسب نہ تھا اس لیے اس نے ارادہ  
کینسل کر دیا تھا۔۔ اور ویسے بھی سعودی میں ان کے جاننے  
والے بہت تھے اسی لیے وہ بے فکر تھا۔۔۔

تم نے ہو چھا نہیں لڑکی کا۔۔۔ انہوں نے پوچھا۔۔ کیونکہ وہ جلد  
اسے بتانا چاہتے تھے۔۔۔

پوچھ کر کیا کروں مجھے اندازہ ہے آپ نے وحید انکل کی بیٹی "  
کے لیے من بنالیا ہوگا۔۔ آپ کو ویسے بھی چینا بہت پسند جو ہے  
۔۔۔ عیان نے چڑ کر کہا اور دوبارہ فائل دیکھنے لگا۔۔۔  
عیان تم غلط سمجھ رہے ہو۔۔۔ انہوں نے دھیمے لہجے میں کہا "  
۔۔۔

کیا مطلب۔۔۔"

میں نے تمہارا نکاح انشاء کے ساتھ کرنے کا فیصلہ کر چکا ہوں مجھے "  
تمہاری رضامندی۔۔۔۔۔ وہ اپنی بات مکمل بھی نہ کر پائے تھے  
ایک دم عیان نے ان کی بات کاٹ کر جلدی سے کہا۔۔۔  
نہیں بابا جان ایسا کچھ مجھ سے کرنے کو نہ کہیں جو میں کرنے سکوں، "  
یہ ممکن نہیں بابا جان، نہیں ہوگا مجھ سے، اتنا نہ ازمائیں مجھے۔۔۔  
میں نہیں کر سکتا بابا جان میں نہیں کروں گا۔۔۔  
وہ بے چین ہو گیا تھا ان کا فیصلہ سن کر پرماننا اس کے بس سے باہر  
تھے۔۔۔



وہ ان کے ہاتھ تھام چکا تھا "پلیز بابا مجھے ایسے نہ آزمائیں۔۔۔۔۔  
عیان کے لہجے میں التجا تھی۔۔۔۔۔

بابا وہ میرے بھائی کی۔۔۔۔۔ حیدر شاہ نے اپنے ہاتھ چھڑائے ان "  
سے اور اس کی بات کاٹ کر سرد لہجے میں کہا۔۔۔۔۔

بس عیان ایک لفظ اور نہ کہنا، ایمان نہیں رہا وہ اس کی بیوی "  
نہیں بیوہ ہے جس سے تمہارا نکاح جائز ہے۔۔۔۔۔

پر بابا پھر بھی۔۔۔۔۔ عیان نے کچھ کہنا چاہا اس کے ہر انداز میں "  
انکار تھا اس رشتے کے لیے۔۔۔۔۔ پھر اس کی بات کاٹ کر حیدر شاہ  
نے کہا۔۔۔۔۔

بس عیان، اولاد بڑی ہو جائے تو پھر ماں باپ کے فیصلے کبھی "  
نہیں مانتی صحیح کہا تھا صلاح الدین نے۔۔۔۔۔ میرا بیٹا نہیں مانے گا  
میری بات۔۔۔۔۔ بہت فخر تھا اس کے چہرے پر اپنی بات کا، وہ  
صحیح تھا میں ہی غلط تھا۔۔۔۔۔ جو مجھے مان تم پر تھا وہ بھی غلط تھا  
۔۔۔۔۔ آج کے بعد کبھی نہیں کہوں گا تم سے شادی کا۔۔۔۔۔



ان کے لہجے کی مایوسی پر وہ تڑپ ہی اٹھا تھا۔۔۔

صلاح الدین نے فخر سے ولید شاہ کا رشتہ مانگا تھا، میں نے انکار " دیا کیونکہ اپنی بیٹی ایسے بے قدروں میں دے کر رولنا نہیں چاہتا تم پرمان تھا سو فخر سے تمہارا نام لے بیٹھا، غلطی ہو گئی مجھ سے

---

اس سے زیادہ عیان کی برداش سے باہر تھا ایک دم اچانک بولا۔۔۔  
بس کریں باباجان، ایسے نہ کہیں، مجھے کوئی اعتراض نہیں، میں تیار " ہوں، مجھے اپ کا ہر فیصلہ منظور ہے۔۔۔

واقعی تمہیں کوئی اعتراض نہیں۔۔۔ انہوں نے یقین بے یقین " سی کیفیت میں پوچھا۔۔۔

بلکل نہیں باباجان، اپ کی خوشی میری خوشی ہے، اپ خوش " ہو کر حج کرنے جائیں گے۔۔۔ عیان نے یہ لفظ کس کرب سے کہے تھے یہ صرف وہی جانتا تھا۔۔۔

عیان تم نے مجھے بہت بڑی خوشی دی ہے۔۔ انہوں نے خوشی " سے اسے گلے لگالیا۔۔۔ وہ مسکرائے اور وہ پھیکلی ہنسی ہونٹوں پر لایا۔

@@@@@

رات وہ انشاء سے بات نہ کر سکے کیونکہ بہت لیٹ ٹائم ہو گیا تھا۔۔۔ صبح ہوتے ہی سویرے عیان نکل گیا آفیس کے لیے۔۔۔ اگلے دن سب کا انا جانا لگا تھا۔۔۔ کیونکہ سب مبارکباد کے لیے ارہے تھے جیسا کہ آج کل کا رواج تھا۔۔۔ حج پر جانے سے پہلے سب ملنے والے اتے رہتے تھے۔۔۔

حویلی والے بھی پہنچ چکے تھے۔۔۔ بڑی بی بھی آئیں تھیں حویلی سے۔۔۔ کافی کچھ لائیں تھیں فروٹس کے ٹوکری وغیرہ۔۔۔

بس حیدر تم نے جلد بازی کر دی عیان کے رشتے میں ہم نے بہت " کچھ سوچ رکھا تھا پر کوئی بات نہیں۔۔۔ بڑی بی نے کہا۔۔۔ انشاء اور زینب بی حیران تھیں وہ کیا کہے رہی ہیں۔۔۔

بس بی جان اچانک خیال آیا تو سوچانیک کام میں دیر کیسی ---

حیدر شاہ نے کہا ---

صلاح الدین سخت تاثر لیے اپنی مان کو دیکھ رہے تھے ان کو برا لگ رہا تھا وہ عیان کے لیے کیوں اتنا خوش ہو رہی ہیں جبکہ ان کا خیال تھا انشاء ولید کے لیے مانگ لیں پھر اپنی چھوٹی بیٹی کے لیے عیاں کا کہیں گے یوں دوہرا تعلق بنائیں گے پر یہاں تو قصہ ہی الٹ گیا تھا ---

صلاح الدین جذباتی تھا پر بڑی بی اب خاندان کی واحد بزرگ تھیں اس لیے انہوں نے سمجھداری سے ساری بات کو سنبھال گئیں --- کیونکہ وہ اچھی طرح سمجھتی تھیں کہ حیدر شاہ اپنی سے ہٹے گا نہیں پہلے بھی ایمان کے وقت بھی اپنی مرضی سے فیصلہ کر کے صرف انفارم کرنے کی فار میلیٹی پوری کی تھی --- اب کے بھی اپنی مرضی کر چکا تھا تو کیا فائدہ اس بحث کا ---

جب بڑوں سے فیصلہ مانگا نہ جائے تو پھر بڑوں کا بھی فرض ہے کہ وہ چپ چاپ چھوٹوں کے مناسب فیصلے میں ان کا ساتھ دیں۔۔۔ یہی بی جان نے کیا تھا۔۔۔

بلکل نیک کام میں دیر نہیں کرنی چاہیے۔۔۔ ادھر آو انشاء۔۔۔" بی جان نے بات کی تصدیق کرنے کے ساتھ ساتھ انشاء کو اپنے پاس بلایا پیار سے۔۔

انشاء سادے سفید اور گلابی جوڑے میں ملبوس سر پر دوپٹا لیے گھر کے کام بٹا رہی تھی۔۔ وہ ہر بات سے بے خبر ان کے بلاوے پر آئی اور انہوں نے اپنے پاس بیٹھنے کو جگہ دی۔۔۔ ان کے انداز پر وہ حیران ہی ہو رہی تھی۔۔۔

یہ میری عیان کی دلہن کے لیے خاص بنوایا ہے میں نے حیدر"۔۔۔ انہوں نے سونے کی بھاری چین میں بھاری پینڈنٹ تھا خوبصورت سا۔۔ وہ ہاتھ میں لے کر لہرایہ انشاء کے سامنے وہ نارمل انداز میں وہ دیکھتی رہی۔۔۔ سب ان کی طرف متوجہ تھے

اور حیدر شاہ پریشان ہوئے کیونکہ اب تک انشاء بے خبر جو تھی  
---

اچانک سے انہوں نے وہ ہار اس کے گلے میں ڈالا اور کہا ---  
اللہ سلامت رکھے تم دونوں کی جوڑی کو --- کل نکاح کا جوڑا"  
بھی ہماری طرف ہوگا عیان کی دلہن کا ---

بڑی بی نے محبت سے اس کی پیشانی چومی وہ کاہکا ہو کر یہ سب دیکھ  
رہی تھی --- وہ ہار نہیں اسے کسی سانپ یا بچھو سا لگا جو اس  
کے گلے میں ڈالا گیا وہ ہکا ہکا ہو کر سب کو دیکھ رہی تھی ---  
سب کے نارمل تاثرات اس بات کی گواہی دے رہے تھے کہ سب  
اس بات کو جانتے ہیں صرف وہی بے خبر تھی ---  
سوچنے سمجھنے کی صلاحیتیں مفلوج ہوتی محسوس ہو رہی تھیں انشاء  
کو اپنی ---

اس کا شاک ہونا تین لوگوں نے شدت سے محسوس کیا بابا جان  
زینب بی بی اور دروازے سے اندر داخل ہوتے عیان نے ---

وہ سر دنگاہ ڈالتا اس منظر پر، سب کو اگنور کرتا ہوا جانے لگا اپنے  
کمرے کی طرف، یہ سب اس کی برداشت سے باہر تھا۔۔۔ پر بی  
جان کی نظر اس پر پڑی چکی تھی اور انہوں نے عیان کو آواز دی۔

وہ چاہ کر بھی ان کے بلاوے کو اگنور نہ کر سکا اسی لیے ان کے  
پاس آیا سلام کیا اور سر جھکایا۔ انہوں نے اس کے سلام کا جواب  
دے کر سر پیسار دیا۔۔۔

اسے اور انشاء کو ساتھ بٹھایا۔۔۔ دونوں خاموش ایک دوسرے کو  
اگنور کیے الگ سمت دیکھ رہے تھے۔۔۔  
کچھ دیر بعد آخر انشاء اٹھ کر چلی گئی۔۔۔

باقی سب نے اس کی شرم و حیا سمجھا جبکہ بابا جان اس کا درد اچھی  
طرح سمجھ رہے تھے۔۔۔

@@@@@@@@



روتے روتے اس کی انکھ لگ گئی اچانک دروازہ کھلا۔۔۔ ان  
قدموں کی آہٹ تو اچھی طرح پہچانتی تھی وہ۔۔۔ اس نے انکھیں بند  
کر کے سونے کا تاثر دینا چاہا۔۔۔

میں جانتا ہوں میری بیٹی جاگ رہی ہے۔ وہ اس کے پاس اکر  
بیٹھے۔۔۔

وہ ایک دم اٹھی اور ان کے ہاتھ تھام لیے اور کہا۔۔۔  
نہیں بابا جان یہ ممکن نہیں میرے لیے مجھے اس آزمائش میں نہ  
ڈالیں۔۔۔ میں نہیں کر سکتی شادی ان سے میں ان کو بھائی سمجھتی  
ہوں۔۔۔  
وہ سسکی۔۔۔

بیٹا اسلام میں منہ بولے رشتوں کی اہمیت نہیں۔۔۔ مان جاؤ میری  
بات، یہ دیکھو میرے بوڑھے ہاتھ انہیں جوڑ کر التجا کرتا ہوں مان  
جاؤ میری بات، میں سکون سے اپنے رب کے روبرو ہونا چاہتا  
ہوں اور یہ سکون مجھے تب ملے گا جب میں اپنے فرض سے



سبکدوش ہو جاؤں گا، میری ذمہ داری ہو تم مجھے پورا کرنے دو اپنا  
فرض ورنہ نہ یہاں سکون سے رہ پاؤں گا نہ وہاں، پلیز بیٹا مان جاؤ

---

وہ جو کبھی اتنے ہینڈ سم لگتے تھے لوگ ماننے سے انکاری ہو جاتے  
تھے وہ دو بیٹوں کے باپ ہیں، آج وہ شخص ایک بوڑھا اور ضعیف  
لگ رہا تھا۔۔۔ وقت نے بھی کیسا پلٹا کھایا تھا۔۔۔

خدا کا واسطہ ہے باباجان، میرے آگے ہاتھ جوڑ کر مجھے گناہ گار نہ  
کریں۔۔۔ بیٹیوں کے آگے باپ ہاتھ جوڑا نہیں کرتے۔۔۔  
انشاء نے تڑپ کر کہا۔۔۔

تو انشاء میری بات مان جاؤ، کل نکاح کے لیے راضی ہو جاؤ"

---

انشاء نے انکے جڑے ہاتھوں کو کھولا اور ان پر اپنا سر رکھا اور کہا

---

مجھے کوئی اعتراض نہیں باباجان، جیسا آپ چاہیں گے، ویسا ہی ہوگا۔۔۔

اس کی سسکیوں نے ان کو بہت تڑپایا۔۔۔

انشاء وعدہ کرو اب رووگی نہیں، تمہاری آنکھوں میں ایک بھی آنسو مجھ سے برداش نہیں ہوتا۔۔۔ انہوں نے التجا کی۔۔۔

بس باباجان آج کی رات مجھے رونے دیں، مجھے میرے ایمان کے لیے رونے دیں، بس آج کی ایک رات۔۔۔ اس سے آگے کے لفظ نہ کہہ سکی نہ وہ سننے کی ہمت ان میں تھی۔۔۔

وہ اپنے آنسو پونچھ کر جانے لگے اسی وقت انشاء کے لفظوں نے ان کے قدم روکے۔۔۔

پلیز باباجان ایک التجا ہے آپ سے۔۔۔

ہاں کہو۔۔۔

آج کی رات مجھے تنہائی میسر کر دیں، آج کی رات مجھے میرے ایمان کی سب یادوں کو اپنے اندر بسانا ہے اور ان کو اپنے دل کے

قبرستان میں دفن کرنا ہے تاکہ ان کی راکھ میری آنے والی زندگی میں  
نہ رہے۔۔۔

انشاء کے لفظوں نے نا صرف باباجان کو تکلیف دی پر باہر کھڑے  
عیان کے دل کو بھی تکلیف دی۔۔۔

تم دروازہ لوک کر کے آرام کرو، میں باہر حویلی والوں کو سنبھال  
لوں گا۔۔۔

باباجان اتنا کہے کر کمرے سے باہر چلے گئے اور عیاں جلدی سے  
وہاں سے ہٹ گیا۔۔۔

اج حیدر شاہ کے پاس کہنے کو کچھ نہ تھا نہ کوئی تسلی نہ کوئی تلقین انشاء  
کے لیے کیونکہ وہ اچھی طرح جانتے تھے کہ کوئی بھی لفظ انشاء کے  
درد کا مداوا نہیں کر سکتا۔۔۔

کبھی کبھی کچھ کہنا اور سننا رائیگان جاتا ہے اس لیے حیدر شاہ نے  
کچھ نہ کہا انشاء سے، کہتے بھی تو کیا کہتے اس کی محبت اس کا شوہر  
اس کے نام کا بھی احساس اس سے چھین جو رہے تھے

۔۔۔ ایمان کیا تھا اور وہ کیا تھی ایمان کے لیے کسی سے کچھ چھپا  
تو نہ تھا۔۔۔

اج انشاء کو سب اس کے دشمن لگ رہے تھے اور ظالم بھی لگ  
رہے تھے پر اسے احساس نہ تھا اس کے لیے وہ کیا کر رہے ہیں۔۔۔

@@@@@@

اگلی صبح گھر میں گہما گہمی کا عالم تھا۔۔۔ حویلی والے سب تھے  
اس کے علاوہ عمر اور وحید صاحب کی فیملی اور کچھ پڑوسی گھر کے  
افراد کیونکہ اج عیان اور انشاء کا نکاح تھا۔۔۔

بی جان کا دیا لباس ہی انشاء کو پہننا تھا اور اس کے علاوہ کچھ  
زیورات مسز وحید لائیں تھیں حیدر شاہ کے کہنے پر۔۔۔ مغرب کے  
بعد نکاح کی رسم تھی۔۔۔

ماما دیکھا پاپا کو میرا احساس نہیں جو عیان کے لیے اس گنوار کو  
بیوی بنانے کا مشورہ دیا۔۔۔ دیکھا انکل حیدر خود کتنے فخریہ لہجے  
میں اپ کو بتا رہے تھے۔ چینا نے دکھ سے کہا۔۔۔ جب سے اس

نے عیان کی شادی کا سنا تھا کل رات سے رو رہی تھی۔۔۔ اج بھی بڑی مشکل سے اسے سمجھا کر لائیں تھیں کیونکہ گہرے تعلقات تھے دونوں گھروں میں اس لیے کوئی بد مزگی نہ ہو اس لیے مسز وحید اسے سمجھا بجھا کر لائیں تھیں۔۔۔

مسز وحید کا دل چاہا کہ اپنا سر پیٹ لے اپنی بیٹی کی ایسی بیوقوفی پر

///

اپنی بکو اس بند کرو کل سے تمہارا ماتم سن کر مجھے یقین نہیں آ رہا کہ "میری بیٹی آکسفورڈیونی سے پڑھی ہوئی ہے۔۔۔ تمہارے بابا نے جو سہی سمجھا وہ کیا اور مجھے اپنے شوہر کا ہر بات میں ساتھ دینا ہے سمجھی۔۔۔ وہ غصے سے کہے کر چلیں گئیں۔۔۔ وہ اب بھی اکیلی سائیڈ میں کھڑی تھی۔۔۔

چینا نے منہ بسور اسی وقت اس کی بہن مینا نے اس کا کانڈھا  
تھپتھپایا اور کہا۔۔۔

ویسے بھی آپی۔۔۔ عیان بھائی نے اپ کو کوئی امید نہیں دی جو"  
اتنا رونا دھونا مچایا ہوا ہے اپ نے۔۔۔ اپ کی اطلاع کے لیے  
بتادوں عیان بھائی کی شادی کا سوگ ایک اپ نہیں، شہر کی کتیں  
اور خوبصورت لڑکیاں منارہیں ہیں اور اس یوسف ثانی کو پتا ہی  
نہیں لڑکیوں نے اپنا کیا حال بنایا ہوا اس خبر پر۔۔۔

چینا اور مینا ان کے نک نیز تھے اصل نام نتاشہ اور مناہل تھے

---

تم افسوس کر رہی ہوں یا میرے زخموں پر نمک چھڑک رہی ہو،"  
صرف اتنا بتادو۔۔۔ چینا نے ہو چھا۔۔۔

یہ باتیں چھوڑیں فی الحال انشاء بھا بھی کے پاس چلتے ہیں۔۔۔۔"

مینا نے بات کو بدل کر اپنی بڑی بہن کا خیال دوسری طرف کروایا

---

بھا بھی ہوگی تمہاری، میری نہیں۔۔۔۔ چینا نے چڑ کر کہا۔۔۔۔"

@@@@@

اندر تو قیامت برپا تھی پر بظاہر پر سکون کھڑی انشاء نے خود کو  
حالات پر چھوڑ دیا۔۔۔ اس وقت وہ کچھ کہنے کی پوزیشن میں نہ  
تھی۔۔۔

نازیہ نے بی جان کا دیا جوڑا سامنے رکھا جو کافی ہیوی تھا جو انشاء  
جیسی نازک لڑکی کے لیے پہننا مشکل تھا بہت بھاری ورک تھا  
چولی اور شرارے پر اور دوپٹا تو بہت ہی زیادہ بھاری تھا۔۔۔  
اتنا بھاری جوڑا نازیہ بھا بھی مجھ سے نہیں پہننا جائے گا۔۔۔"

انشاء نے فکر مندی سے کہا اور واقعی ایک شہری لڑکی کے لیے پہننا  
مشکل ہی تھا ایسا لباس۔۔۔

انشاء جی یہ آپ کی دوسری شادی ہے تو کیا پر عیان کی تو پہلی ہے"

آپ کو ایسی باتیں نہیں کرنی چاہیے۔۔۔ چینا نے جان بوجھ کر اس  
کا دل جلانے کے لیے ایسی بات کہی تھی۔۔۔ اپنی آگ کو  
بجھانے کے لیے کسی اور جلانا چینا کی فطرت تھی۔۔۔



چینا تم جاؤ یہاں سے۔۔۔ مسز وجید نے غصے سے گھورتے  
ہوئے اپنی بیٹی سے کہا۔۔۔ اب ان کو صحیح معنوں میں افسوس ہو  
رہا تھا کہ وہ چینا کو کیوں لے کر آئیں یہاں۔  
نازیہ الگ شرمندہ ہو رہی تھی اور انشاء کی انکھیں پانیوں سے بھر  
گئیں۔۔۔

انشاء بیٹا مجھے معاف کر دو میری بیٹی بیوقوف ہے اور تھوڑی منہ  
پھٹ۔۔۔

کوئی بات نہیں آئی۔۔۔ انشاء نے ضبط سے کہا۔۔۔  
یہ تو ہونا ہی تھا اب تو مجھے عادت ڈال لینا چاہیے ایسی باتوں کی،  
کیونکہ ابھی تو ایسے کئی مراحل آئیں گے زندگی میں جہاں مجھے ضبط  
سے کام لینا پڑے گا، بابا جان یہ کیسی آزمائش میں مجھے ڈال دیا ہے  
اپنے۔۔۔

اس نے کرب سے سوچا۔۔۔

انشاء چیلنج کر لو تو تمہیں ریڈی کر دوں۔۔۔ نازیہ بھا بھی نے کہا۔

---

وہ کپڑے بدل کر اگنی ریڈ میروں اور گولڈن کابینیشن میں وہ غضب لگ رہی تھی بغیر تیاری کے۔۔۔ نازیہ دیکھتی رہ گئی۔۔۔

دودھ جیسی رنگت اس پر سنہری بال اور ویسی آنکھیں اس پر گلابی ہونٹ جسے وہ بار بار دانتوں سے کاٹ رہی تھی ضبط سے۔۔۔ ایسا

حسن سوگواریت لیے قیامت خیز لگ رہا تھا۔۔۔ نازیہ اس کے حسن میں کھو گئی "میں کھو گئی ہوں، عیان بھائی کا کیا حال ہو گا یہ حسن دیکھ کر۔۔۔ نازیہ نے سوچا اور کہا تو بس اتنا۔۔۔

ماشاء اللہ۔۔۔ بغیر میک اپ کے ہی قیامت ڈھا رہی ہو تم "۔۔۔ وہ کہے بنا رہ نہ سکیں۔۔۔ جس پر انشاء نے نظر جھکالی۔

اور نازیہ اسے مینا کی مدد سے تیار کرنے لگی۔۔۔

@@@@@

پہلے انشاء سے پوچھا گیا کہ اسے یہ نکاح قبول ہے اس نے اپنا  
سانس ہی روک لیا چند لمحوں کے لیے۔۔۔  
دیکھ لو اب میرا نام مکمل لگ رہا ہے انشاء ایمان، سب سے "  
خوبصورت احساس ہے یہ میری زندگی کا، حسین لمحہ ہے میری  
زندگی کا ہے، اج میں خود کو مکمل محسوس کر رہی ہوں۔۔۔ نکاح  
والی رات اس نے یہ بات ایمان سے کہی تھی۔۔۔ اج وہی حق  
اس سے چھیننے والا تھا۔۔۔

کئی لمحے ساکت رہی وہ۔۔۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے اس کی آنکھیں  
پتھر اہی گئی ہوں۔ گھٹن سی ہونے لگی ہو جیسے۔۔۔ حیدر شاہ نے  
اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر کہا۔۔۔  
انشاء بیٹی بولو۔۔۔ "

وہ ہوش کی دنیا میں لوٹ آئی ان کے نرم گرم احساس پر اور وہ  
کانپتی اوازیں بولی۔۔۔ "قبول ہے۔۔۔ تم کو پکارنے سے انکار  
۔۔۔ پھر پوچھا۔ اس نے کہا۔ "قبول ہے۔۔۔ تم پر اپنا حق جتانے

سے انکار۔۔۔۔۔ پھر پوچھا۔۔۔ "قبول ہے۔۔۔۔۔"۔۔۔۔۔ آج کے بعد تمہارا  
نام خود کے ساتھ جوڑنے سے انکار۔ اس نے کہا۔۔۔۔۔  
ہر ایک قبول کے ساتھ ہر تعلق اس کا ٹوٹتا ہی گیا ایمان سے۔۔۔۔۔  
ایسا لگا صدیوں کی مسافت طے کی ہو اس نے چند لفظ ادا کرنے  
میں۔۔۔۔۔

سب ختم ہو گیا ایمان، تمہیں پکارنے کے، تمہارے نام کے۔  
ساتھ پہچانے جانے سے سارے حق مجھ سے چھین لیے گئے ہیں  
۔۔۔۔۔ ایسا لگتا ہے جیسے کسی نے سانس لینے کی وجہ ہی چھین لی ہو  
جیسے۔۔۔۔۔

نکاح کے وقت عیان کے پاس بیٹھا عمر بھی ایک لفظ کہنے کی خود  
میں ہمت نہیں محسوس کر رہا تھا۔۔۔۔۔ اسے اندازہ تھا کہ وہ کس  
تکلیف میں ہے۔۔۔۔۔ عجیب سرد مہری اس کے چہرے پر تھی۔۔۔۔۔  
قبول ہے تیں دفعہ کس دل سے اس نے کہا بس وہی جانتا تھا۔۔۔۔۔  
جبرے بھینچے وہ اب سب سے مبارکباد وصول کر رہا تھا۔۔۔۔۔

کوئی اور بھی تھی جو عیان کو ہی بس دیکھے جا رہی تھی اور اپنے  
جذبات کو دبانے کی کوشش کر رہی تھی وہ چینا تھی۔۔۔ جسے پہلی  
نظر میں اس شہزادے سے محبت ہو گئی تھی۔۔۔ اس وقت بھی  
عیان سفید کلر کے کڑتے میں نظر لگنے کی حد تک ہنڈ سم لگ رہا تھا  
چینا کو، اسے کتنا یقین تھا اس کے پاپا منالیں گے حیدر انکل کو، پر  
اب اس کا انتظار اور امید نہ رہی تھی اسے۔۔۔ پھر بھی کچھ وقت  
لگنا تھا اس دل کو سنبھالنے میں، آنکھیں پانیوں سے بھرنے لگیں  
تھیں اس کی۔۔۔

@@@@@

بڑی بی نے دونوں کو ساتھ بٹھا کر ڈھیر ساری دعائیں دیں۔۔۔ حیدر  
شاہ دونوں کے تاثرات بغور دیکھ رہے تھے۔۔۔ دل میں عجیب سا  
درد محسوس ہوا ان کو۔۔۔ جانے گھر کو کیسی نظر لگ گئی تھی  
خوشیاں سب سے روٹھ گئیں ہیں۔۔۔ کتنے سخت تاثرات تھے  
عیان کے۔۔۔ کب بی جان اور صلاح الدین دعائیں دے کر

اٹھے تھے ان دونوں کے پاس سے عیان نے محسوس نہیں کیا

---

ناچاہتے ہوئے بھی کافی رش ہو گیا تھا جبکہ عیان چاہتا تھا کم سے کم لوگ ہوں۔۔۔ پر عیان کوئی عام انسان نہیں شہر کا جانا مانا بزنس مین تھا تو کافی لوگ بغیر دعوت کے مبارکباد دینے آگے تھے۔۔۔ کچھ تو ان کے اپنے جاننے والے تھے کھانے کا اچھا خاصا انتظام کرنا پڑا جسے خوش اسلوبی سے اس کے دوستوں نے سنبھالا۔۔۔۔۔ دوستوں کو بلایا بھی عمر نے تھا ورنہ عیان سخت خلاف تھا کسی کو بلانے پر عمر نے اتنا کہے کر چپ کروادیا۔۔۔ "شادی کر رہے ہو کوئی چوری نہیں جو اتنا چھپانے کی فکر ہے۔۔۔ سب کی دعوت اڑائی ہے تو سامنے دینی بھی پڑتی ہے۔۔۔

حالات سامنے ہیں تمہارے اور بات ایسے کر رہے ہو جیسے میں بینڈ" باجے برات کے ساتھ شادی کر رہا ہوں۔۔۔

عیان نے چڑ کر کہا۔۔۔



شادی جیسے بھی ہو شادی شادی ہوتی ہے سمجھے عیان صاحب سو"  
زیادہ ایٹیوڈ دکانے کی ضرورت نہیں۔۔۔

عمر بھی تھک گیا تھا صبح سے اس کا روڈ رویہ دیکھ کر اسلئے غصہ کرنا  
ضروری لگا اسے۔۔۔

اب چپ کر کے بیٹھو دلے زیادہ بولتے اچھے نہیں لگتے۔۔۔ عمر کو"  
کچھ نہ سوچا یہ کہے کر جان چھڑائی اس سے۔۔۔  
جہان تک مجھے یاد ہے یہ کہاوت دلہن کے لیے کہی جاتی ہے۔۔۔"

عیان نے کچھ سوچ کر کہا تھا۔۔۔  
اچھا مجھے سہی سے یاد نہیں پڑتا۔۔۔ عمر نے انکھیں اوپر نیچے"  
گھما کر کہا۔۔۔ ان کی اس بحث کے بعد جا کر عیان کا موڈ کچھ بہتر  
ہوا ورنہ عمر کو لگا اس کو نارمل کرنا مشکل ہے پر زیادہ چھیر چھاڑ سے  
اوائیڈ کیا اس نے۔۔۔

تقریب سب مہمان کھانا کھا کر جا چکے تھے اب گنے چنے لوگ ہی  
رہے تھے۔۔۔



اب ہمیں چلنا چاہیے۔۔۔ بڑی بی نے کہا حیدر شاہ سے۔۔۔"

آپ لوگ ٹھہر جاتے ایک رات اور۔۔۔ حیدر شاہ نے کہا۔۔۔"

نہیں بیٹا، وہاں جانا ضروری ہے، بہت کام چھوڑ کر آئے ہیں بس"

اچانک جو یہ پروگرام بنا۔۔۔ بی جان نے کہا۔۔۔

چلیں جیسے آپ کو ٹھیک لگے۔۔۔ اگر ٹھہرتے تو مجھے اچھا لگتا۔۔۔"

ہممم سہی کہے رہے ہو، اپنا گھر ہے اتے جاتے رہیں گے۔۔۔ بی"

جان نے ان کے محبت بھرے انداز پر جواب میں کہا۔۔۔

بلکل آپ کا اپنا گھر ہے جب چاہتے ہیں۔۔۔"

اللہ دونوں گھروں کی محبت سلامت رکھے آمین۔۔۔ بی جان نے

دل سے دعا دی۔۔۔

آمین۔۔۔ حیدر شاہ نے کہا۔۔۔

یار کہا سنا معاف کرنا حج پر جا رہا ہوں کسی کا دل دکھا کر نہیں جانا"

چاہتا۔۔۔ حیدر شاہ نے گلے لگتے ہوئے اپنے دوست صلاح

الدین سے کہا۔۔۔

ان کے اس انداز پر روٹھے سے صلاح الدین صاحب ایک دم  
مسکرائے اور کس کے گلے لگایا دوست کو۔۔۔  
یار مجھے معاف کرنا میں بہت کچھ غلط کہے گیا پر تیرا فیصلہ درست  
ہے، اللہ دونوں بچوں کی جوڑی سلامت رکھے۔۔۔ آمین۔۔۔  
صلاح الدین کا موڈ بحال ہوتا دیکھ کر حیدر صاحب بہت خوش  
ہوئے اور خوشی سے کہا "آمین۔۔۔"  
یوں حویلی والے رخصت ہوئے۔۔۔

@@@@@

حویلی والوں کو روانہ کر کے اب صرف عمر اور مسٹر وحید کی فیملی رہ  
گئی تھی۔۔۔  
مسٹر وحید نے چینا کو پہلے ہی گھر بھیج دیا کیونکہ ان کو لگا اب دوبارہ وہ  
کوئی بدمزگی نہ کر لے انشاء سے۔۔۔  
کھانا سب کھا چکے تھے سوائے انشاء کے کیونکہ اس نے صرف چند  
لقمے ہی لیے تھے نازیہ بھابھی کے کہنے پر۔۔۔

مجھے لگتا ہے بھائی صاحب انشاء کو عیان کے کمرے میں بٹھا کر  
ہمیں چلنا چاہیے۔۔۔ مسز وحید نے کہا اس بات کی تاعید نازیہ  
بھابھی نے بھی کی۔۔۔

ہاں کیوں نہیں۔۔۔ حیدر شاہ نے کہا۔۔۔ اور ایک نظر عیان پر  
ڈالی جس نے ہونٹ بھینچ لیے تھے ضبط سے۔۔۔ عمر اس کے  
ضبط کی انتہا دیکھ رہا تھا ماتھے پر شکن اور انکھیں سرخ ہونے لگیں  
واقعہ یہ لمحہ کتنا اذیتناک تھا ایک بھائی کے لیے۔۔۔ عمر اس کی  
کیفیت اچھی طرح سمجھ رہا تھا اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر اسے  
ریلکس کیا۔۔۔ جبکہ غصے سے اس نے ہاتھ جھٹکا عمر کا۔۔۔ شاید  
اس کا دل ابھی رخصتی کے لیے تیار نہ تھا پر حیدر شاہ کی وجہ سے  
خاموش رہا۔۔۔

چلو لڑکیوں انشاء کو اس کے کمرے میں چھوڑنا ہے۔۔۔ انہوں نے  
نازیہ اور مینا سے کہا۔۔۔

انشاء کے سر پر ہاتھ رکھ کر حیدر شاہ اور وحید صاحب نے دعائیں

دیں۔۔۔

نازیہ اور مینا نے ایک ایک طرف سے اس کا بھاری لہنگا سنبھالا  
اور سیڑھیان چڑھنے لگیں۔۔۔ زینب بی اور مسز وحید ان کے  
ساتھ تھیں۔۔۔

اسے عیان کے کمرے میں روایتی انداز میں بٹھایا اور اسے ڈھیر  
ساری دعائیں دیں زینب بی اور مسز وحید نے۔۔۔  
مسز وحید نے اس کی پیشانی چوم کر اسے اللہ حافظ کہا۔۔۔  
مینا اور نازیہ اس سے ملیں اور کھانے کا پوچھایا کچھ اور چاہیے پوچھا  
۔۔۔ اس نے نفی میں سر ہلایا۔۔۔  
یوں سب اسے اکیلا چھوڑ کر روانہ ہوئے۔۔۔  
@@@@@@

آب صرف تین نفوس رہ گئے تھے لاؤنج میں حیدر شاہ عیان اور عمر  
۔۔۔۔

عمر نے بیوی بچوں کو ڈرائیور کے ساتھ گھر بھیج دیا اور خود دوست  
کے ساتھ تھا۔۔۔ پچھلے ایک گھنٹے سے خاموشی ہی خاموشی تھی

سے حیدر شاہ اور عمر کی مبہم گفتگو نے کہیں بار توڑا اس خاموشی کو  
پر عمر کے سرد انداز پر دونوں نے اسے ایک دفعہ بھی مخاطب نہ کیا

----

حیدر شاہ کی ہمت نہ تھی اب کچھ کہنے کی عیان کو کہ کہیں وہ پھٹ ہی  
نہ پڑے اور جس طرح اس نے اب تک خود کو ضبط کیا ہوا تھا

---

انکل آپ جا کر آرام کریں میں عیان کو کمرے میں چھوڑ کر چلتا "  
ہوں پھر۔۔۔ آخر کار عمر نے باپ بیٹے کے بیچ کی خاموش احتجاج  
کو توڑا اور ان سے گلے لگا۔۔

بہت شکریہ عمر بیٹے تم نے اپنوں سے بڑھ ساتھ دیا اس سب میں "  
، ہر موقع پر نا صرف تم نے اچھے دوست کا کردار نبھایا بلکہ مجھے بھی  
ایک بیٹے ہونے کا احساس دلایا۔۔۔

اس کی پیٹھ تھپتھپاتے ہوئے حیدر شاہ نے کہا۔۔۔

انکل پہلے بیٹا بول کر اپنا کہا اور پھر شکریہ ادا کر کے پرایا بھی کر دیا۔  
۔۔۔ کمال کرتے ہیں آپ بھی۔۔۔ عمر نے محبت سے بھرپور  
لہجے میں کہا۔۔۔

کیا کروں بوڑھا جو ہو گیا ہوں۔۔۔ ایسی باتوں کا خیال ہی نہیں کر۔  
پاتا۔۔۔

ارے انکل آپ بالکل ینگ ہیں ابھی بھی کہیں تو آپ کے لیے۔  
ابھی کوئی آنٹی ڈھونڈ لاتا ہوں۔۔۔

چلو جاؤ اپنے گھر۔۔۔ انہوں نے جھینپ کر کہا۔۔۔

پہلے آپ جائیں کمرے میں آرام کریں۔۔۔ پھر میں اس گھامڑ کو  
کمرے تک چھوڑ کر اندر بھیج کر پوری تسلی کروں گا یہ واپس نہ آئے  
باہر، پھر جاؤں گا اپنے گھر واپس۔۔۔

عمر نے ان کو تسلی دی جس پر عیان نے غصے سے گھور کر کہا۔۔۔  
عمر تم سدھر جاؤ۔۔۔ آخر کار عیان نے اپنی چپ توڑ ہی دی اور۔  
عمر نے کہا۔۔۔



بس انکل جائیں آرام کریں دوائی لینا مت بھولیں گے گا اور ریلکس"  
ہو جائیں۔۔۔ اور حیدر شاہ اپنے روم کی طرف بڑھ گئے۔۔۔  
اوکے بیٹا اللہ حافظ، گھر پہنچ کر مجھے بتانا۔۔۔ پلٹ کر انہوں نے"  
کہا۔۔۔

جی انکل اللہ حافظ۔۔۔ عمر نے کہا۔۔۔"

@@@@@

اب جاؤ تم اپنے گھر۔۔۔ عیان نے کہا چڑ کر۔۔۔"  
پہلے تمہیں کمرے میں تو چھوڑ کر آؤں پھر تسلی بھی تو۔۔۔۔۔"  
عیان نے اس کی بات کاٹ کر کہا۔۔۔  
بلکو اس بند کرو عمر اب تم جاؤ۔۔۔ تم جانتے ہو مجھے اپنے کمرے"  
کے سوا کہیں نیند نہیں آتی اس لیے بے فکر ہو کر گھر جاؤ۔۔۔  
ہاں پھر ٹھیک ہے۔۔۔ اوکے چلتا ہوں، انشاء بھابھی کا خیال"  
کرنا۔۔۔ عمر نے اس کے گلے لگ کر کہا عیاں اسے گھورنا نہ  
بھولا۔۔۔



اب بھا بھی کو بھا بھی ہی بولوں گا۔۔۔۔ عمر نے معصومیت کے  
سارے ریکارڈ توڑتے ہوئے کہا۔۔

میں نے تم سے کچھ کہا۔۔۔۔ کل انے کی ضرورت نہیں تھوڑا  
نازیہ بھا بھی کو ٹائم دینا آج پورا دن میرا سر بہت کھالیا تم نے۔  
عیان نے بھی بدلا لیتے ہوئے کہا۔۔۔۔

کہنے کو تو میرے پاس بھی بہت ساری باتیں ہیں مسٹر عیان پر  
چھوڑو پھر کبھی سہی۔۔۔۔ عمر کہے کر اس سے ملا اور چلا گیا۔۔۔۔  
ابھی چند منٹ ہی گزرے تھے جب وہ عمر کو باہر چھوڑ کر واپس آیا  
تھا لاؤنج کے صوفے پر بیٹھا تھا۔ لائٹ چلی گئی۔۔۔۔  
ویسے تو کبھی ایسا ہوا نہیں آٹومیٹک جنریٹر آن ہو جاتا تھا۔۔۔۔ پر آج  
لگتا ہے کچھ مسئلہ تھا جو گھر کی روشنی چلی گئی۔۔۔۔ پورا گھر  
اندھیرے میں ڈوب گیا۔۔۔۔

رحیم رحیم کیا ہوا۔۔۔۔ عیان نے تیز لہجے میں پوچھا۔

سر دیکھ رہے ہیں جنریٹر کیوں نہیں کھلا۔۔۔ رحیم کے بجائے"  
حنیف نے کہا جو مینک کا تھوڑا بہت کام جانتا تھا اور ڈرائیور تھا  
ان کا۔۔۔

ہممم جلدی دیکھو۔۔۔"

اسی لمحے اس کے سر میں جھماکے سے ایمان کی کہی بات آئی

۔۔۔

بھائی انشاء کو ڈر لگتا ہے اندھیرے سے، اپ سے بعد میں بات"  
کرتا ہوں۔ پہلے اسے دیکھ لوں۔۔۔ ایمان کی کہی بات اسے یاد  
آئی۔

انشاء اس کے کمرے میں اکیلی تھی اور اوپر سے اندھیرا وہ موبائل  
کی روشنی میں سیرٹھیوں کی طرف بھاگا۔۔۔ وہ دو سیرٹھیاں ایک  
ساتھ پھلانگتا ہوا اوپر پہنچا۔۔۔ جیسے ہی اس نے اپنے کمرے کا  
دروازہ کھولا۔۔۔

ایک وجود جھٹکے سے اس کے سینے لگا۔۔۔ عیان کو زور کا جھٹکا لگا  
وہ سسکتی ہوئی اس کے سینے سے آگلی۔۔۔ وہ تھوڑا اگے کو سر کا  
اسے الگ کرنا چاہا پر وہ اور زور سے اسے خود سے بھینچ لیا انشاء  
نے۔۔۔ وہ رو رہی تھی آنسو اس کا سینا بھگونے لگے۔۔۔ وہ ہلکا ہلکا  
کانپ رہی تھی۔۔۔ موبائل کارپٹ پر گرا عیان کے ہاتھ سے،  
اس لیے اس کی آواز ہی نیپیدا ہوئی کرنے کی۔۔۔

ایمان کے بچے اچھا ہوا تم اگے، میں ڈر گئی تھی تم جانتے ہو مجھے"  
کتنا ڈر لگتا ہے اندھیرے سے۔۔۔۔۔

انشاء کے لفظوں نے اسے جھنجھوڑ دیا۔۔۔

وہ جو اس کے گرد اپنے بازو پھیلاتا اس کے لفظ سن کر اس نے  
اپنے ہاتھ گرے رہنے دیے۔۔۔ وہ تو ٹرپ رہی تھی پر عیان کے  
سینے میں درد اٹھا اپنے بھائی کے لیے، جو اس لڑکی سے کتنی محبت  
کرتا تھا۔۔۔۔۔ اج بھی انشاء اس کے محبت کے حصار سے نکلی ہی  
نہیں۔۔۔۔۔ رو وہ رہی تھی پر آنسو عیان کی آنکھوں میں بھرنے لگے

ایمان تم ہو میں جانتی ہوں، تمہاری خوشبو میں محسوس کر سکتی"  
ہوں۔۔۔

وہ بے وقوف جانتی ہی نہیں تھی دونوں بھائی ایک ہی قسم کی پرفیوم  
کا استعمال کرتے ہیں۔۔۔ وہ اس کے سینے سے اپنا چہرہ مسل  
رہی تھی ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ اپنے انسو اس کی ہی قمیص سے  
صاف کر رہی تھی۔۔۔

ایمان تم کچھ کہتے کیوں نہیں۔۔۔ وہ سسکی اور اس کے سینے سے"  
سراٹھایا۔

خدا کا واسطہ ہے باباجان، میرے آگے ہاتھ جوڑ کر مجھے گناہ گار نہ"  
کریں۔۔۔ بیٹیوں کے آگے باپ ہاتھ جوڑا نہیں کرتے۔۔۔  
انشاء نے تڑپ کر کہا۔۔۔

تو انشاء میری بات مان جاؤ، کل نکاح کے لیے راضی ہو جاؤ"

۔۔۔

انشاء نے انکے جڑے ہاتھوں کو کھولا اور ان پر اپنا سر رکھا اور کہا  
---

مجھے کوئی اعتراض نہیں باباجان، جیسا آپ چاہیں گے، ویسا ہی  
ہوگا۔۔۔

اس کی سسکیوں نے ان کو بہت تڑپایا۔۔۔

انشاء وعدہ کروا کر اب رووگی نہیں، تمہاری آنکھوں میں ایک بھی  
آنسو مجھ سے برداش نہیں ہوتا۔۔۔ انہوں نے التجا کی۔۔۔

بس باباجان آج کی رات مجھے رونے دیں، مجھے میرے ایمان کے  
لیے رونے دیں، بس آج کی ایک رات۔۔۔ اس سے آگے کے  
لفظ نہ وہ کہے سکی نہ وہ سننے کی ہمت ان میں تھی۔۔۔

وہ اپنے آنسو پونچھ کر جانے لگے اسی وقت انشاء کے لفظوں نے  
ان کے قدم روکے۔۔۔

پلیز باباجان ایک التجا ہے آپ سے۔۔۔

ہاں کہو۔۔۔

آج کی رات مجھے تنہائی میسر کر دیں، آج کی رات مجھے میرے ایمان"  
کی سب یادوں کو اپنے اندر بسانا ہے اور ان کو اپنے دل کے  
قبرستان میں دفن کرنا ہے تاکہ ان کی راکھ میری آنے والی زندگی میں  
نہ رہے۔۔۔

انشاء کے لفظوں نے نا صرف باباجان کو تکلیف دی پر باہر کھڑے  
عیان کے دل کو بھی تکلیف دی۔۔۔

تم دروازہ لوک کر کے آرام کرو، میں باہر حویلی والوں کو سنبھال"  
لوں گا۔۔۔

باباجان اتنا کہے کر کمرے سے باہر چلے گئے اور عیاں جلدی سے  
وہاں سے ہٹ گیا۔۔۔

آج حیدر شاہ کے پاس کہنے کو کچھ نہ تھا نہ کوئی تسلی نہ کوئی تلقین انشاء  
کے لیے کیونکہ وہ اچھی طرح جانتے تھے کہ کوئی بھی لفظ انشاء کے  
درد کا مداوا نہیں کر سکتا۔۔۔

کبھی کبھی کچھ کہنا اور سننا رائیگان جاتا ہے اس لیے حیدر شاہ نے کچھ نہ کہا انشاء سے، کہتے بھی تو کیا کہتے اس کی محبت اس کا شوہر اس کے نام کا بھی احساس اس سے چھین جو رہے تھے۔۔۔ ایمان کیا تھا اور وہ کیا تھی ایمان کے لیے کسی سے کچھ چھپا تو نہ تھا۔۔۔

اج انشاء کو سب اس کے دشمن لگ رہے تھے اور ظالم بھی لگ رہے تھے پر اسے احساس نہ تھا اس کے لیے وہ کیا کر رہے ہیں۔۔۔

@@@@@@

اگلی صبح گھر میں گہما گہمی کا عالم تھا۔۔۔ حویلی والے سب تھے اس کے علاوہ عمر اور وحید صاحب کی فیملی اور کچھ پڑوسی گھر کے افراد کیونکہ اج عیان اور انشاء کا نکاح تھا۔۔۔

بی جان کا دیا لباس ہی انشاء کو پہننا تھا اور اس کے علاوہ کچھ زیورات مسز وحید لائیں تھیں حیدر شاہ کے کہنے پر۔۔۔ مغرب کے بعد نکاح کی رسم تھی۔۔۔





چینا نے منہ بسور اسی وقت اس کی بہن مینا نے اس کا کا ندھا  
تھپتھپایا اور کہا۔۔۔

ویسے بھی آپی۔۔۔ عیان بھائی نے اپ کو کوئی امید نہیں دی جو"  
اتنا رونا دھونا مچایا ہوا ہے اپ نے۔۔۔ اپ کی اطلاع کے لیے  
بتادوں عیان بھائی کی شادی کا سوگ ایک اپ نہیں، شہر کی کتیں  
اور خوبصورت لڑکیاں منا رہیں ہیں اور اس یوسف ثانی کو پتا ہی  
نہیں لڑکیوں نے اپنا کیا حال بنایا ہوا اس خبر پر۔۔۔

چینا اور مینا ان کے نک نیز تھے اصل نام نتاشہ اور مناہل تھے

۔۔۔

تم افسوس کر رہی ہوں یا میرے زخموں پر نمک چھڑک رہی ہو،"  
صرف اتنا بتادو۔۔۔ چینا نے ہو چھا۔۔۔

یہ باتیں چھوڑیں فی الحال انشاء بھا بھی کے پاس چلتے ہیں۔۔۔"

مینا نے بات کو بدل کر اپنی بڑی بہن کا خیال دوسری طرف کروایا

۔۔۔

بھا بھی ہوگی تمہاری، میری نہیں۔۔۔ چینا نے چڑ کر کہا۔۔۔"

@@@@@

اندر تو قیامت برپا تھی پر بظاہر پر سکون کھڑی انشاء نے خود کو  
حالات پر چھوڑ دیا۔۔۔ اس وقت وہ کچھ کہنے کی پوزیشن میں نہ  
تھی۔۔۔

نازیہ نے بی جان کا دیا جوڑا سامنے رکھا جو کافی ہیوی تھا جو انشاء  
جیسی نازک لڑکی کے لیے پہننا مشکل تھا بہت بھاری ورک تھا  
چولی اور شرارے پر اور دوپٹا تو بہت ہی زیادہ بھاری تھا۔۔۔  
اتنا بھاری جوڑا نازیہ بھا بھی مجھ سے نہیں پہننا جائے گا۔۔۔"  
انشاء نے فکر مندی سے کہا اور واقعی ایک شہری لڑکی کے لیے پہننا  
مشکل ہی تھا ایسا لباس۔۔۔

انشاء جی یہ اپ کی دوسری شادی ہے تو کیا پر عیان کی تو پہلی ہے"  
اپ کو ایسی باتیں نہیں کرنی چاہیے۔۔۔ چینا نے جان بوجھ کر اس

کا دل جلانے کے لیے ایسی بات کہی تھی۔۔۔ اپنی اگ کو  
بجھانے کے لیے کسی اور جلانا چینا کی فطرت تھی۔۔۔  
چینا تم جاؤ یہاں سے۔۔۔ مسز وحید نے غصے سے گھورتے  
ہوئے اپنی بیٹی سے کہا۔۔۔ اب ان کو صحیح معنوں میں افسوس ہو  
رہا تھا کہ وہ چینا کو کیوں لے کر آئیں یہاں۔  
نازیہ الگ شرمندہ ہو رہی تھی اور انشاء کی انکھیں پانیوں سے بھر  
گئیں۔۔۔  
انشاء بیٹا مجھے معاف کر دو میری بیٹی بیوقوف ہے اور تھوڑی منہ  
پھٹ۔۔۔  
کوئی بات نہیں آئی۔۔۔ انشاء نے ضبط سے کہا۔۔۔  
یہ تو ہونا ہی تھا اب تو مجھے عادت ڈال لینی چاہیے ایسی باتوں کی،  
کیونکہ ابھی تو ایسے کئی مراحل آئیں گے زندگی میں جہاں مجھے ضبط  
سے کام لینا پڑے گا، بابا جان یہ کیسی آزمائش میں مجھے ڈال دیا ہے  
اپنے۔۔۔

اس نے کرب سے سوچا۔۔۔

انشاء چینج کر لو تو تمہیں ریڈی کردوں۔۔۔ نازیہ بھا بھی نے کہا۔

۔۔۔

وہ کپڑے بدل کر اگٹی ریڈ میروں اور گولڈن کابینیشن میں وہ غضب لگ رہی تھی بغیر تیاری کے۔۔۔ نازیہ دیکھتی رہ گئی۔۔۔

دودھ جیسی رنگت اس پر سنہری بال اور ویسی آنکھیں اس پر گلابی ہونٹ جسے وہ بار بار دانتوں سے کاٹ رہی تھی ضبط سے۔۔۔ ایسا حسن سوگواریت لیے قیامت خیز لگ رہا تھا۔۔۔ نازیہ اس کے حسن میں کھو گئی۔ میں کھو گئی ہوں، عیان بھائی کا کیا حال ہو گا یہ حسن دیکھ کر۔۔۔ نازیہ نے سوچا اور کہا تو بس اتنا۔۔۔

ماشاء اللہ۔۔۔ بغیر میک اپ کے ہی قیامت ڈھا رہی ہو تم۔۔۔ وہ کہے بنا رہ نہ سکیں۔۔۔ جس پر انشاء نے نظر جھکالی۔

اور نازیہ اسے مینا کی مدد سے تیار کرنے لگی۔۔۔

@@@@@

پہلے انشاء سے پوچھا گیا کہ اسے یہ نکاح قبول ہے اس نے اپنا  
سانس ہی روک لیا چند لمحوں کے لیے۔۔۔  
دیکھ لو اب میرا نام مکمل لگ رہا ہے انشاء ایمان، سب سے "  
خوبصورت احساس ہے یہ میری زندگی کا، حسین لمحہ ہے میری  
زندگی کا ہے، اج میں خود کو مکمل محسوس کر رہی ہوں۔۔۔ نکاح  
والی رات اس نے یہ بات ایمان سے کہی تھی۔۔۔ اج وہی حق  
اس سے چھیننے والا تھا۔۔۔

کئی لمحے ساکت رہی وہ۔۔۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے اس کی آنکھیں  
پتھر اہی گئی ہوں۔ گھٹن سی ہونے لگی ہو جیسے۔۔۔ حیدر شاہ نے  
اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر کہا۔۔۔  
انشاء بیٹی بولو۔۔۔ "

وہ ہوش کی دنیا میں لوٹ آئی ان کے نرم گرم احساس پر اور وہ  
کانپتی اوازیں بولی۔۔۔ "قبول ہے۔۔۔ تم کو پکارنے سے انکار  
۔۔۔ پھر پوچھا۔ اس نے کہا۔ "قبول ہے۔۔۔ تم پر اپنا حق جتانے



سے انکار۔۔۔۔۔ پھر پوچھا۔۔۔ "قبول ہے۔۔۔۔۔"۔۔۔۔۔ آج کے بعد تمہارا  
نام خود کے ساتھ جوڑنے سے انکار۔ اس نے کہا۔۔۔۔۔  
ہر ایک قبول کے ساتھ ہر تعلق اس کا ٹوٹتا ہی گیا ایمان سے۔۔۔۔۔  
ایسا لگا صدیوں کی مسافت طے کی ہو اس نے چند لفظ ادا کرنے  
میں۔۔۔۔۔

سب ختم ہو گیا ایمان، تمہیں پکارنے کے، تمہارے نام کے۔  
ساتھ پہچانے جانے سے سارے حق مجھ سے چھین لیے گئے ہیں  
۔۔۔۔۔ ایسا لگتا ہے جیسے کسی نے سانس لینے کی وجہ ہی چھین لی ہو  
جیسے۔۔۔۔۔

نکاح کے وقت عیان کے پاس بیٹھا عمر بھی ایک لفظ کہنے کی خود  
میں ہمت نہیں محسوس کر رہا تھا۔۔۔۔۔ اسے اندازہ تھا کہ وہ کس  
تکلیف میں ہے۔۔۔۔۔ عجیب سرد مہری اس کے چہرے پر تھی۔۔۔۔۔  
قبول ہے تیں دفعہ کس دل سے اس نے کہا بس وہی جانتا تھا۔۔۔۔۔  
جبرے بھینچے وہ اب سب سے مبارکباد وصول کر رہا تھا۔۔۔۔۔



کوئی اور بھی تھی جو عیان کو ہی بس دیکھے جا رہی تھی اور اپنے  
جذبات کو دبانے کی کوشش کر رہی تھی وہ چینا تھی۔۔۔ جسے پہلی  
نظر میں اس شہزادے سے محبت ہو گئی تھی۔۔۔ اس وقت بھی  
عیان سفید کلر کے کڑتے میں نظر لگنے کی حد تک ہنڈ سم لگ رہا تھا  
چینا کو، اسے کتنا یقین تھا اس کے پاپا منالیں گے حیدر انکل کو، پر  
اب اس کا انتظار اور امید نہ رہی تھی اسے۔۔۔ پھر بھی کچھ وقت  
لگنا تھا اس دل کو سنبھالنے میں، آنکھیں پانیوں سے بھرنے لگیں  
تھیں اس کی۔۔۔

@@@@@

بڑی بی بی نے دونوں کو ساتھ بٹھا کر ڈھیر ساری دعائیں دیں۔۔۔ حیدر  
شاہ دونوں کے تاثرات بغور دیکھ رہے تھے۔۔۔ دل میں عجیب سا  
درد محسوس ہوا ان کو۔۔۔ جانے گھر کو کیسی نظر لگ گئی تھی  
خوشیاں سب سے روٹھ گئیں ہیں۔۔۔ کتنے سخت تاثرات تھے  
عیان کے۔۔۔ کب بی جان اور صلاح الدین دعائیں دے کر

اٹھے تھے ان دونوں کے پاس سے عیان نے محسوس نہیں کیا

---

ناچاہتے ہوئے بھی کافی رش ہو گیا تھا جبکہ عیان چاہتا تھا کم سے کم لوگ ہوں۔۔۔ پر عیان کوئی عام انسان نہیں شہر کا جانا مانا بزنس مین تھا تو کافی لوگ بغیر دعوت کے مبارکباد دینے آگے تھے۔۔۔ کچھ تو ان کے اپنے جاننے والے تھے کھانے کا اچھا خاصا انتظام کرنا پڑا جسے خوش اسلوبی سے اس کے دوستوں نے سنبھالا۔۔۔۔۔ دوستوں کو بلایا بھی عمر نے تھا ورنہ عیان سخت خلاف تھا کسی کو بلانے پر عمر نے اتنا کہے کر چپ کر دیا۔۔۔ "شادی کر رہے ہو کوئی چوری نہیں جو اتنا چھپانے کی فکر ہے۔۔۔ سب کی دعوت اڑائی ہے تو سامنے دینی بھی پڑتی ہے۔۔۔

حالات سامنے ہیں تمہارے اور بات ایسے کر رہے ہو جیسے میں بینڈ" باجے برات کے ساتھ شادی کر رہا ہوں۔۔۔

عیان نے چڑ کر کہا۔۔۔

شادی جیسے بھی ہو شادی شادی ہوتی ہے سمجھے عیان صاحب سو"  
زیادہ ایٹیوڈ دکھانے کی ضرورت نہیں۔۔۔

عمر بھی تھک گیا تھا صبح سے اس کا روڈ رویہ دیکھ کر اسلئے غصہ کرنا  
ضروری لگا اسے۔۔۔

اب چپ کر کے بیٹھو دلے زیادہ بولتے اچھے نہیں لگتے۔۔۔ عمر کو"  
کچھ نہ سوچا یہ کہے کر جان چھڑائی اس سے۔۔۔  
جہان تک مجھے یاد ہے یہ کہاوت دلہن کے لیے کہی جاتی ہے۔۔۔"

عیان نے کچھ سوچ کر کہا تھا۔۔۔  
اچھا مجھے سہی سے یاد نہیں پڑتا۔۔۔ عمر نے انکھیں اوپر نیچے  
گھما کر کہا۔۔۔ ان کی اس بحث کے بعد جا کر عیان کا موڈ کچھ بہتر  
ہوا ورنہ عمر کو لگا اس کو نارمل کرنا مشکل ہے پر زیادہ چھیر چھاڑ سے  
او ایڈ کیا اس نے۔۔۔

تقریب سب مہمان کھانا کھا کر جا چکے تھے اب گنے چنے لوگ ہی  
رہے تھے۔۔۔

اب ہمیں چلنا چاہیے۔۔۔ بڑی بی نے کہا حیدر شاہ سے۔۔۔"

آپ لوگ ٹھہر جاتے ایک رات اور۔۔۔ حیدر شاہ نے کہا۔۔۔"

نہیں بیٹا، وہاں جانا ضروری ہے، بہت کام چھوڑ کر آئے ہیں بس"

اچانک جو یہ پروگرام بنا۔۔۔ بی جان نے کہا۔۔۔

چلیں جیسے آپ کو ٹھیک لگے۔۔۔ اگر ٹھہرتے تو مجھے اچھا لگتا۔۔۔"

ہممم سہی کہے رہے ہو، اپنا گھر ہے اتے جاتے رہیں گے۔۔۔ بی"

جان نے ان کے محبت بھرے انداز پر جواب میں کہا۔۔۔

بلکل آپ کا اپنا گھر ہے جب چاہئے ائیں۔۔۔"

اللہ دونوں گھروں کی محبت سلامت رکھے آمین۔۔۔ بی جان نے

دل سے دعا دی۔۔۔

آمین۔۔۔ حیدر شاہ نے کہا۔۔۔

یار کہا سنا معاف کرنا حج پر جا رہا ہوں کسی کا دل دکھا کر نہیں جانا"

چاہتا۔۔۔ حیدر شاہ نے گلے لگتے ہوئے اپنے دوست صلاح

الدین سے کہا۔۔۔

ان کے اس انداز پر روٹھے سے صلاح الدین صاحب ایک دم  
مسکرائے اور کس کے گلے لگایا دوست کو۔۔۔  
یار مجھے معاف کرنا میں بہت کچھ غلط کہے گیا پر تیرا فیصلہ درست  
ہے، اللہ دونوں بچوں کی جوڑی سلامت رکھے۔۔۔ آمین۔۔۔  
صلاح الدین کا موڈ بحال ہوتا دیکھ کر حیدر صاحب بہت خوش  
ہوئے اور خوشی سے کہا "آمین۔۔۔"  
یوں حویلی والے رخصت ہوئے۔۔۔

@@@@@

حویلی والوں کو روانہ کر کے اب صرف عمر اور مسٹر وحید کی فیملی رہ  
گئی تھی۔۔۔  
مسٹر وحید نے چینا کو پہلے ہی گھر بھیج دیا کیونکہ ان کو لگا اب دوبارہ وہ  
کوئی بدمزگی نہ کر لے انشاء سے۔۔۔  
کھانا سب کھا چکے تھے سوائے انشاء کے کیونکہ اس نے صرف چند  
لقمے ہی لیے تھے نازیہ بھابھی کے کہنے پر۔۔۔

مجھے لگتا ہے بھائی صاحب انشاء کو عیان کے کمرے میں بٹھا کر  
ہمیں چلنا چاہیے۔۔۔ مسز وحید نے کہا اس بات کی تاعید نازیہ  
بھابھی نے بھی کی۔۔۔

ہاں کیوں نہیں۔۔۔ حیدر شاہ نے کہا۔۔۔ اور ایک نظر عیان پر  
ڈالی جس نے ہونٹ بھینچ لیے تھے ضبط سے۔۔۔ عمر اس کے  
ضبط کی انتہا دیکھ رہا تھا ماتھے پر شکن اور انکھیں سرخ ہونے لگیں  
واقعہ یہ لمحہ کتنا اذیتناک تھا ایک بھائی کے لیے۔۔۔ عمر اس کی  
کیفیت اچھی طرح سمجھ رہا تھا اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر اسے  
ریلکس کیا۔۔۔ جبکہ غصے سے اس نے ہاتھ جھٹکا عمر کا۔۔۔ شاید  
اس کا دل ابھی رخصتی کے لیے تیار نہ تھا پر حیدر شاہ کی وجہ سے  
خاموش رہا۔۔۔

چلو لڑکیوں انشاء کو اس کے کمرے میں چھوڑنا ہے۔۔۔ انہوں نے  
نازیہ اور مینا سے کہا۔۔۔

انشاء کے سر پر ہاتھ رکھ کر حیدر شاہ اور وحید صاحب نے دعائیں

دیں۔۔۔



نازیہ اور مینا نے ایک ایک طرف سے اس کا بھاری لہنگا سنبھالا  
اور سیڑھیان چڑھنے لگیں۔۔۔ زینب بی اور مسز وحید ان کے  
ساتھ تھیں۔۔۔

اسے عیان کے کمرے میں روایتی انداز میں بٹھایا اور اسے ڈھیر  
ساری دعائیں دیں زینب بی اور مسز وحید نے۔۔۔  
مسز وحید نے اس کی پیشانی چوم کر اسے اللہ حافظ کہا۔۔۔  
مینا اور نازیہ اس سے ملیں اور کھانے کا پوچھایا کچھ اور چاہیے پوچھا  
۔۔۔ اس نے نفی میں سر ہلایا۔۔۔  
یوں سب اسے اکیلا چھوڑ کر روانہ ہوئے۔۔۔  
@@@@@@

آب صرف تین نفوس رہ گئے تھے لاؤنج میں حیدر شاہ عیان اور عمر  
۔۔۔۔

عمر نے بیوی بچوں کو ڈرائیور کے ساتھ گھر بھیج دیا اور خود دوست  
کے ساتھ تھا۔۔۔ پچھلے ایک گھنٹے سے خاموشی ہی خاموشی تھی



سے حیدر شاہ اور عمر کی مبہم گفتگو نے کہیں بار توڑا اس خاموشی کو  
پر عمر کے سرد انداز پر دونوں نے اسے ایک دفعہ بھی مخاطب نہ کیا

----

حیدر شاہ کی ہمت نہ تھی اب کچھ کہنے کی عیان کو کہ کہیں وہ پھٹ ہی  
نہ پڑے اور جس طرح اس نے اب تک خود کو ضبط کیا ہوا تھا

---

انکل آپ جا کر آرام کریں میں عیان کو کمرے میں چھوڑ کر چلتا "  
ہوں پھر۔۔۔ آخر کار عمر نے باپ بیٹے کے بیچ کی خاموش احتجاج  
کو توڑا اور ان سے گلے لگا۔۔

بہت شکریہ عمر بیٹے تم نے اپنوں سے بڑھ ساتھ دیا اس سب میں "  
، ہر موقع پر نا صرف تم نے اچھے دوست کا کردار نبھایا بلکہ مجھے بھی  
ایک بیٹے ہونے کا احساس دلایا۔۔۔

اس کی پیٹھ تھپتھپاتے ہوئے حیدر شاہ نے کہا۔۔۔

انکل پہلے بیٹا بول کر اپنا کہا اور پھر شکریہ ادا کر کے پرایا بھی کر دیا۔  
۔۔۔ کمال کرتے ہیں آپ بھی۔۔۔ عمر نے محبت سے بھرپور  
لہجے میں کہا۔۔۔

کیا کروں بوڑھا جو ہو گیا ہوں۔۔۔ ایسی باتوں کا خیال ہی نہیں کر۔  
پاتا۔۔۔

ارے انکل آپ بالکل ینگ ہیں ابھی بھی کہیں تو آپ کے لیے۔  
ابھی کوئی آنٹی ڈھونڈ لاتا ہوں۔۔۔

چلو جاؤ اپنے گھر۔۔۔ انہوں نے جھینپ کر کہا۔۔۔

پہلے آپ جائیں کمرے میں آرام کریں۔۔۔ پھر میں اس گھامڑ کو  
کمرے تک چھوڑ کر اندر بھیج کر پوری تسلی کروں گا یہ واپس نہ آئے  
باہر، پھر جاؤں گا اپنے گھر واپس۔۔۔

عمر نے ان کو تسلی دی جس پر عیان نے غصے سے گھور کر کہا۔۔۔  
عمر تم سدھر جاؤ۔۔۔ آخر کار عیان نے اپنی چپ توڑ ہی دی اور  
عمر نے کہا۔۔۔

بس انکل جائیں آرام کریں دوائی لینا مت بھولیں گے گا اور ریلکس"  
ہو جائیں۔۔۔ اور حیدر شاہ اپنے روم کی طرف بڑھ گئے۔۔۔  
اوکے بیٹا اللہ حافظ، گھر پہنچ کر مجھے بتانا۔۔۔ پلٹ کر انہوں نے"  
کہا۔۔۔

جی انکل اللہ حافظ۔۔۔ عمر نے کہا۔۔۔"

@@@@@

اب جاؤ تم اپنے گھر۔۔۔ عیان نے کہا چڑ کر۔۔۔"  
پہلے تمہیں کمرے میں تو چھوڑ کر آؤں پھر تسلی بھی تو۔۔۔۔۔"  
عیان نے اس کی بات کاٹ کر کہا۔۔۔  
بلکو اس بند کرو عمر اب تم جاؤ۔۔۔ تم جانتے ہو مجھے اپنے کمرے"  
کے سوا کہیں نیند نہیں آتی اس لیے بے فکر ہو کر گھر جاؤ۔۔۔  
ہاں پھر ٹھیک ہے۔۔۔ اوکے چلتا ہوں، انشاء بھابھی کا خیال"  
کرنا۔۔۔ عمر نے اس کے گلے لگ کر کہا عیاں اسے گھورنا نہ  
بھولا۔۔۔

اب بھا بھی کو بھا بھی ہی بولوں گا۔۔۔۔۔ عمر نے معصومیت کے  
سارے ریکارڈ توڑتے ہوئے کہا۔۔۔

میں نے تم سے کچھ کہا۔۔۔۔۔ کل انے کی ضرورت نہیں تھوڑا  
نازیہ بھا بھی کو ٹائم دینا آج پورا دن میرا سر بہت کھالیا تم نے۔  
عیان نے بھی بدلا لیتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

کہنے کو تو میرے پاس بھی بہت ساری باتیں ہیں مسٹر عیان پر  
چھوڑو پھر کبھی سہی۔۔۔۔۔ عمر کہے کر اس سے ملا اور چلا گیا۔۔۔۔۔  
ابھی چند منٹ ہی گزرے تھے جب وہ عمر کو باہر چھوڑ کر واپس آیا  
تھا لاؤنج کے صوفے پر بیٹھا تھا۔ لائٹ چلی گئی۔۔۔۔۔  
ویسے تو کبھی ایسا ہوا نہیں آٹومیٹک جنریٹر آن ہو جاتا تھا۔۔۔۔۔ پر آج  
لگتا ہے کچھ مسئلہ تھا جو گھر کی روشنی چلی گئی۔۔۔۔۔ پورا گھر  
اندھیرے میں ڈوب گیا۔۔۔۔۔

رحیم رحیم کیا ہوا۔۔۔۔۔ عیان نے تیز لہجے میں پوچھا۔

سر دیکھ رہے ہیں جنریٹر کیوں نہیں کھلا۔۔۔ رحیم کے بجائے"  
حنیف نے کہا جو مکنک کا تھوڑا بہت کام جانتا تھا اور ڈرائیور تھا  
ان کا۔۔۔

ہممم جلدی دیکھو۔۔۔"

اسی لمحے اس کے سر میں جھماکے سے ایمان کی کہی بات آئی

۔۔۔

بھائی انشاء کو ڈر لگتا ہے اندھیرے سے، اپ سے بعد میں بات"  
کرتا ہوں۔ پہلے اسے دیکھ لوں۔۔۔ ایمان کی کہی بات اسے یاد  
آئی۔

انشاء اس کے کمرے میں اکیلی تھی اور اوپر سے اندھیرا وہ موبائل  
کی روشنی میں سیرٹھیوں کی طرف بھاگا۔۔۔ وہ دو سیرٹھیاں ایک  
ساتھ پھلانگتا ہوا اوپر پہنچا۔۔۔ جیسے ہی اس نے اپنے کمرے کا  
دروازہ کھولا۔۔۔

ایک وجود جھٹکے سے اس کے سینے لگا۔۔۔ عیان کو زور کا جھٹکا لگا  
وہ سسکتی ہوئی اس کے سینے سے آگلی۔۔ وہ تھوڑا اگے کو سر کا  
اسے الگ کرنا چاہا پر وہ اور زور سے اسے خود سے بھیंच لیا انشاء  
نے۔ وہ رو رہی تھی آنسو اس کا سینا بھگونے لگے۔۔۔ وہ ہلکا ہلکا  
کانپ رہی تھی۔۔۔ موبائل کارپٹ پر گرا عیان کے ہاتھ سے،  
اس لیے اس کی آواز ہی نیپیدا ہوئی کرنے کی۔۔۔

ایمان کے بچے اچھا ہوا تم اگے، میں ڈر گئی تھی تم جانتے ہو مجھے"  
کتنا ڈر لگتا ہے اندھیرے سے۔۔۔۔۔

انشاء کے لفظوں نے اسے جھنجھوڑ دیا۔۔۔

وہ جو اس کے گرد اپنے بازو پھیلاتا اس کے لفظ سن کر اس نے  
اپنے ہاتھ گرے رہنے دیئے۔۔۔ وہ تو ٹرپ رہی تھی پر عیان کے  
سینے میں درد اٹھا اپنے بھائی کے لیے، جو اس لڑکی سے کتنی محبت  
کرتا تھا۔۔۔۔۔ اج بھی انشاء اس کے محبت کے حصار سے نکلی ہی  
نہیں۔۔۔۔۔ رو وہ رہی تھی پر آنسو عیان کی آنکھوں میں بھرنے لگے

ایمان تم ہو میں جانتی ہوں، تمہاری خوشبو میں محسوس کر سکتی"  
ہوں۔۔۔

وہ بے وقوف جانتی ہی نہیں تھی دونوں بھائی ایک ہی قسم کی پرفیوم  
کا استعمال کرتے ہیں۔۔۔ وہ اس کے سینے سے اپنا چہرہ مسل  
رہی تھی ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ اپنے انسو اس کی ہی قمیص سے  
صاف کر رہی تھی۔۔۔

ایمان تم کچھ کہتے کیوں نہیں۔۔۔ وہ سسکی اور اس کے سینے سے"  
سراٹھایا۔

کیا کہا ایک بار پھر سے کہنا۔۔۔ عیان حیران ہی تھا اس کے"  
انداز پر۔۔۔ شاید اسے احساس ہو جائے اپنی کہی بات کا اور بات  
ہی بدل دے وہ اپنی، اسی امید پر عیان نے دوبارہ پوچھا۔۔۔  
وہ کہنے کو کہے گئی۔۔۔ اب عیان کے غصے سے ڈر بھی لگ رہا تھا

-



اپ دوسری شادی کر لیں۔۔۔ میں نہیں رہ سکتی آپ کے ساتھ"  
۔۔۔ انشاء نے ہمت کر کے دوبارہ کہا۔۔۔  
تم کون ہوتی ہو مجھے مشورہ دینے والی۔۔ اور تم سے مانگا کس نے"  
مشورہ۔۔۔ پہلے ایک بیوی تو سنبھال لوں پھر دوسری کروں گا  
۔۔۔

عیان کو بے انتہا غصہ آیا ہوا تھا، اس لیے جو منہ میں اربا تھا وہ کہے  
رہا تھا۔۔۔ جب وہ اس کا لحاظ نہیں کرتی تو وہ بھی سارے  
بالائے طاق رکھ کر بول رہا تھا۔۔۔  
اور ہاں اگر کروں گا تو تم سے نہیں پوچھوں گا اور نہ مجھے تمہاری"  
اجازت درکار ہے۔۔ بہتر یہی ہوگا کہ تم اپنے کام سے کام  
رکھو۔۔۔ اور آخری بات اپنے مشورے رکھو اپنے پاس۔۔ ایل  
لمحے کو سانس لے کر دوبارہ گویا ہوا تھا عیان۔۔۔  
عیان وہ۔۔۔ انشاء نے دوبارہ کچھ کہنا چاہا اسے ٹوک کر عیان"  
نے کہا۔۔۔

چپ ایک لفظ اور نہیں کہنا، تمہارے حق میں یہی بہتر ہوگا تم"  
چپ چاپ میری بات مانو اور مجھ سے فضول بحث اور مجھے فضول  
مشورے دینے سے گریز کرو۔۔۔۔

عیان کے دو ٹوک انداز پر وہ چپ ہو گئی۔۔۔۔ پر انکھیں بہنے کو تیار  
تھیں۔۔۔۔

آرام سے اپنے سائیڈ لیٹ کر اپنے رونے کا شوق پورا کر لو کیونکہ"  
اب مجھے عادت جو ہو گئی اس راگ کو روز رات سننے کی۔۔  
عیان کو بے انتہا غصہ ا رہا تھا اس کے فضول مشورے پر۔۔ کیا وہ  
اتنا مرا جا رہا تھا بیوی کی توجہ کے لیے جو وہ اسے ایسے مشورے  
دے رہی۔۔۔۔

کیا واقعی اسے میری قربانی کا احساس بھی نہیں اور نا میری کوئی"  
ویلیو ہے اس کی نظریں، اتنا گرا پڑا اس نے عیان شاہ کو سمجھ  
رکھا ہے۔۔۔۔ عیان سوچا اور اپنی پیشانی مسلنے لگا سر کا درد بڑھتا  
ہی جا رہا تھا۔۔۔۔ اسے ڈانٹ کر خود بھی بے چین ہوتا تھا وہ۔۔۔۔

کتنی اذیت وہ محسوس کر رہا تھا۔۔۔ انشاء کو ذرہ احساس نہ تھا  
اس بات کا۔۔۔ انشاء نے اج اسے شدید مایوس کر دیا تھا۔  
تم مجھے شوہر نہیں مانتی تو مجھے بھی کوئی شوق نہیں ہے کہ تمہیں "  
بیوی کا مقام دوں، میرے احساسات کی بالکل پرواہ نہیں تم کو اور  
میں تم سے بے پرواہ نہیں ہو سکتا انشاء۔۔۔ کیونکہ بابا جان سے  
کیے وعدے نے مجھے روکا ہوا ہے ورنہ اس وقت میں تمہیں اس  
کمرے سے بے دخل کر دیتا۔۔۔ مجھے اپنی انا بہت عزیز ہے۔۔۔  
عیان نے گلے کر سوچا پر انشاء سے کہا کچھ نہیں۔۔۔ وہ ایک بار  
پھر رونے کا سیشن شروع کر چکی تھی۔۔۔

Novelistan @@@@

اگلے دن بابا جان نے اپنے پھننے کی خیریت بتائی اور دونوں نے ان  
سے خوشی سے بات کی۔

انشاء کو روتا دیکھ کر عیان نے اس سے موبائل لی اور کہا۔۔۔

باباجان اپ سے کل بات ہوگی فی الحال اسے چپ کرواتا ہوں"

-- عیان نے پیار سے انشاء کو دیکھتے ہوئے کہا --

آپ وقت پر دوائی لیجیے گا کل بات کریں گے ہم دونوں اپ سے"

-- اس نے انشاء کے کندھے پر ہاتھ رکھا -- پر عیان کی مکمل

توجہ بابا کی طرف تھی --

وڈیو کال ڈسکنیکٹ کی اللہ حافظ کہے کر --

وہاں بیٹھے میرے بابا کو کیوں پریشان کرتی ہو پلیز ان کے سامنے نہ

رویا کرو -- عیان نے کلس کر کہا --

مجھے ان کی یاد ارہی تھی ان کے لیے رورہی تھی کیا کروں مجھ

اپنے انسوپر کنٹرول نہیں -- اس نے روتے ہوئے بے بسی

سے کہا -- اور اس کے بے بسی والے انداز پر عیان کو ہنسی آئی

تو انشاء نے تڑپ کر اپنے کندھے سے ہاتھ ہٹایا اس کا --

@@@@@

عیان اپنے زیادہ تر کام خود کرتا تھا، پر اب انشاء کو مصروف کرنے کے لیے اس سے کہنے لگا تھا۔۔۔

جس پر وہ چڑتی تھی۔۔۔ جیسے کپڑے نکالنا آفیس جانے کے اور واپس آنے کے۔۔۔ کافی کا اکثر اس سے کہتا۔۔۔ وہ جانتا تھا انشاء کو اس کے کام کرنے سے پر اہم تھا پر وہ پھر بھی کہتا تھا تاکہ اس کی مصروفیت بڑھے۔۔۔

بے چین خود بھی رہتی اور مجھے بھی رکھنے کوئی کسر نہیں چھوڑتی۔  
۔۔۔ اکثر ایسا عیان سوچتا۔۔۔

ایک بار پھر عیان نے سوچا کہ اسے پڑھنے کے لیے قاتل کرنے کی کوشش کر کے دیکھے۔۔۔

میرا خیال ہے تمہیں اگے پڑھنا چاہیے۔۔۔ عیان نے کہا۔۔۔  
مجھے نہیں پڑھنا۔۔۔ انشاء نے دو ٹوک کہا۔۔۔

تو کوئی کورس کر لو مصروف ہو جاؤ گی اچھا لگے گا تمہیں۔۔۔ عیان"

نہیں سے کہا۔۔۔ وہ چڑھی گئی تھی روز کے ایسے فضول

مشوروں سے۔۔۔ اس لیے انشاء نے غصے سے کہا۔۔۔

مجھے کچھ نہیں کرنا اور نہ مجھے کچھ اچھا لگتا ہے۔۔۔ اگر کر سکتے ہیں تو"

ایک کام کریں میرے لیے۔۔۔

کیا کر سکتا ہوں تمہارے لیے۔ عیان نے دل سے پوچھا۔۔۔

میری جان بخش دیں۔۔۔ مجھے نہیں رہنا آپ کے ساتھ، مجھے"

اذیت سی محسوس ہوتی اس طرح چنے میں، خدا را مجھے میرے حال پر

چھوڑ دیں۔۔۔ دل چاہتا ہے زہر کھالوں، اس طرح روز روز

مرنے سے بہتر ہے۔۔۔ پر خودکشی حرام ہے اس چیز نے مجھے روکا

ہوا ہے۔۔۔

انشاء کو ذرہ احساس نہ ہوا کس بری طرح سے اس نے عیان کا دل

دکھایا وہ جتنا اس کا سوچتا ہے اتنا وہ اس سے بدظن ہونے لگی تھی

۔۔۔



وہ ایک کڑی نظر اس پر ڈال کر آفیس روانہ ہوا بغیر ناشتے کے۔۔  
انشاء کو اپنے سخت لفظوں کا احساس ہوا وہ شرمندہ سی اس کے  
چپھے گئی اور کہا "پلیز ناشتہ کرتے ہوئے جائیں۔۔۔"

وہ اس کے چپھے گاڑی تک آئی۔۔۔

شکریہ بہت اچھا ناشتہ کروا چکی ہو تم اپنی باتوں سے اس سے زیادہ "  
میں حضم نہیں کر پاؤں گا۔۔۔ وہ طنز کرتا ہوا گاڑی میں چلا گیا۔۔

@@@@@

آج عمر کی کسی بات پر بھی اس کے ہونٹوں پر ہنسی نہ آئی۔۔۔ عمر کو  
احساس ہوا ضرور کچھ ایسا ہوا ہے جو اتنا افسیٹ تھا عیان۔۔۔  
دو تین آفیس ایمپلائز کو بری طرح ڈانٹ چکا تھا۔۔۔  
کیا بات ہے کچھ پریشان ہو۔۔۔ عمر سے رہا نہ گیا تو آخر کار پوچھ "  
ہی لیا اس نے۔۔۔

نہیں تو۔۔۔ عیان نے کہا سنبھل کر۔۔

اب دوست سے بھی چھپاؤ گے عیاں۔۔۔



مجھے کیا ضرورت تم سے کچھ چھپانے کی۔۔۔"

تو بکویار۔۔۔ عمر تھا ہی ایسا، اسی طرح گفتگو کرتا تھا اس سے"

---

کچھ نہیں ہے عمر کیوں سرکھا رہے ہو۔۔۔"

کچھ نہیں ہے، اچھا، کوئی معمولی بات نہیں ہے، کوئی بڑی ہی"

بات ہوگی جو عیان شاہ نے اپنا سیلف کنٹرول کھودیا ہے اج

۔۔۔ عمر نے فکر سے کہا۔۔۔ عمر کو احساس تھا اس کی تنہائی کا کہ

کتنے مشکل وقت سے گزر رہا تھا وہ۔۔۔

عمر میں گھر جا رہا ہوں۔۔۔ عیان نے اسے ٹالنے کے لیے بہانا کیا"

۔۔۔

اتنے دنوں سے پریشان ہو جانتا ہوں، چپ اس لیے تھا تم خود"

بتاؤ گے پر اج لگتا ہے پانی سر سے گزرا گیا ہے۔۔۔ تمہارے

چہرے سے صاف پتا چل رہا ہے۔۔۔

عمر پلیر۔۔۔ کچھ باتیں کہنے جیسی نہیں ہوتیں سمجھا کرو پلیر۔۔۔"  
عیان نے بے چینی سے کہا۔۔۔  
تم نے مجھے اج شرمندہ کیا ہے۔۔۔ میری دوستی کو بھی۔۔۔ عمر"  
بھی عمر تھا جو بات چھوڑنے والا نہیں تھا۔۔۔  
اف عمر پلیر۔۔۔"

تم کیوں جاؤ، میں چلا جاتا ہوں، اج سے ایک روم میں بیٹھنا"  
فضول ہے جب میرا دوست مجھے اپنی تکلیف نہ بتائے۔۔۔ غصے  
سے عمر آفیس کا روم چھوڑ کر جانے لگا تو ایک دم عیان نے کہا۔۔۔  
رکو۔۔۔ وہ ٹھہر گیا اس کے بلانے پر۔۔۔"  
تم جانے بنا جان نہیں چھوڑو گے۔۔۔ چند لمحے خاموشی کے نظر"  
ہوئے عمر اپنی جگہ بیٹھ گیا اور اب اس کی مکمل توجہ عیان کی طرف  
تھی۔۔۔  
پھر کچھ سوچ کر عیان بولا۔۔۔

باباجان کی دی ذمیداری میں پوری کرنے میں شدید ناکام ہو رہا ہوں۔  
۔۔۔ میں جتنا انشاء کو وقت دے رہا ہوں وہ اس رشتے کو نبھانا ہی  
نہیں چاہتی۔۔۔۔ وہ اتنی بیزار ہے اس تعلق سے کہ مجھے دوسری  
شادی کا کہہ رہی ہے۔۔۔

عمر شاک ہی ہوا اس کی بات پر۔۔۔  
پر شاید سب کچھ عیان کی برداش سے باہر ہو گیا تھا اب کیونکہ ایک  
طرفہ رشتے بچانے کی کوشش نے اسے شدید تھکا دیا تھا۔۔۔ اس  
لیے آج وہ پھٹ پڑا تھا۔۔۔

لمحے بھر کو ٹھہر کر دوبارہ بات جاری رکھتے ہوئے بولا۔۔۔  
یہ رشتہ میرے گلے میں ہڈی کی مانند پھنس گیا ہو جسے نا اگلا جاسکے نا  
نگلا جاسکتا ہے۔۔۔ ہر رات میرے بستر پر ہو کر وہ روتی میرے  
بھائی کے لیے ہے، نا اسے روک سکتا ہوں رونے سے نا اسے کچھ  
کہنے کی ہمت اپنے اندر جھٹا پاتا ہوں۔۔۔

عیان نے اپنا سر ہاتھوں پر گرا لیا اپنی بات کہہ کر۔۔۔

کیوں روک نہیں سکتے اسے، تمہیں حق ہے اس پر۔۔۔ عمر نے  
کہا۔

حق کیسا حق، جب وہ مجھے شوہر ہی تسلیم کرنے کو تیار نہیں، تو  
کس حق سے روکوں اسے۔۔۔ عیان نے کہا۔۔

پھر تو بلا کے بزدل مرد نکلے تم عیان شاہ۔۔۔۔۔ عمر نے طنزیہ  
لہجے میں کہا۔۔۔

کیا کہا میں اور بزدل۔۔۔ عیان شاک ہوا اس کے الزام پر۔  
یہ میری ہمت ہے جو اسے اپنے بھائی لے لیے رونے دیتا ہوں،  
ہر رات میرے پہلو میں ہو کر میرے بھائی کی جدائی کو روتی ہے۔۔  
میری برداش دیکھو۔۔۔ اس سے زیادہ میری برداش کا کیا امتحان  
ہوگا۔۔۔

عیان نے تند لہجے میں کہا۔۔۔

عیان اس سے تمہاری ہمت اور برداش نہیں تمہاری بزدلی کا پتا  
چلتا ہے۔۔۔ تم سارے حق رکھ کر خود کو مضبوط مرد کہنے والا اپنی

بیوی کو چپ نہیں کروا سکتا اس کے آنسو نہیں پونچھتا کیوں نہیں  
۔۔۔ افسوس یار۔۔۔ تم کہتے ہو انشاء بھابھی تمہیں شوہر نہیں  
مانتی حقیقت یہ ہے تم کبھی شوہر بنے ہی نہیں تو وہ کیا تمہیں بیوی  
بن کر دکھاتیں۔۔۔

عمر کی باتوں نے اسے جھنجھوڑ دیا تھا۔۔۔ اس کی چپ پر عمر نے  
اور کہا۔۔۔

تم ان کو شوہر والی محبت دے کر تو دیکھو، بیوی وہ خود بخود بنتی "  
جائیں گی۔۔۔

وہ عمر کا ڈھکے چھپے لفظوں میں بات کا مطلب اچھی طرح سمجھ رہا  
تھا۔۔۔

کیا بکو اس کہے رہے ہو عمر، میں ایسا نہیں کر سکتا اس کی "  
رضا مندی کے بغیر۔۔۔ عیان نے غصے سے کہا۔۔۔

تم ساری عمر ان کو سمجھاتے رہو گے وہ اس رشتے کی حقیقت، ان "  
کو سمجھ نہیں انے والی، ایک حصار سے نکالنے کے لیے دوسرا

حصار قائم کرنا پڑتا ہے میرے یار۔۔ عمر نے نرم لہجے سے اسے  
اپنی بات پر قائل کرنا چاہا۔۔۔

میں ایسا نہیں کر سکتا عمر۔۔۔ عیان نے کچھ سوچ کر کہا۔  
ایک دن وہ خود تو پاگل ہو جائیں گے اس سراب کے سچھے اور  
تمہیں الگ نیم پاگل کر دیں گی۔۔ اب کے عمر نے غصے بھرے  
لہجے میں کہا۔۔۔

ہمممم۔۔ عیان ہنکارا۔۔۔ جیسے وہ اس کی بات سے متفق  
ہوں۔۔۔

اس زندہ حقیقت کو تم دونوں تسلیم کر ہی لو کہ ایمان جا چکا ہے  
اور جانے والوں کو دنیا والوں کی فکر نہیں رہتی۔۔۔  
میں مانتا ہوں اس بات کو پر مجھے یہ مناسب۔۔۔ عیان نے کچھ  
اور کہنا چاہا۔۔۔

پرور چھوڑو۔۔ میاں بیوی میں سب مناسب ہے۔۔ تو بس"  
بات ختم، جیسا میں کہے رہا ہوں تم وہی کرو اج۔۔۔ عمر نے  
اسے ٹوکا۔۔۔

کافی دیر سمجھانے کے بعد آخر کار وہ اسے اپنی بات پر قائل کر چکا تھا

---

@@@@@@@

انشاء کو اج شدید شرمندگی تھی اپنے صبح والے رویے پر اس لیے  
اس وقت وہ کچھ بہتر حلیے میں بیٹھی عیان کا کھانے پر انتظار کر رہی  
تھی۔۔۔

عیان جیسے گھر پہنچا، لاؤنج میں اسے بہتر حلیے میں دیکھ کر حیران ہوا  
۔۔۔ اس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آئی جسے لمحے میں اس نے  
چھپا لیا۔۔۔

آج اس نے غور سے دیکھا تھا اسے وہ ذرہ سی تیاری میں غضب  
لگ رہی تھی۔۔ سنہری بال ادھے کلپ میں مقید، کچھ لٹین



چہرے کا طواف کر رہیں تھیں، گلابی گال اور اس پر گلابی ہونٹ اور  
کاجل لگی گہری آنکھیں اس کا حسن قیامت خیز ہی تھا۔۔۔ ایک  
سائید پڑا دوپٹا اس کے جسم کو نمایان کر رہا تھا۔۔۔ آج پہلی دفعہ  
عیان نے اسے شوہرانہ نظر سے دیکھا تو انشاء نے جلدی سے اپنا  
دوپٹا سینے پر پھیلایا۔۔۔ عورت اس معاملے میں سدا تیز رہی ہے  
کسی کی بھی ایسی نظر لمحوں میں پہچان جاتی ہے۔۔۔  
اج اس کے اس طرح دیکھنے پر وہ حیران ہی تھی۔۔۔  
کوئی آیا تھا جو اس طرح تیار ہو کر بیٹھی ہو۔۔۔ عیان نے اس کے  
احساس کو زائل کرنے کی لیے کہا۔۔۔  
ہاں وہ فریحو آئی تھیں اس لیے۔۔۔ انشاء نے جلدی سے  
گڑبڑا کر کہا۔۔۔

عیان کو حیرت ہوئی اس کے جھوٹ پر کیونکہ دو دن پہلے وحید انکل  
سے بات ہوئی تھی وہ تو کراچی گئے تھے اپنی سالی کی بیٹی کی شادی  
تھی۔۔۔

اچھی لگ رہی ہو ایسے ہی سچ سنور کر رہا کرو۔۔۔ عیان نے اس  
کے گال کو چھو کر کہا۔۔۔ جس سے اس کا دل زور سے دھڑکا  
۔۔۔ "ان کو کیا ہوا ہے اج۔۔۔ انشاء نے سوچا۔۔۔

انشاء اسے کیسے بتاتی وہ صرف اس لیے تیار ہوئی تاکہ صبح والی بات  
کا کچھ ازلہ کر سکے۔۔۔ انشاء نے سنبھل کر کہا "کھانا لگا دوں

۔۔۔

ہمممم لگا دو۔۔۔ عیان نے کہا۔۔۔  
آپ فریش ہو جائیں میں نے کپڑے نکال دیے ہیں۔۔۔۔۔

اوکے میں چینج کر کے آتا ہوں۔۔۔۔۔  
تب تک میں کھانا گرم کر لیتی ہوں۔۔۔۔۔ وہ اس کی فرمانبرداری پر  
حیران ہوا۔۔۔۔۔ یہ پہلی بار تھا کہ دونوں نے بیک وقت نارملی بات  
کی تھی ایک دوسرے سے، ورنہ تو اکثر کسی ایک کا موڈ خراب ہی  
ہوتا تھا۔۔۔۔۔

@@@@@

انشاء کچھ الجھن کا شکار ہو رہی تھی عیان کے اج کے رویے پر۔  
اس کی پر شوق نگاہیں اسے الجھا رہیں تھیں۔۔۔ "پہلے تو کبھی اس  
طرح نہیں دیکھتے تھے عیان اج ان کے دیکھنے کا انداز ہی مختلف  
لگ رہا مجھے۔۔۔ انشاء نے سوچا۔۔۔ اس وقت وہ میڈ کی چادر  
درست کر رہی تھی۔۔۔ چادر لگاتے ہوئے ایسی ہی باتیں اس  
کے ذہن میں آ رہیں تھیں۔۔۔ وہ کشمکش کا شکار ہو رہی تھی۔۔۔  
اس سے پہلے وہ اور کچھ سوچتی عیان روم کا دروازہ کھول کر اندر  
اگیا اور کہا۔۔۔

میرے لیے کافی بنا دو۔۔۔ وہ جو سونے کا سوچ بیٹھی تھی۔۔۔"  
اس کے کہنے پر جی ٹھیک ہے کہہ کر۔۔۔ روم سے باہر چلی گئی  
۔۔۔

کچھ دیر میں وہ کافی بنا کر آئی تو عیان صوفے پر بیٹھا لیب ٹاپ پر کچھ  
کام کر رہا تھا۔۔۔ انشاء نے ٹرے اس کے سامنے کی۔۔۔ اس  
نے کپ لینے کے بجائے اس کی کلائی تھام لی وہ حیران ہوئی۔۔۔

آؤ بیٹھو۔۔۔ دوسرے ہاتھ سے ٹرے تھام کر اسے اپنے پہلو میں "  
بٹھایا۔۔۔ وہ حیرت سے اس کا یہ انداز دیکھ رہی تھی۔۔۔  
مجھے سونا ہے۔۔۔ انشاء نے سنبھل کر کہا۔۔۔ آج اس کے ہر "  
انداز میں استحقاق تھا۔۔۔

بعد میں سو جانا، باباجان کو کال لگا رہا ہوں مل کے بات کرتے ہیں "

---

عیان کی بات سن کر انشاء کے دل کو تسلی ہوئی۔۔۔  
عیان نے کال لگائی اور کافی دیر ان دونوں نے بابا سے بات کی  
۔۔۔ بابا ان کو ساتھ دیکھ کر خوش ہو رہے تھے۔۔۔ نادانستہ عیان  
اسے چھو کر اس کے حواس گم کر رہا تھا۔۔۔

جیسے ہی کال ڈسکنٹ ہوئی وہ جلدی سے اس کے پہلو سے اٹھی

---

@@@@@@@@

جانے کیوں اس کی آنکھیں پھر برسنے لگیں تھیں۔۔۔ عیّان نے  
کئی منٹ خود پر ضبط کرتا رہا۔۔ آخر کار لیب ٹاپ بند کرتا اٹھا  
صوفے سے اور کہا۔۔۔

آئندہ اس طرح رویا مت کرو انشاء۔۔۔ مجھے تکلیف ہوتی ہے"  
۔۔۔۔ عیّان نے نارمل لہجے میں کہا۔۔۔

پر اس پر پہلے کبھی اثر ہوا تھا عیّان کی بات کا جو آج ہوتا۔۔۔ وہ  
ہنوز رو رہی تھی۔۔۔

عیّان نے زیر و بلب روشن کرتا اس کے پاس آیا اور اس کی کلائی  
تھام کر اٹھایا اور کہا۔۔۔

مجھے تمہاری آنکھوں میں آنسو برداش نہیں آج کے بعد تم نہیں"  
روؤ گی۔۔۔ وہ استحقاق اس کے آنسو پوچھنے لگا۔۔۔

اگر پھر بھی روئی تو پھر اپنے طریقے سے صاف کروں گا۔"

انشاء کے لب پھڑپھڑائے اس کے انداز پر۔۔۔۔۔ پر کچھ بول  
نہیں پائی وہ۔۔۔ وہ شاک تھی اس کے انداز پر۔۔۔ وہ حیرت سے

عیان کے اس رویے کو دیکھ رہی تھی اس کی نظر میں شوخی تھی

----

وہ نیم اندھیرے میں اس کے تاثرات کو بغور دیکھنے لگی۔۔  
پوچھو گی نہیں کیسے صاف کروں گا۔۔۔ اس کے انسو تھم چکے "  
تھے اس کے شوخیاں انداز پر۔۔۔

نہیں۔۔۔ کیونکہ مجھے اس کی ضرورت محسوس نہیں ہوتی کہ اپ "  
سے پوچھوں۔۔۔ انشاء نے اپنا لہجہ روڈ بنالیا۔۔۔ اس کے منہ  
زور جذبوں کو بند باندھنے کا انشاء کے پاس اور کوئی طریقہ نہ تھا  
۔۔۔ وہ اس کی نظر میں شوہرانہ جذبات دیکھ چکی تھی، وہ اتنی  
بے وقوف نہ تھی جو اس کے بدلے انداز کو نا سمجھی ہو۔۔۔  
چلو کوئی بات نہیں تم نہیں پوچھتی تو کیا۔۔۔ میں تمہیں بتا دیتا "  
ہوں، ارے بتانے کی کیا ضرورت ہے تمہیں پریکٹیکل میں کر کے  
دکھاتا ہوں۔۔۔

اس کے کہنے کی دیر تھی اور انشاء اس کے لفظوں کے معنی کو  
سمجھتی اس سے پہلے عیا نے جھک اس کا چہرہ تھاما اور اس کی  
دونوں آنکھوں کو چوم لیا۔۔۔ اس کے انسو اپنے ہونٹوں سے چنے  
, انشاء نے مزاحمت کی۔۔۔ اپنا چہرہ اس کی گرفت چھڑا کر کہا  
---

یہ کیا کر رہے ہیں اپ عیاں۔۔۔ اس کے لہجے میں حیرت ہی "  
حیرت تھی۔۔۔  
کچھ غلط تو نہیں کر رہا وہی کر رہا ہوں جو ایک شوہر اپنی بیوی سے "  
کرتا ہے۔۔۔  
اس کی بات پر وہ کلس کر بیڈ سے اٹھنے لگی کیونکہ اس سے کوئی بہتر  
طریقہ نہ تھا اسے روکنے کا۔۔۔ پر عیاں نے اسکی کلائی تھام کر اسے  
بیڈ پر گرا لیا۔۔۔



اور ہونٹوں پر جھک گیا وہ اس کے سینے پر مزاحمت کر رہی تھی اپنے ہاتھوں سے وہ اس کے دونوں ہاتھ تھام کر اوپر کی طرف کرچکا تھا

-

وہ اپنے اندر قیامت خیز احتجاج کر رہی تھی پر سامنے بھی عیان تھا --- جب مرد اپنی پر آئے تو عورت کی کیا چلتی ہے --- ایسا ہی کچھ انشاء کے ساتھ ہوا تھا ---

آنسو ٹوٹ کر انکھوں سے بہ نکلے اس کے لمس پر --- پر عیان نہ رکا --- وہ جا بجا اس پر اپنے لمس چھوڑتا اسے اپنی محبت کی بارش میں بگھونے لگا --- اس کے مذاحت میں شدت آئی تو اس نے اپنے انداز میں شدت لے لیا --- وہ کب تک ایک مرد کا مقابلہ کرتی وہ مکمل اس پر حاوی ہو چکا تھا ---

وہ اس کی ہی بانہوں میں اس کی زیادتی پر روتی رہی اور وہ اس کے آنسو ہونٹوں چنے لگا --- وہ لفظ کہنا چاہتی اس کی زیادتی پر تو وہ اس کے ہونٹوں کو قید کر لیتا --- انشاء تھک کر اس کی بانہوں میں ہی سو گئی ---

@@@@@@@@

وہ تڑپ کر اس کے بانہوں کے حصار سے نکلی صبح کے آٹھ بج چکے  
تھے۔۔۔ وہ حیران تھی اتنی گہری نیند پر۔۔۔ سردرد سے پھٹنے کو  
تھا۔۔۔ پر پہلے فریش ہونا ضروری تھا۔۔۔

وہ اس کے لمس کو اپنے جسم سے کھروج کے نکالنا چاہتی تھی  
۔۔۔ جتنا صابن رگڑتی پر احساس ختم ہونے کا نام نہیں لے رہا تھا  
وہ ٹوٹ روپڑی۔۔۔

کاش ایک دفعہ مجھ سے پوچھ لیتے اپ عیان۔۔۔ پر اس طرح  
زبردستی کر کے اپ میری نظروں سے گر چکے ہیں۔۔۔  
وہ تڑپ کر روپڑی۔۔۔ آخر کتنے دیر وہ باتھ روم میں ماتم کرتی اس  
لیے آخر اسے باہر انا ہی تھا۔۔۔

وہ نہا کر آئی ایک نظر عیان پر نہ ڈالی، وہ جاگ چکا تھا پر وہ اگنور  
کرتی شیشے کے سامنے آئی اور ٹاول کو بالوں سے نکالا اور صوفے پر  
پھینکا غصے سے۔۔۔

انشاء نے شیشے میں خود کو دیکھا۔۔ وہ ایمان کی انشاء نہیں لگ رہی تھی۔۔۔ خود کو بدلا ہوا محسوس کیا اس نے۔۔ عیان اس پر اپنا رنگ چھوڑ چکا تھا۔۔ وہ زیادہ خود کو دیکھ ہی نہ سکی شیشے میں نظریں جھکا لیں۔۔

سنہری زلفوں سے پانی کی بوندیں ٹپک رہیں تھیں۔۔۔ انکھیں پانیوں سے بھرنے لگیں کل رات کا منظر انکھوں میں گھوما ایک بار پھر۔۔

عیان نے چپھے سے اس کی زلفوں کی خوشبو سونگھی اور اگے کی طرف بائیں کندھے پر رکھیں۔۔ وہ تھر تھر کانپنے لگی۔۔۔ وہ ضبط کی انتہا پر تھی اور سامنے والا اس کا ضبط ہی آزما رہا تھا۔۔ وہ اپنے شوہرانہ حقوق اس سے لے رہا تھا۔۔۔

انسو تھے بہنے کو تیار تھے گلابی ہونٹ کپکپا رہے تھے وہ شیشے میں اس کے تاثرات دیکھ چکا تھا۔۔ اس کے کندھے پر اپنے ہونٹ رکھ چکا تھا۔۔ وہ جی جان سے کانپی کل رات اس کے لمس میں شدت تھی۔۔۔ اس کا رخ اپنی طرف موڑا اس نے اور جو انسو اس کی

پلکوں پر اٹکے تھے اس کی ایک آنکھ کو چوم کر پھر دوسری کو چوم کر  
اس کے آنسو اپنے ہونٹوں چن لیے اس نے ---  
وہ خود کو بے بسی کی انتہا پر محسوس کر رہی تھی ---  
س کی تڑپ پر عیان نے اس پر گرفت ہلکی کر دی ---  
پلیز مجھے چھوڑ دیں --- انشاء منمنائی --- گلابی گال، کپکپاتے "  
ہونٹ اور اس پر سرخ ہوتی ناک ---  
چھوڑنے کے لیے تھا نہیں ہے --- عیان نے اس کی سرخ "  
ناک سے اپنی ناک رگڑی ---  
پلیز --- مجھے میرے حال پر چھوڑ دیں --- وہ اس کے بازو "  
اپنے کندھوں سے ہٹانا چاہ رہی تھی ---  
چھوڑ ہی تو نہیں سکتا --- وہ ابھی بھی اسے ستانے کے موڈ میں "  
تھا ---

تمہیں دکھ کس بات کا ہو رہا ہے انشاء بولو۔۔۔ وہ اس کا جھکا سر،  
ٹھوڑی پر ہاتھ رکھ کے اٹھایا اور انشاء کی انکھوں میں جھانک کر  
پوچھا۔۔۔

تو کیا نہیں ہونا چاہیے۔۔۔ انشاء نے منہ بسورا۔۔۔ وہ اس کے  
انداز پر کسمکساتی۔۔۔

کیوں میں نے کچھ غلط کیا ہے بتاؤ مجھے۔۔۔ عیان نے سوال کیا  
۔۔۔

تنگ اگر انشاء اس کی گرفت سے نکلی اور دور کھڑی ہو کر تند لہجے میں  
بولی۔۔۔

تو آپ کو لگتا ہے آپ نے صحیح کیا، بغیر میری اجازت کے میرے  
وجود پر تسلط جمانا، آپ کو صحیح لگتا ہے۔۔۔

تم اس طرح کر کے مجھے شرمندہ نہیں کر سکتی۔۔۔ مجھے اپنے کسی  
عمل پر کوئی شرمندگی نہیں۔۔۔ عیان اس کے انداز پر حیران ہوا  
۔۔۔

جب آپ کو احساس ہی نہیں تو آپ کو سمجھانا بھی بے کار ہے"

----

آخر تم چاہتی کیا ہو۔۔۔ عیان نے چڑ کر پوچھا۔۔۔"

میرے چاہنے نہ چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا آیا اب تک، جو اب کوئی"

امید مجھے ہو۔۔۔ آپ کو زبردستی کرنی تھی آپ نے کر لی۔۔۔"

انشاء ایک دن تم بہت پچھتاؤ گی اپنے ہر اک لفظ پر۔۔۔"

بحر حال تم مجھے روک نہیں سکتی ایک بات ذہن نشین کر لو۔۔۔"

عیان نے بھی دو ٹوک لہجے میں کہا۔۔۔۔۔"

اگر آپ کو اتنا شوق تو کر لیں دوسری۔۔۔ انشاء کی اسی رٹ پر"

غصہ آیا عیان کو اور اس کی بات کاٹ کر کہا۔۔۔"

بس اگے ایک لفظ مت بولنا۔۔۔ اور میں واپس آؤں مجھے میری"

بیوی نارمل انداز میں ملے۔۔۔"



وہ اس کے ڈھیٹ انداز پر حیران ہی ہوئی تھی۔۔۔ ایسا لگ رہا  
تھا عیان نے فیصلا کر لیا تھا وہ اس کی کسی بات کو سریس لے گا ہی  
نہیں۔۔۔

وہ پیر پختی ہوئی باہر جانے لگی اسی وقت عیان کے آواز پر رکی  
۔۔۔

پہلے میرے کپڑے نکالو اور پھر ناشتہ ساتھ کریں گے۔۔۔"  
وہ غصے سے گھورتی کپڑے نکالنے لگی۔۔۔ اس کے ہر انداز میں  
غصہ تھا پر ایسا لگ رہا تھا وہ اس کی ڈھٹائی کا مقابلہ کرنے کے لیے  
خود کو تیار کر رہی ہو یا پھر ضبط کرنا چاہ رہی ہو۔۔۔  
وہ واشروم کی طرف بڑھ گیا اس پر ایک نظر ڈالتا۔۔۔

@@@@@

وہ فریش ہو کر آیا تو دیکھا مس میچ کا مبینیشن کے اس کے کپڑے  
نکالے تھے۔۔۔ وہ براؤن شرٹ کے ساتھ بلیوپینٹ نکال کر گئی  
اس پر ریڈ ٹائے۔۔۔



عیان کو ہنسی آئی۔۔۔ وہ دوسرا سوٹ نکالنے لگا۔۔۔

اسے اندازہ تھا انشاء کے اس رویے کا۔۔۔

نیچے آیا تو وہ ناشتہ کھا رہی تھی۔۔۔ اسے پتا تھا وہ اسے ساتھ کھانے

کا کہے گا تو وہ اس سے پہلے کھالے گی۔۔۔ یہی تو وہ چاہتا تھا وہ

ناشتہ کر لے کہیں ایسا نہ ہو رات کا غصہ کھانا نہ کھا کر نکالے۔۔۔

وہ خوش تھی اس کی بات نامان کر۔۔۔ جبکہ عیان مطمئن تھا کہ

اس نے کھانا کھا لیا۔۔۔

وہ اکر بیٹھا ڈائینگ پر وہ اٹھ کر جانے لگی۔۔۔ تو عیان نے کہا

میرا بریفکیس لانا روم سے۔۔۔

اپنے کام زینب بی سے کہیں یا کسی اور سے۔۔۔ انشاء نے غصے

سے کہا تلخ لہجے میں۔ اسے رہ رہ کر اپنی رات کی توہین بھول نہیں پا

رہی تھی، اور اس پر عیان کا مطمئن انداز اسے سلگا رہا تھا۔۔۔

میں تو تمہیں ہی کہوں گا۔۔۔ بیوی تم ہو سارے کام تم کروگی"  
میرے۔۔۔

جاؤ جلدی لے کر آؤ۔۔۔ عیان نے غصے سے بھرپور لہجے میں کہا"  
۔۔۔ اس کے حکمیہ انداز پر۔۔۔

وہ جلدی سے اٹھی اور سیڑھیان چڑھنے لگی۔۔۔ وہ واپس آئی تو  
اس کا منہ پھولا ہوا تھا۔۔۔

اس نے جان بوجھ کر آنے میں دیر کی جبکہ تب تک عیان ناشتہ  
کر کے فری ہو گیا تھا۔۔۔

انشاء نے بریف کیس بڑھایا تو عیان نے اس کا ہاتھ تھام لیا۔۔۔  
اور اسے ساتھ لے جانے لگا۔۔۔

یہ کیا کر رہے ہیں۔۔۔"

سب مازم دیکھ رہے ہیں۔۔۔"

حنیف اور رحیم نے نظر جھکالی دونوں پر ایک نظر ڈال کر۔۔۔

وہ اس کے ساتھ گھسیٹتی ہوئی جانے لگی اور عیان نے بریف کیس لے کر اس کے ہاتھ سے اپنے دوسرے ہاتھ میں پکڑا۔۔۔

اچھی بیویاں شوہر کو دروازے تک چھوڑنے جاتی ہیں۔۔۔ اور " بہت ہی اچھی بیویاں تو انہیں گاڑی میں بیٹھنے کے بعد ان کی جانب راہ دیکھتی رہتی ہے جب تک منظر سے اوجھل نہیں ہو جاتی شوہر کی گاڑی اور کوئی دعا وغیرہ پڑھ کر پھونک بھی دیا کرتی ہیں۔۔۔ وہ لاؤنج کا دروازہ کر اس کر کے کارپورچ تک آئے۔۔۔ اب ہاتھ اس کی کمر میں ڈالا۔۔۔

پلیز چھوڑیں۔۔۔ انشاء نے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔۔۔ " ڈرو مت۔۔۔ آفیس تک نہیں لے جا رہا۔۔۔ عیان نے ہنس کر کہا۔۔۔ وہ شرم سے لال ہو رہی تھی۔۔۔ انشاء کا بس نہیں چل رہا تھا کہ عیان کو کچھ کر ہی ڈالے جو اتنا پھیل رہا تھا۔۔۔ اب بتاؤ تم کو نسی قسم کی بیوی ہو۔۔۔ "

وہ غصے سے گھور رہی تھی اور عیان نے اس کی کمر سے ہاتھ نکالا اور بریفکیس گاڑی میں رکھا اور اس کی طرف مڑ کر کہا۔۔۔

یہاں تک آکر تم اچھی بھی بن چکی ہو۔۔۔ اب یہ بتاؤ کہ بہت اچھی "بیوی بننے کا ارادہ ہے یا نہیں۔۔۔

عیان نے مسکرا کر کہا۔۔۔ وہ دوبارہ گویا ہوا۔۔۔ "کچھ بولوں گی بھی یا نہیں یا یونہی مجھے گھورتی رہو گی غصے سے۔۔۔

اول تو میں بہت ہی بے کار قسم کی بیوی ہوں کیونکہ میں یہاں تک "آئی نہیں ہوں زبردستی لائی گئی ہوں۔۔۔ جب میں اچھی بیوی نہیں تو بہت اچھی بننے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔۔۔ وہ اس کی بات سن کر سخت بد مزاج ہوا۔۔۔ گاڑی میں بیٹھا۔۔۔ اور خود پر کنٹرول کر کے کہا۔۔۔

رات کو کھانے پر اہتمام کر لینا عمر اور نازیہ بھابھی آئیں گے۔۔۔ "میں کچھ نہیں کروں گی آپ کے مہمان ہیں زینب بی سے کہے دیں"

---

میں نے تم سے کہے دیا ہے اب تم پر ہے کیا کرتی ہو۔۔ اتنا کہے"  
کر اس نے گاڑی کی اسپید دی اور چلا گیا بغیر انشاء کا جواب سننے

--

وہ منہ میں بڑبڑاتی ہوئی اندر چلی گئی۔۔۔

@@@@@@

کیا بات ہے اج میرا یار نکھرا ہوا ہے۔۔۔۔ میٹنگ کے بعد اکیلے"  
تھے آفیس روم میں تو عمر نے عیان سے کہا۔۔۔

شٹ اپ۔۔۔ عیان کو اس کے شرارتی انداز پر کہنا پڑا۔۔۔"  
کیا کہا تم نے تھینکس کہا اور مجھے شٹ اپ سنائی دے رہا ہے"  
۔۔۔۔ عمر نے کان کھجاتے ہوئے کہا۔۔۔۔ جیسے واقعی اسے سننے

میں غلطی ہوئی ہو۔۔۔

عمر میں نے شٹ اپ ہی کہا ہے۔۔۔ عیان نے گھورتے"  
ہوئے کہا۔۔۔ وہ کتنا مطمئن تھا پر انشاء کے آخری لفظ اور تاثرات

بہت تکلیف دہ تھے عیان کے لیے۔۔۔ اس لیے سارے موڈ کا  
بیڑا غرق ہو چکا تھا۔۔۔  
پر کیوں۔۔۔ عمر نے پوچھا۔  
کسی پر زبردستی مسلط ہونا غلط لگ رہا ہے مجھے۔۔۔  
اوہ جناب کو انور ہونا گھل رہا ہے۔۔۔ کیونکہ ہمیشہ لڑکیوں کا  
کرش رہا ہے جناب سب کا منظورِ نظر، اب کوئی لڑکی وہ بھی  
مابدولت کی بیوی اپ کی چارمنگ پرسنلٹی سے امپریس نہیں ہو رہی  
۔۔۔ یہی بات ہے نا۔۔۔  
عمر نے بھی کھل کے تبصرہ کیا۔۔۔ عیان نے نظر چرائی اور کہا  
۔۔۔  
ایسا کچھ نہیں ہے عمر۔۔۔  
یہی بات ہے جانتا ہوں میں۔۔۔  
تم سدھر نہیں سکتے بالکل لڑکیوں کی طرح تبصرہ کرنے لگے ہو  
۔۔۔

وہ تو ہے۔۔۔ اب بتاؤ، کونسی بات گھل رہی میرے یار کو کھل " کے کہو۔۔۔ عمر نے کہا۔۔۔

میں کچھ نہیں کہہ رہا تم رات کو خود آرہے ہو ڈنر پر۔۔۔ دیکھ لو " اس کا انداز۔۔۔ پھر کہنا۔۔۔

کیا مطلب۔۔۔ "

آج کھانے پر آؤ گے بھی گھر۔۔۔ پر بنا ہوا کچھ نہیں ملے گا یہ بھی " دیکھنا اور اندازہ کرنا میری ویلیو اس کی نظر میں۔۔۔

بس یہی پر اہلم ہے سارے مردوں کی کہ ایک رات میں عورت " بدل جائے، ایسا کچھ نہیں ہوتا، وقت لگتا ہے تھوڑا ٹائم دو پھر دیکھو انشاء بھابھی میں چیخ۔۔۔۔۔ صبر اور حوصلہ رکھو میرے یار

۔۔۔

عمر نے اسے سمجھایا۔۔۔

اچھا بھابھی کو لانا مت بھولنا۔۔۔ عیان نے کہا۔۔۔

اس کے بغیر آؤں گا بھی نہیں۔۔۔ عمر نے کہا۔۔۔



پھر دونوں اپنی باتیں کرنے لگے۔۔۔۔۔

@@@@@

تھکن سے جسم چور تھا وہ بھی ایسا سوئی کہ پھر شام چار بجے اٹھی  
۔۔۔ جلدی نماز ادا کی اور دل ہی دل میں عیان کو سناتی رہی۔۔۔  
نہیں بنواتی کچھ۔۔۔ انسلٹ ہوگی تو پتا چلے گا۔۔۔"

انشاء نے چڑ کر سوچا۔۔۔

اسی ملگجے حلیے میں بیٹھی رہی۔۔۔

وہ لاؤنج میں بیٹھی تھی صبح والے حلیے میں۔۔۔ عیان نے ہی

سلام کیا۔۔۔

کتنی بھی ناراضگی ہو سلام کا جواب دینا چاہیے۔۔۔ اس نے ٹوکا"

۔۔۔

واعلیکم سلام انشاء نے کہا۔۔۔"

یہ کلر بہت سوٹ کرتا ہے تم پر اچھا ہوا چینج نہیں کیا۔۔۔ مجھے"  
یقین تھا تم اسی سوٹ میں مجھے ملو گی۔۔۔ عیان نے مسکرا کر کہا

---

وہ جو اسے چڑانے کا سوچے ہوئے تھی اس کی تعریف پر کلس کر  
رہ گئی۔۔

دیکھ لو دل کی دل سے راہ ہوتی ہے۔۔۔ عیان نے ایک اور شعلہ"  
پھینکا۔۔۔

وہ ضبط کرتی رہی۔۔۔ "اب ایسی بھی بات نہیں۔۔۔ انشاء  
نے کہا۔۔۔

اچھا چائے دے کر پھر جاؤ۔۔۔ عیان نے کہا۔۔۔"  
وہ عیان کی تعریف پر بوکھلاہٹ کا شکار تھی۔۔۔ کچن کی طرف  
جاتے ہوئے لانگ مر میں اس نے خود کو دیکھا۔۔۔

میں تو ماسی لگ رہی ہوں پھر عیان نے ایسے کیوں کہا۔۔۔"  
انشاء نے سوچا۔۔۔

چپ چاپ چائے بنانے لگی۔۔۔ اس کے سامنے چائے رکھی تو  
عیان نے کہا۔۔۔

تم اپنی نہیں لآئی۔۔۔ عیان نے کہا۔۔۔  
میں پی چکی ہوں۔۔۔ انشاء نے سہولت سے کہا۔۔۔  
بیٹھو کہاں جا رہی ہو۔۔۔

کپڑے چینج کرنے جا رہی ہوں۔۔۔ انشاء نے کہا۔۔۔ "ایک"  
تو ایک منٹ بھی سکون سے نہیں بیٹھنے دیتے سوال پر سوال کرتے  
رہتے ہیں۔۔۔ انشاء نے سوچا پر کہا نہیں۔۔۔

پلیز بلیک کلر مت پہننا اس کے علاوہ جو بھی پہنو تمہاری مرضی۔  
انشاء بغیر کچھ کہے چلی گئی۔۔۔ عیان کو یقین تھا وہ بلیک کلر پہنے گی

---

@@@@@@@

اور انشاء نے حقیقت میں بلیک کلر کا سوٹ پہن کر فریش ہو کر  
شیشے کے سامنے آئی۔۔۔

عجیب شخص ہے رات کے کھانے کا پوچھ ہی نہیں رہا۔۔۔"

انشاء دل ہی دل میں سوچ رہی تھی۔۔۔

سامنے بیٹھا عیان اس کے حسن کو بغور دیکھ رہا تھا۔۔۔ یہ اس کے دل کی آواز تھی وہ بلیک کلر میں جچے گی۔۔۔ اس وقت بلیک کلر پہنے وہ عیان کے دل کو دھڑکا رہی تھی۔۔۔

انشاء جزبز ہو رہی تھی اس کے اس طرح دیکھنے پر۔۔۔

ان کو تو بلیک کلر پسند نہیں ہے اس لیے پہنا تھا اور اب دیکھ " کیسے رہے ہیں۔۔۔ انشاء نے دانت پیسے اور سوچا۔۔۔

وہ سارا غصہ اپنے سنہری بالوں پر نکال رہی تھی۔۔۔

میرا غصہ ان پر کیوں نکال رہی ہو۔۔۔ عیان نے کہا۔

پلیز آپ اس طرح دیکھنا بند کریں مجھے سکوں سے تیار ہونے دیں "

۔۔۔ انشاء نے بے تاثر لہجے میں کہا۔۔۔

واقعی جس نے کہا تھا صحیح کہا تھا خوبصورت لڑکیوں کی عقل "

گھٹنوں میں ہوتی ہے۔۔۔

یہ اپ کا اشارہ کس کی طرف ہے۔۔۔ انشاء نے ایک دم اس کی  
بات پر برش پٹخا اور پلٹ کر اس کے روبرو ہوئی اور کمر پر ہاتھ رکھ  
پوچھا۔۔۔

اچھا تو تم واقعی خود کو اتنا خوبصورت سمجھتی ہو کہ تمہیں لگتا ہے کہ  
یہ میں نے تمہارے لئے کہا ہے۔۔۔

عیان نے شرارتی لہجے میں پوچھا۔۔۔ انشاء گڑبڑائی اور کہا۔۔۔  
تو کیا واقعی میں خوبصورت نہیں ہوں۔۔۔ انشاء نے بے ساختہ  
پوچھا۔۔۔

اس سوال کا جواب تو فرصت میں بیٹھ کر دوں گا، اگر تم سننا گوارا  
کرو۔۔۔ عیان نے شوخ لہجے میں کہا۔۔۔

مجھے اپ کے یقین دلانے کی ضرورت نہیں۔۔۔ مجھے خود پتا ہے  
۔۔۔ عیان کے اس جواب پر وہ بے انتہا شرمندہ ہوئی۔۔۔  
شرمندگی کے مارے جو منہ میں آیا بول گئی وہ۔۔۔ وہ پلٹی تو۔۔۔

اسی وقت عیان نے اس کے ہاتھ تھام لیا اور ڈرار سے باکس نکالا  
اور اس میں سے کنگن نکالے اور اس کی کلائی میں سجادیے۔۔۔  
ماما کی نشانی ہے اسے خود سے جدا مت کرنا۔۔۔ عیان نے پیار  
سے کہا۔۔۔

انشائیوں تو اتار دیتی پر ماما کا سن کر خاموش ہو گئی کیونکہ وہ بڑوں کا  
احترام کرنا اچھی طرح جانتی تھی۔۔۔  
روم سے باہر چلی گئی۔۔۔ عیان واش روم چلا گیا چینج کرنے  
۔۔۔

@@@@@@@@

عمر اور نازیہ بھابھی بچوں کے ساتھ آئے تھے۔۔۔ زینب بی حیران  
ہوئی۔۔۔

انہیں انشاء نے یہی کہا تھا "عیان کا ڈنر باہر ہے۔۔۔ اس لئے  
صرف نوکروں کا کھانا بنا تھا آج۔۔۔ ویسے بھی انشاء کم ہی کھانا کھاتی  
تھی زیادہ تر رات میں اہتمام مردوں کے لئے ہی کیا جاتا تھا۔۔۔۔

جانے کیوں اب انشاء شرمندہ ہونے لگی۔۔۔ کیونکہ عمر اور نازیہ  
بھابھی کیک فروٹس چاکلیٹ اور گفٹس کے ساتھ آئے تھے۔۔۔  
نازیہ بھابھی پہلے بھی اس سے پیار ملتی تھی پر اب تو ان کا انداز اور  
بھی اپنا پن لیے ہوئے ہوتا تھا۔۔۔

عمر نے بھی احترام میں اس کے سر پر ہاتھ رکھا۔۔۔  
یہ سب لانے کی کیا ضرورت تھی۔۔۔ عیان نے اتنا کچھ دیکھ کر  
کہا۔۔۔

تمہارے لئے کچھ بھی نہیں کیا سب کچھ بھابھی کے لیے ہے۔۔۔  
عمر نے چڑاتے ہوئے کہا۔۔۔  
بس بھابھی شادی جلدی میں ہوئی کچھ دے نہ سکے اس لیے اب یہ  
سب کرنا پڑا۔۔۔ عمر نے کہا۔۔۔ نازیہ مسکرا رہی تھی۔۔۔

نازیہ اسے سونے کی چین اور ڈریس دکھانے لگی۔۔۔ انشاء دل  
ہی دل میں ان کے خلوص کا اعتراف کیا اور اپنی سوچ پر جی بھر کر  
شرمندہ ہوئی۔۔۔



اب اتنا جلدی کیا بنے گا اور منگوانے میں بھی وقت ضایع ہوگا"  
۔۔۔ الریڈی رات کے دس بجنے والے تھے۔۔۔

انشاء کو ٹھنڈے پسینے چھوٹنے لگے اور خود کی بے وقوف پر رونا  
انے لگا۔۔۔۔

کیا ہوا انشاء۔۔۔ نازیہ نے اس کی بدلتی کیفیت کو بخوبی سمجھا "  
... اور پوچھا

انشا کو سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ اس بات کا کیا جواب دے۔۔۔ وہ  
عیان کو دیکھنے لگی۔۔

انشاء عیان کا منہ تکنے لگی۔۔۔ اور کہا۔۔۔

کچھ نہیں نازیہ بھا بھی۔۔۔ انشاء نے گڑبڑا کر کہا تھا۔۔۔

اس سے پہلے نازیہ بھا بھی کچھ کہتی اسی وقت ملازم اگیا تھا۔۔۔

سر کھانا اگیا ہے، کب تک سروو کرنا ہے۔۔۔ رحیم نے اکر کہا "

۔۔۔

انشاء حیرت سے دیکھ رہی تھی دو ملازموں کے ہاتھ میں کئی شاپرز  
تھے جو کچن کی طرف لے جا رہے تھے۔۔۔

پندرہ منٹ بعد ڈائینگ پے لگا دینا۔۔۔ عیان نے کہا۔۔۔

عیان تمہیں پتا ہے مجھے گھر کا کھانا پسند ہے پھر باہر سے کیوں۔۔۔

عمر نے جان بوجھ کر جتایا کیونکہ اسے الریڈی عیان بتا چکا تھا ایسا  
کچھ ہونے والا ہے۔۔۔ عمر غور سے دیکھ انشاء کو رہا تھا پر کہے  
عیان سے رہا تھا۔۔۔

انشاء شدید شرمندگی سے دوچار ہونے لگی۔۔۔ عیان کچھ کہے اس  
سے پہلے انشاء نے کہا۔۔۔

سورمی عمر بھائی، آئندہ میں سارا کھانا خود بناؤں گی اپ لوگوں کے  
لیے۔۔۔

آج بچوں کی وجہ سے باہر کا منگوایا ہے کیونکہ بچوں کو باہر کا کھانا  
بہت پسند جو ہے۔۔۔ عیان نے اس کی بات سے جوڑ لگایا۔۔۔

جس پر وہ تشکر سے دیکھنے لگی عیان کو۔۔۔

زینب بی جلدی سے کھانا لگوانے چلیں گئیں اور انشاء جانے لگی  
ان کے پیچھے تو نازیہ نے کہا۔۔۔

تم کہاں جا رہی ہو یہاں بیٹھو میرے پاس۔۔۔"

وہ بیٹھ گئی۔۔۔

وہ کھانا لگوانے کے لیے جا رہی تھی۔۔۔"

انشاء نے وضاحت دی۔۔۔

بنانا یا ہے زینب بی بھی لگوا دیں گی۔۔۔ بس تم مجھے ایک بات بتاؤ"

۔۔۔ نازیہ بھا بھی ایسے کہے رہیں تھیں جیسے کوئی بڑی اہم بات کرنی  
ہو اسے انشاء سے۔۔۔ عمر اور عیان اپنی باتوں میں بڑی تھے ایک  
طرف اور دوسری طرف وہ دونوں بیٹھی تھیں۔۔۔ بچے باہر لان  
میں کھیل رہے تھے۔۔۔

جی نازیہ بھا بھی۔۔۔ پوچھیں۔۔۔ انشاء نے کہا۔۔۔"

ویسے بہت شریف بنا پھرتا ہے تمہارا شوہر۔۔۔ اب بتاؤ عیان "  
بھائی رو مینٹک ہے بھی یا نہیں روم میں۔۔۔ یا روم میں بھی اتنا  
شریف ہے۔۔۔

نازیہ بھابھی کے سوال پر حیران ہوئی انشاء۔۔۔ کل رات اور صبح  
پھر شام کا منظر یاد آیا اسے۔۔۔

نازیہ بھابھی اپ بھی نہ۔۔۔ انشاء شرم سے لال ہوئی۔۔۔ "  
بس رہنے دو تمہارے چہرے کے رنگوں نے بتا دیا سب۔۔۔ "  
نازیہ نے ہنس کر کہا۔۔۔

اب ایسی بھی بات نہیں۔۔۔ تھوڑا گڑبڑائی انشاء۔۔۔ "  
رہنے دو تم، میں تو عمر سے پہلے کہتی تھی اتنا شریف بندا بنا پھرتا "  
ہے تمہارا دوست دیکھنا چھپا رستم نکلے گا۔۔۔ اب تمہارے  
چہرے کے رنگوں نے سب راز کھول دیے۔ نازیہ کھل کے ہنسی  
اور انشاء شرمائی۔۔۔

ایک بات بتاؤں مزے کی انشاء۔۔۔ نازیہ بھابھی نے کہا۔۔۔ "

جی بھابھی بتائیں۔۔۔ انشاء نے کہا۔۔۔

تمہارے شوہر پر بہت لڑکیاں مرتی ہیں جانتی ہو میری بہن کی"

شادی میں بہت اچھے طریقے تمہارے شوہر نے شرکت کی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ میری بہن کی نند تو پیچھے ہی پڑ گئی تمہارے شوہر کے۔۔۔ بہت لڑکیوں کو امید تھی جس میں چینا سرفہرست تھی پر سب کی امیدوں پر پانی پھر گیا، بازی تو تم لے گئیں۔۔۔

اب انشاء کو سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ اس بات پر کمینٹ کرے تو کیا کرے جب کچھ نہ سمجھ آیا تو خاموش نظروں سے نازیہ بھابھی کو دیکھنے لگی۔۔۔ دل میں آیا کہے دے کہ "ان میں سے کسی سے شادی کر لیتا کم از کم کسی کی تو امید پوری ہوتی میری زندگی نہ خراب ہوتی۔۔۔ کلس کر انشاء نے سوچا۔۔۔

نازیہ غور سے اس کے عجیب تاثرات دیکھ رہی تھی۔۔۔ اور پھر کہا۔۔۔

انشاء تم بھی سوچو گی کہ میں یہ باتیں لے کر کیوں بیٹھی ہوں اصل " میں ان کے چچھے بھی ایک وجہ ہے تم نے پوچھا نہیں، کوئی بات نہیں، میں خود ہی بتا دیتی ہوں۔۔۔۔

وجہ کیسی وجہ۔۔۔ انشاء نے حیرت سے پوچھا۔۔۔

تمہیں تو شاید یہ بھی نہیں پتا ہوگا کہ علیزے آرہی ہے۔۔۔

انشاء نے انجان نظروں سے دیکھا نازیہ بھا بھی کو۔۔۔

اپنے شوہر کو ذرا قابو میں رکھنا علیزے دیوانی ہے عیان کی، کتیں " دفعہ ان کے قصے سن چکی ہوں عمر سے، سوچا تم کو بتا دوں اگے تمہاری مرضی، احتیاط کرنا۔۔۔

جی بھا بھی، مجھے عیان پر پورا بھروسہ ہے۔۔۔۔

یہ انشاء نے کس دل سے کہا وہی جانتی تھی ورنہ دل میں اربا تھا کہے دے۔۔۔۔ "مجھے کیا، مجھے کوئی پرواہ نہیں، میں نے تو خود عیان سے کہے دیا دوسری شادی کا، مجھے علیزے اور عیان کی کوئی پرواہ

نہیں۔۔ کیا پتا اس بہانے میری جان چھوٹ جائے اس ان  
چاہے تعلق سے۔۔

محبت اس بے پرواہ لڑکی پر مسکرا دی اور درد کو افسوس ہوا اس پر  
جو قدر نہیں کرتی ایسے شخص کی۔۔ وقت اپنے انے کا انتظار کر رہا  
تھا جب اپنی بے پرواہی سے یہ لڑکی روئے گی۔۔۔ تب کیا ہوگا  
عیان کا رویہ، یہ وقت بتائے گا۔۔۔

@@@@@

بہت مزا ایا۔۔۔ نازیہ بھابھی نے انشاء کے گلے مل کر کہا۔۔۔  
عمر نے بھی تائید کی۔۔۔ ایک بیٹا تو تھک کر سوچکا تھا جو عمر کے  
کندھے پر تھا دوسرا نیند میں جھول رہا تھا جسے نازیہ بھابھی نے  
مشکل سے سنبھالا ہوا تھا۔۔۔

ہمیں بھی بہت مزا ایا۔۔۔ انشاء نے دل سے کہا۔۔۔  
لائیں بھابھی میں اٹھا لیتا ہوں۔۔۔ عیان نے دوسرا بیٹا اپنے  
کندھے پر اٹھا لیا۔۔۔



پھر دونوں دروازے تک چھوڑنے آئے ان کو۔۔۔  
جاتے جاتے عمر نے کہا۔۔۔  
ویکینڈ کو ہمارے گھر انا ہے ڈنر پر انشاء بھا بھی۔۔۔ عمر نے کہا

۔۔۔  
بلکل آئیں گے بھائی۔۔۔ انشاء نے مسکرا کر کہا۔۔۔  
یوں وہ دونوں ان کو دروازے تک چھوڑنے گئے تھے۔۔۔

@@@@@  
انشاء بے انتہا تھک چکی تھی۔۔۔ کمرے میں اتے ہی اپنے لیفٹ  
سائیڈ لیٹ گئی۔۔۔  
کچھ دیر میں عیان بھی اگیا اپنے سائیڈ پر۔۔۔ لائٹ آف کر کے زیرو  
بلب ان تھا۔۔۔

عیان کے کان میں عمر کے الفاظ گونجے۔۔۔ "جہان سے میں دیکھ  
رہا ہوں مجھے چینج لگ رہا ان کے ہیو ویس، تم کوشش مت چھوڑنا

کچھ سوچ کر عیان نے ہاتھ بڑھا کر اسے خود کے طرف کیا۔ انشاء  
دانت پیس کے رہ گئی۔۔۔

آج اجازت ہے۔۔۔ عیان نے مبہم لہجے میں اس کے کان کی لو  
کو چھو کر اپنے ہونٹوں سے، پھر پوچھا۔۔۔

اسے اجازت مانگنا نہیں کہتے۔۔۔ انشاء نے روڈ لہجے میں کہا۔۔۔  
وہ اس کے بال کندھوں سے ہٹاتا بولا۔۔۔

پھر کسے کہتے ہیں۔۔۔۔۔ اس کے گردن پر اپنا لمس چھوڑتے  
ہوئے پوچھا۔۔۔

میرے احساسات اور میری پرواہ کرنا چھوڑ دیں اپ، بس اپنی  
ضرورت دیکھیں اور پوری کریں اب سے میرے کسی رویے میں  
احتجاج نہیں دیکھیں گے اپ۔۔۔۔۔ پر اس طرح اپ صرف جسم  
حاصل کر سکتے ہیں اور روح کا تعلق نہیں بنا سکتے سمجھے اپ۔۔۔

انشاء کے لیے مشکل تھا اس کا لمس برداش کرنا اس لیے جتنا غصہ  
اور نفرت وہ اسے دکھا سکتی تھی دکھا رہی تھی۔۔۔ وہ اس کے پہلو  
سے اٹھی غصے سے بولی تھی یہ الفاظ۔۔۔

وہ بھی اٹھ بیٹھا اور کتنی دیر گم صم نظروں سے اسے دیکھا پھر  
سنبھل کر کہا۔۔۔

بس ایک لفظ اور نہ کہنا۔۔۔ اچھی طرح جانتا ہوں تم سے ساری  
زندگی اجازت مانگتا تمہارا یہی رویہ ہوتا، اب مجھ سے ایسی کوئی امید  
مت رکھنا۔۔۔ اور تمہیں لگتا اس طرح بد تمیزی کر کے تم مجھے  
بد ظن کر سکتی ہو تو یاد رکھنا میری بات ایک دن تم خود پچھتاو گی  
اپنے ہر اک رویے پر۔۔۔

اتنا کہے کر عیان نے اسے اپنے پہلو میں گرا لیا اور دھیمی لہجے میں  
کہا۔۔۔

ایک محبت کے تعلق کو تم نے زبردستی کا تعلق بنا دیا ہے انشاء  
اپنی بے وقوفیوں سے۔۔۔

انشاء کچھ کہے نہ سکی۔۔۔

چند محبت بھرے لمس اس کے گردن اور ہونٹوں پر چھوڑ کر وہ  
اسے خود سے لگایا اور کہا۔۔۔

اب سو جاؤ، مجھے بھی شدید نیند آرہی ہے۔۔۔

مجھے اپنے سائیڈ سونا ہے۔۔۔ چند لمحوں بعد انشاء نے کہا۔۔۔

تم نے رونے کا پروگرام بنایا ہوا ہے اس لیے یہیں میرے  
کندھے پر اپنا شغل پورا کر سکتی ہو۔۔۔ عیان نے بند آنکھوں سے کہا  
اور وہ حیران ہوئی کہ وہ کیسے اس نے اس کی ڈبا ڈباتی آنکھیں دیکھ  
لیں بند آنکھوں اور نیم اندھیرے میں۔۔۔۔

انشاء جو اس سے الگ ہو کر سونا چاہ رہی تھی اس کی گرفت  
مضبوط دیکھ کر، چپ چاپ اس کے کندھے پر سر رکھ کر سو گئی چند  
آنسو بہا کر زیادہ اس سے رویا ہی نہیں گیا۔۔۔

یہ بھی ایک زندہ حقیقت ہے کہ انسان چاہے کتنا بھی دکھی ہوں پر  
اگر کوئی ساتھ ہو تو انسان سے رویا نہیں جاتا، یہ تنہائی ہی ہے اسے

رونے پر مجبور کر دیتی ہے۔۔۔ آج انشاء کے پاس تنہائی نہ تھی تو  
آنسو بھی بہہ نہ سکے زیادہ۔۔۔۔

@@@@@@

صبح فجر کے وقت عیان کی انکھ کھلی، کچھ دیر اپنے پہلو میں خود سے  
لگی انشاء کو دیکھا جو اب اس کے گرد اپنے بازو لپیٹے سو رہی تھی  
۔۔۔ عیان نے آرام سے اس کا سر تکیے پر رکھا اور اس کے  
چہرے کو دیکھا اور سوچا "نیند میں بھی ناراض رہتی ہے یہ لڑکی  
۔۔۔

وہ مسکرایا۔۔۔ وہ جو کبھی کسی لڑکی کی طرف متوجہ نہ ہوا آج یہی  
لڑکی اسے ہر وقت خود کی طرف متوجہ رکھتی ہے۔۔۔ "نکاح کی  
طاقت ہے یہ ورنہ کل رات جو تم نے لفظ استعمال کیے ایک لمحے  
کو غصہ آیا پر اگلے لمحے مجھے تمہارے دکھ نے احساس دلایا تمہارے  
احساسات کا اس لیے خود پر ضبط کر گیا۔۔۔

کاش تم سمجھ جاؤ بہت انا پرست ہوں , اتنا مت للکارنا میری "  
غیرت کو کہ واقعی تم سے بے پرواہ ہو جاؤں ۔۔ عیان نے خود سے  
کہا ۔۔۔

اس نے انشاء کی پیشانی چومی ۔۔۔ وہ کسمکسائی اور وہ جلدی سے  
بیڈ سے اٹھ گیا ۔۔۔

خود باجماعت نماز پڑھ کے آیا انشاء اب تک بے خود ہو کر سو رہی  
تھی ۔۔۔

انشاء اٹھو نماز کا وقت نکل جائے گا میں واک پر جا رہا ہوں ۔۔۔ "  
وہ دوسرے بلاوے پر اٹھ گئی اور عیان روم سے چلا گیا ۔۔۔  
@@@@@@

شام میں جلدی اکر عیان نے انشاء سے کہا ۔۔۔

ریڈی ہو جاؤ شاپنگ پر چلنا ہے ۔۔۔ "

میرا موڈ نہیں , نہ مجھے کچھ لینا ہے , ناکسی چیز ضرورت ہے ۔۔۔ "

انشاء نے منہ بنایا ۔۔۔ اور کہا تھا ۔۔۔

تمہارے موڈ کی ایسی کی تھی، اٹھو جاؤ، چینج کرو چلنا ہے۔۔۔"

وہ اسے کلائی سے پکڑ کر کھڑا کیا اور کہا تھا۔۔۔

عجیب زبردستی ہے، کہانا کچھ نہیں لینا، ناکسی چیز کی ضرورت"

ہے، پھر بھی۔۔۔۔ انشاء نے برے برے منہ بناتے ہوئے کہا

اور یہ عادت اس کی ہمیشہ سے تھی۔۔۔

وہ اس کی کلائی چھوڑ چکا تھا۔۔۔ وہ جانے لگی اوپر کی طرف۔۔۔

سنو۔۔۔ عیان نے کہا۔۔۔"

ہممم۔۔۔ وہ مڑی اور سوالیہ نظروں سے دیکھا۔۔۔"

ایسے منہ بنا کر تھک نہیں جاتی اگر واقعی ایسا منہ ہو جائے کیسی"

لگوگی ابھی جا کر مر میں دیکھنا۔۔۔ بالکل بندریا لگتی ہو۔۔۔ عیان

نے ہنستے ہوئے کہا۔۔۔

عیان اپ سدرہ جاتیں مجھے ایسے مذاق پسند نہیں اور مجھ سے ناکیا"

کریں۔۔۔ انشاء نے چڑ کر کہا۔۔۔



تم مذاق اڑانے والے کام نہ کرو۔۔۔ میں مذاق نہیں اڑاؤں گا۔  
۔۔۔ سمپل از دیٹ۔۔۔ عیان نے کندھے اچکا کر کہا۔۔  
اس کے منہ لگنا بے کار ہے۔۔۔ انشاء نے سوچا اور جانے لگی۔

۔۔۔

سہی سوچا تم نے، تو آرام سے ہر بات مان لیا کرو میری۔۔۔  
عیان نے کہا تو وہ حیران ہوئی کیسے اس کی سوچ پڑھ گیا وہ۔۔۔  
اب وہ جلدی سے سیرھیاں چڑھنے لگی۔۔۔  
میرے کپڑے بھی نکال دینا۔۔۔ چھپے سے عیان نے کہا۔۔  
لمحے کو رک کر اثبات میں سر ہلایا اور چلی گئی۔۔  
@@@@@

گاڑی میں دونوں خاموش تھے۔۔۔ انشاء باہر ہی دیکھ رہی تھی  
۔۔۔ اس نے ایک نظر بھی عیان پر نہ ڈالی۔ آخر کار عیان نے  
اس خاموشی کو توڑا اور کہا۔۔۔

کیا تم اپنے رویہ میں ذرا سا تبدیلی نہیں لا سکتی، کچھ نرمی لاؤ اپنے " اندر میرے لیے۔۔۔

بیک وقت اس کے لہجے میں سوال اور التجا دونوں تھی۔۔۔  
جو کام میرے لیے ناممکن ہے اس کی مجھ سے توقع مت کریں "

---

وہ حیران ہی ہوا اس سگندل لڑکی پر۔۔۔ اس کے سخت انداز پر  
۔۔ وہ واقعی اس رشتے کو کسی طور نبھانا نہیں چاہتی اور ساتھ ساتھ  
اسے بھی توڑنے کی کوشش کر رہی تھی تاکہ عیان بھی نبھانہ سکے

---

میں اپنے دل پر جبر نہیں کر سکتی، آپ بہت اچھے ہیں میں جانتی "  
ہوں آپ مجھے پسند نہیں کرتے پھر بھی اس رشتے کو نبھانے کی  
بہت کوشش کر رہے ہیں خود پر جبر کر کے۔۔۔ یقین جانیں مجھے  
ایمان کے بعد کسی کے ساتھ کی ضرورت نہیں۔۔۔ اپ کی ساری

کوششیں بے کار ہیں جب میں ہی آپ کے ساتھ نہیں ان کوششوں  
میں ---

انشاء باہر دیکھتے ہوئے اپنی کہے جا رہی تھی عیان کی طرف ایک  
غلط نظر ڈالے بغیر۔۔

ورنہ دیکھ لیتی وہ اپنے لفظوں سے اس پر کیسے زخم لگا رہی ہے۔۔  
پر اسے تو صرف اپنے ایمان کا غم تھا اسے کوئی پرواہ نہ تھی کسی کی  
۔ کاش وہ اپنے درد سے نکل کر دیکھ لیتی عیان کے اندر کتنا درد تھا  
---

پھر بھی وہ اپنی کہے جا رہی تھی کیونکہ آج اسے عیان نے ٹوکا جو نہ  
تھا۔۔۔

ایک طرفہ کوششیں انسان کو نڈھال اور بیزار کر دیتی ہیں۔۔ آپ "  
کے لیے اچھا یہی ہوگا مجھے میرے حال پر چھوڑ دیں۔۔۔ آپ بابا  
کی فکر چھوڑیں، میں ان کو سنبھالوں گی، آپ اپنی پسندیدہ ہمسفر  
چن کر۔۔

وہ اسٹیرنگ پر اپنی گرفت مضبوط کر چکا تھا۔۔۔۔ اور سرد لہجے  
میں کہا۔۔

بس کردو انشاء، بغیر سوچے سمجھے اتنے بڑے بول نہ بولو۔۔۔ کل کو"  
خود کچھ بولنے کے قابل نہ رہو میرے سامنے۔۔۔ اور میرے لیے  
کیا اچھا ہے تم کو فکر کی ضرورت نہیں۔۔۔ لمحے کو رک کر عیان  
نے دوبارہ کہا۔

جب دل چاہا کر ہی لوں گا شادی اپنے پسندیدہ ہمسفر سے تین دفعہ"  
سے زیادہ کہے چکی ہو تم، اب مجھے بھی یاد ہو گیا ہے۔۔۔ پھر بھی  
تم کو تو نہیں چھوڑوں گا یہ بات ذہن نشین کر لو۔۔۔ آئندہ مت کہنا  
کیونکہ مجھے یاد ہو گیا ہے تم پوری دل کی آمادگی سے اجازت دے چکی  
ہو۔۔۔

اس سے آگے نا وہ کچھ بول سکا اور نہ وہ کچھ بولی۔۔ خاموشی سے  
سفر گزرنے لگا۔۔

وہ اس کے لفظوں پر غور کرتی رہ گئی۔۔۔

@@@@@@

شاپنگ مال پہنچ کر وہ چپ ہی چپ تھی۔۔۔ عیان بات کرتا تو جواب دیتی۔۔۔ عیان نے اپنی پسند سے کافی ضرورت کی چیزیں اس کی لیں کچھ ہیوی کچھ کیول ڈریس لیے میچنگ پرس اور جوتے لیے۔۔۔ انشاء کا رویہ غیر دلچسپی لیے تھا وہ مرد تھا منٹوں میں پسند کر کے ڈن کر رہا تھا اور بل پے کر رہا تھا۔۔۔ اس لیے ڈیڈھ گھنٹے کے اندر وہ کافی کچھ لے چکا تھا۔۔۔

اب جیولری شاپ میں وہ دونوں کھڑے تھے۔۔۔۔۔ جواہری بہتر سے بہتریں ڈیزائننگ دکھا رہا تھا۔۔۔ انشاء کا رویہ ہنوز وہی تھا۔۔۔۔۔ عیان کو افسوس سا ہوا۔۔۔ اسے جیولری کا ایکسپریٹس نہ تھا۔۔۔ اس لیے سوچ میں پڑ گیا کیا لے کیا نہ لے۔۔۔

واٹ اے پلینٹ سرپرائز نیو کیل آن شاپنگ واؤ۔۔۔ چینا نے "اچانک آکر کہا اور دونوں کو چونکا دیا۔۔۔

عیان پھیکا مسکرایا، دونوں نے ایک دوسرے کو سلام کیا۔۔۔

چینا نے چہک کر اس کے سلام کا جواب دیا۔۔۔ انشاء اس سے  
نارمل ملی۔۔۔

کب آئے کراچی ایونٹ سے۔۔۔ کیسا رہا ایونٹ۔۔۔ عیان  
نے پوچھا۔۔۔

کل ہی آئیں ہیں۔۔۔ فنٹاسٹک رہا ایونٹ۔۔۔ چینا نے ہنس کر  
کہا۔۔۔

کل آئے اور اج شاپنگ حیرت ہے۔۔۔ عیان نے کہا۔۔۔  
یو نو فرینڈس۔۔۔ وہ سامنے والی شاپ میں ہیں، میں نے آپ  
دونوں کو دیکھا تو سوچا مل لوں۔۔۔ چینا نے خوشی سے کہا۔۔۔  
بہت اچھا کیا۔۔۔ عیان نے مسکرا کر کہا انشاء تو وہ بھی نہ  
کر سکی۔۔۔ ویسے بھی چینا کا پورا دھیان عیان کی طرف ہی تھا  
۔۔۔

انکل آئی بھی اگے یا اب تک وہیں ہیں۔۔۔ عیان نے پوچھا چینا  
سے۔۔۔

مما کا تو مت پوچھیں انہوں نے وہیں بسیرا کر لیا ہے۔۔۔ ہم پاپا" کے ساتھ آئے ہیں وہ تو اب بھی وہاں ہیں ایک ایک کے لیے

---

ویسے آنٹی کا لانگ اسٹے نہیں ہو گیا کراچی۔۔۔ اب کے عیان" نے انشاء کی آنکھوں میں دیکھ کر چینا سے پوچھا۔۔

پندرہ دن تو رہ چکی ہیں الریڈی۔۔۔ چینا نے کندھے اچکائے"

---

انشاء شرمندہ ہوئی اپنے اس دن کے جھوٹ پر جو وہ عیان سے بول چکی تھی کہ وہ فریخہ آنٹی کے لیے تیار ہوئی تھی۔۔۔ وہ سمجھ گئی تھی کہ عیان اس دن بھی جانتا تھا کہ فریخہ آنٹی لاہور میں ہے ہی نہیں۔۔۔

اچھا چینا میری کچھ ہیلپ کر دو جیولری لینے میں۔۔۔ انشاء کو" بھی سمجھ نہیں ا رہا۔۔۔ عیان نے ریکویسٹ کی۔۔۔



وائے ناٹ۔۔۔۔۔ شیور۔۔۔۔۔ وہ چہکی شاید اسے خوشی ہو رہی "   
تھی پہلی دفعہ عیان نے اس سے کچھ کہا ہے۔۔۔۔۔   
کچھ ہی دیر میں انہوں نے اچھی جیولری سلیکٹ کر لی۔۔۔۔۔   
شکریہ چینا تم نے بہت ہیلپ کر دی تمہاری چوائس تو بہت "   
زبردست ہے۔۔۔۔۔

عیان کی بات پر وہ عجیب انداز میں مسکرائی اور کہا۔۔۔۔۔   
چوائس تو میری ہمیشہ سے زبردست ہی تھی پر قسمت نے ساتھ "   
ہی نہیں دیا کیا کریں۔۔۔۔۔ اس نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا   
تھا۔۔۔ اس کے لہجے کے کرب کو عیان نے دل سے محسوس کیا   
۔۔۔۔۔ نارسائی ہی نارسائی تھی اس کی آنکھوں میں۔۔۔۔۔   
عیان اب جب خود تکلیف سے گزر رہا تھا تو اب اسے احساس ہو   
رہا تھا کسی اور کی تکلیف کا۔۔۔۔۔

یہ لڑکی لندن میں اس کی یونیورسٹی آیا کرتی تھی خاص اس سے ملنے   
کے لیے اور کبھی بہانے سے بلایا کرتی تھی اور وہ صرف وجہ انکل



چینا چلی گئی۔۔۔ کتنی دفعہ دل نے کہا پلٹ پر دیکھ ایک دفعہ پر وہ  
پتھر کی نہیں ہونا چاہتی تھی۔۔۔ اسے احساس ہو گیا تھا اس کے  
مان باپ کتنے اچھے ہیں پھر وہ کیسے کسی کے ساتھ برا کرنے کا سوچ  
سکتی تھی اگر واقعی وہ ان کی اولاد ہے تو۔۔۔

اتنا تو وہ بھی جان چکی تھی ان چند لمحوں میں عیان اور انشاء کو  
دیکھ کر وہ دونوں دو کشتی کے مسافر ہیں جو بظاہر ساتھ چل رہے ہیں  
پر جدا راستوں کے راہی ہیں۔۔۔ پر وہ ان کو ملا تو نہیں سکتی پر جدا  
کرنے کا سوچنا نہیں چاہتی تھی۔۔۔

پیمینٹ کر کے وہ دونوں شاپ سے باہر آ گئے۔۔۔ انشاء نے غور  
سے دیکھا عیان کو جو واقعی افسردہ لگا اسے "تو کیا واقعی وہ اتنا  
حساس دل رکھتا ہے جو چینا کا بھی دکھ محسوس کرتا ہے۔۔۔ کیا  
اتنا اچھا شخص چاہنے کے قابل نہیں۔۔۔ انشاء کے دل سے  
آواز آئی۔۔۔ وہ حیران تھی اپنے دل کی صدا پر۔۔۔

دونوں گھر آ گئے بغیر ڈنر کے، نا عیان نے کہا، نا انشاء نے کہا

-----

@@@@@@@@

ویک اینڈپر وہ دونوں عمر کی طرف ہو آئے تھے۔۔۔ انشاء کو کافی  
مزا آیا تھا نازیہ بھابھی کے ساتھ۔۔۔

اس کے دو دن بعد عیان نے کہا۔۔۔ "میرے کچھ فرینڈس نے  
رکھا ہے پی سی پر ڈنر۔۔۔"

مجھے نہیں چلنا۔۔۔ انشاء نے کہا اس کی بات مکمل ہونے سے  
پہلے۔۔۔

مجھے شوپیس سمجھ لیا ہے آپ نے۔۔۔ مجھے نہیں بننا آپ کے  
دوستوں کی گیٹ ٹو گیدر کا حصہ۔۔۔ انشاء کی طبیعت عجیب  
ہو رہی تھی۔۔۔ وہ بجائے اسے بتانے کے اپنی کہے جا رہی تھی

۔۔۔

کیا بکو اس کر رہی ہو تم۔۔۔ تمہیں کیا لگتا ہے وہاں صرف میرے  
دوست ہوں گے، دماغ درست ہے تمہارا، وہاں پر ان کی مسز بھی  
ہونگی۔۔۔ عیان نے بھی اسی کے لہجے میں جواب دیا۔۔۔

مجھے بیزاریت سی ہوتی ہے۔۔۔۔ انشاء نے کہا۔۔۔

کوئی ضرورت نہیں میرے ساتھ چلنے کی، میں خود چلا جاؤں گا، کچھ

بھی بہانہ کر لوں گا۔۔۔ عیان نے غصے سے کہا۔۔۔

اور آفیس کے لیے نکل گیا۔۔۔ وہ اسے جاتا دیکھتی رہی۔۔۔

انشاء بیٹی جو تم کر رہی وہ ٹھیک نہیں۔۔۔ تم اسے مت اتنا آزماؤ

وہ تمہیں چھوڑ ہی نہ دے یا تم سے بیزار ہو جائے۔

زینب بی کی آواز پر وہ پلٹی۔۔۔

عورت کی عزت اس کے شوہر سے ہوتی ہے، دنیا میں جو پہلا رشتہ

بنا تھا وہ میان بیوی کا تھا۔۔۔ دنیا میں کوئی بھی مرد ہو یا عورت

اکیلے تنہا نہیں رہ سکتے یہی رشتہ دونوں کو باندھتا ہے۔۔۔ تم

مسلسل اپنے شوہر کے احساسات کو پاؤں سے کچل رہی ہو۔۔۔

تم زیادتی پر ہو انشاء۔۔۔

وہ حیران ہوئی ان کی بات پر۔۔۔ وہ خاموشی سے سن بھی رہی

تھی سمجھنے کی کوشش بھی کر رہی تھی ان کی باتوں کو۔۔۔

تمہیں جانا چاہیے اس کے ساتھ --- زینب بی نے کہا ---

جی زینب بی --- انشاء نے کہا ---

زینب بی نے پیار سے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا اور اسے ڈھیروں

دعائیں دیں ---

شام کے بعد وہ تیار ہونا شروع ہوئی --- رات آٹھ بجے وہ ریڈی

تھی --- ریڈ بلیک کا مبینیشن ڈریس میں ---

نو پھر دس بج گئے پر عیان نہ آیا --- اب فکر نے اسے گھیر لیا

--- "کیا واقعی وہ سیدھا آفیس سے چلا گیا دعوت پر --- صدے

سے اس نے سوچا ---

تم فون کرو اسے --- زینب بی نے کہا ---

انشاء نے ان کے کہنے پر کال ملائی پر نمبر بند جا رہا تھا ---

گیارہ بجے تک وہ اس کا مسلسل انتظار کر رہی تھی زینب بی بی اس

کے پاس بیٹھی تھی --- وہ بلڈ پریشر کی مریضہ تھیں اسی لیے

انشاء نے ان کو آرام کرنے کے لیے بھیج دیا ---



اب فکر سے برا حال تھا انشاء کا۔۔۔ رات کے بارہ بج گئے  
تھے۔۔۔

کئی دفعہ اس کے موبائل پر کال کر چکی تھی پر اب تک اس کا نمبر بند  
جا رہا تھا۔۔

اس سے پہلے عیان نے کبھی ایسا نہیں کیا تھا میرے ساتھ۔۔۔  
انشاء نے دکھ سے سوچا۔۔۔ اب آنسو نکل آئے اس کی آنکھوں  
سے۔۔۔ اور یہ پہلی دفعہ تھا کہ انشاء ایمان کے بجائے عیان کے  
لئے رو رہی تھی۔۔۔

اب انشاء باقاعدہ آنسو بہا رہی تھی۔۔۔ فکر اور پریشانی سے انشاء  
کا برا حال ہو رہا تھا۔۔۔

دل میں برے برے خیال آنے لگے تھے۔۔۔ رات کا ایک بج رہا  
تھا۔۔۔ عیان کی کوئی خبر نہ تھی۔۔۔ موبائل اب تک بند جا رہا تھا

۔۔۔



یا اللہ عیان کی حفاظت کرنا۔۔۔ انشاء نے روتے ہوئے دعا کی " جانے کیوں اب دل کو خدشہ سا تھا کچھ غلط نہ ہوا ہو عیان کے ساتھ۔۔۔ خود بخود دعا کے لیے ہاتھ اٹھ گئے تھے انشاء کے۔۔۔ چند پل گزرے ہی ہونگے بامشکل دروازہ پر رنگ بیل ہوئی وہ جلدی سے اٹھی صوفے سے اور لاؤنج کا دروازہ کھول کر باہر نکلی۔۔۔ عیان کو پیٹوں میں جکڑے دیکھ کر انشاء کا حال برا ہوا۔۔۔ اس نے بغیر کچھ خیال کے سیدھا عیان کے گلے لگ کر رونا شروع ہو گئی۔۔۔ بغیر دھیان دیے کے وہ خود کسی کے سہارے کھڑا ہے۔۔۔ جو صحیح سلامت بازو تھا اس سے اس کی پینٹھ تھپتھپاتی عیان نے۔۔۔ ریلکس ہو جاؤ انشاء۔۔۔ عیان نے ہلکی آواز میں کہا۔۔۔ " وہ پہلے کب سنتی تھی جواب سنتی زور و شور سے روئے جا رہی تھی۔۔۔ عمر کو بے ساختہ ہنسی آئی وہ مکمل اس کے گلے لگ گئی۔۔۔

بھابھی الریڈی اپ کا شوہر ہمارے رحم و کرم پر ہے۔۔۔۔۔"

بجائے اسے سہارے دینے کہ اپ بھی۔۔۔۔۔

عمر نے جان بوجھ کر جملہ ادھورا چھوڑ دیا۔۔۔۔۔

عمر کی آواز پر وہ ہوش میں آئی اور اپنی پوزیشن کا احساس کیا تو

شرمندہ سی عیان سے الگ ہوئی۔۔۔۔۔

میں ڈر گئی تھی عمر بھائی۔۔۔۔۔ وہ ناک کو رگڑتی منمناتی۔۔۔۔۔"

عیان تو ہنس بھی نہ سکا کیونکہ اس کے چہرے پر درد کے آثار تھے

۔۔۔۔۔ اب انشاء نے غور سے دیکھا اس کے ایک بازو پر بینڈج

تھی شاید گہرا زخم تھا اور ایک ٹانگ پر پلستر تھا۔۔۔۔۔

عمر ایک طرف تو دوسرے طرف فرقان (عیان کا دوست) نے

تھاما ہوا تھا۔۔۔۔۔ بہت اکورڈ فیل ہوا انشاء کو۔۔۔۔۔ ٹانگ کی چوٹ

کی وجہ سہارا لینے پر مجبور تھا۔۔۔۔۔

سارا میک اپ اس کا خراب ہو چکا تھا۔۔۔۔۔ اپنا دوپٹہ درست کرتی

وہ ان کے ساتھ چلنے لگی۔۔۔۔۔

میرا خیال ہے نیچے کا کمرہ سہی رہے گا۔۔۔ عمر نے کہا جس کی  
تائید فرقان نے بھی کی۔۔

نہیں مجھے خود کے کمرے تک لے چلو مجھے کہیں اور آرام نہیں  
آئے گا۔۔۔ عیان نے کہا۔۔۔

میں نیچے کا کمرہ کھلوادیتی ہوں وہیں سہی رہے گا۔ انشاء نے دھیمے  
لہجے میں کہا۔۔۔ گیسٹ روم کا دروازہ کھولنے لگی۔۔  
پلیزیار تھوڑا مشکل سہی ناممکن نہیں، اگر ہو سکے مجھے میرے  
کمرے تک لے چلو۔۔۔ عیان نے عمر سے کہا۔۔۔  
رحیم بھی پریشان سا کھڑا تھا اس سے بھی اپنے صاحب کی یہ  
حالت دیکھی نہیں جا رہی تھی۔۔۔

عیان اتنا کہے رہا ہے تو لے چلتے ہیں۔۔۔ فرقان نے کہا۔۔۔  
چلو۔۔۔ تم بھی آؤ۔۔۔ عمر نے رحیم سے کہا۔۔۔  
پھر ان لوگوں نے مل کر اسے بیڈ روم تک لے گئے۔۔۔

@@@@@

مشکل سے سہی وہ اسے کمرے تک لانے میں کامیاب ہوئے  
۔۔۔ اسے بیڈ سے ٹیک دے کر لٹایا۔۔۔  
عمر نے کچھ دوائیاں انشاء کی طرف بڑھائیں اور کہا۔۔۔  
ڈاکٹر نے ایک دن رہنے کا کہا پر عیان مانا ہی نہیں ڈسچارج کروالیا  
خود کو۔۔۔ پر اپ پلیر اسے ایک ہفتہ بیڈ ریسٹ کروائیے گا۔۔۔  
کم سے کم موو ہو یہ، سمجھ رہیں ہیں نا آپ۔۔۔  
جی بلکل سمجھ گئی ہوں۔۔۔ انشاء غور سے اس کی ہدایت سن  
رہی تھی۔۔۔  
پرسوں سے فزیو تھراپسٹ اجائے گا۔۔۔ عمر نے کہا۔۔۔  
جی ٹھیک۔۔۔ آپ کا شکریہ اتنا کچھ کیا آپ نے۔۔۔  
انشاء نے کہا تشکر سے۔۔۔  
شکریہ کی ضرورت نہیں بھابھی، کچھ ہلکہ پھلکہ کھلا کے دوائی دی  
جیے گا۔۔۔

عمر بھائی آپ لوگ رک جائیں تھوڑی دیر میں چائے لاتی ہوں"

---

انشاء کو احساس ہوا ان دونوں کا بھی جنہوں نے اپنے دوست کے  
لیے اتنا کچھ کیا۔۔۔

نہیں بھابھی پھر کبھی ابھی ہم چلتے ہیں۔۔۔ اپ اپنا اور عیان کا"  
خیال رکھیں۔۔۔ ہم کل آئیں گے۔۔۔ اللہ حافظ۔۔۔  
عمر نے کہا۔۔۔

فرقان سائیڈ پر ہی کھڑا رہا کیونکہ اس کی اتنی فریکنیس نہ تھی عیان کی  
فیمیلی سے۔۔۔ نا ہی ان کی فیمیلی فرینڈ شپ تھی۔۔۔ اس لیے وہ  
لا تعلق ہی کھڑا تھا۔۔۔  
کچھ دیر بعد عیان سے مل کے، عمر اور فرقان چلے گئے۔۔۔

@@@@@

میں خود پی لوں گا۔۔۔ تم آرام کرو۔۔۔ عیان نے انشاء سے"  
کہا جو پندرہ منٹ بعد سوپ لے آئی تھی۔۔۔

میں پلا تو رہی ہوں۔۔ انشاء نے آہستہ سے کہا۔۔۔

تمہارے احسان کی ضرورت نہیں، میں خود کر لوں گا۔۔۔ عیان

نے روڈ لہجے میں کہا۔۔۔ ویسے بھی ہاتھ اس کے سہی تھے ایک بازو پر زخم تھا۔۔۔

مجھ سے بحث کی آپ کو ضرورت نہیں۔۔۔ میں خود پلا رہی ہوں

بس۔۔۔ انشاء نے اسی روڈ انداز میں کہا۔۔۔

نپیکن سیٹ کر کے عیان کے شرٹ پر، چمچ سے پلانے لگی۔۔۔

کتیں لمحے خاموشی کے نظر ہو گئے۔۔۔ وہ اس کی پیشانی پر فکر دیکھ رہا تھا۔۔۔

پھر اس کے ہاتھ منیڈ پر دھلا کر۔۔۔ ٹاول سے اس کا چہرہ صاف کرنے لگی۔۔۔

یہ میں خود کر سکتا ہوں۔۔۔ انشاء اسے ان سنا کر کے خود کرنے لگی۔۔۔۔

پھر دو آئی دی جسے عیان نے آرام سے کھالیا۔۔۔

مجھے لیٹنے میں ہیلپ کر دو۔۔۔ عیان نے دوائی کھانے کے بعد کہا۔

---

ابھی نہیں۔۔۔ پانچ منٹ رکیں۔۔۔۔۔"

انشاء نے نارمل لہجے میں کہا۔۔۔۔۔

کیا مطلب۔۔۔ عیان نے سوالیہ انداز میں پوچھا۔۔۔۔۔"

ابھی پتہ چل جائے گا۔۔۔ اتنا کہہ کر وہ کمرے سے باہر چلی گئی۔

اور پانچ منٹ کے بعد واپس آئی۔۔۔۔۔

عیان اس کے انداز پر حیران ہی ہو رہا تھا۔۔۔۔۔

وہ واپس آئی اس کے ہاتھ میں دودھ کا گلاس جو ڈھکا ہوا تھا۔۔۔۔۔

یہ کیا ہے۔۔۔۔۔ عیان نے پوچھا۔۔۔۔۔"

ہلدی والا دودھ یہ پینے کے تو جلدی زخم بھریں گے اور درد میں۔

آرام بھی آئے گا۔۔۔۔۔ انشاء نے کہا۔۔۔۔۔



یہ لے جاؤ مجھے نہیں پینا۔۔۔ عیان اس کی بات سن کر سخت  
بدمزہ ہوا۔۔۔ اسے گھریلو ٹوٹکے بالکل پسند نہ تھے۔۔۔ اس لیے  
ایسا کہا اس نے۔۔۔۔

پلیز پی لیں یہ واقعی اچھا ہے۔۔۔ انشاء کا انداز سمجھانے والا تھا"  
۔۔۔

میں نے کیا کہا، وہ سنو، لے جاؤ مجھے نہیں پینا۔ وہ بھی کہاں کسی  
کی سننے والا تھا سوچ کر کہا تھا۔۔۔

اپ کو پینا پڑے گا یہ اپ کے لیے ضروری ہے۔۔۔ اب انشاء  
کو بھی ضدی ہونا پڑا۔۔۔

میں کچھ کہے رہا ہوں۔۔۔ عیان نے تیز لہجے میں کہا۔۔۔

فی الحال میں اپ کی سننے کے موڈ میں نہیں۔۔۔ اپ کو پینا ہی  
پڑے گا۔۔۔

عجیب من مانی ہے۔۔۔ عیان نے آنکھیں دکھا کر کہا۔۔۔

من مانی تو من مانی ہی سہی۔۔۔ جلدی پینے۔۔۔ انشاء نے"  
انکھیں دکھائیں سامنے سے اور گلاس اس کے ہونٹوں سے لگایا

---

عیان حیران ہی ہوا اس کے انداز پر۔۔۔ اس نے گلاس خود پکڑا  
ہوا تھا۔۔۔ "جلدی پینے انشاء نے پھر کہا۔۔۔

دکھانے کو تو انکھیں دکھائیں انشاء نے اسے پر اب چور نظروں سے  
اس کے تاثرات دیکھے۔۔۔ کہیں غصہ نہ ہو عیان اس پر۔۔۔

جلدی سے اس کے ہونٹ اور اس کے پاس جو دودھ لگا تھا اس  
نے انجانے میں اپنے پلو سے صاف کیا۔۔۔ عیان اس کا اپنا پن  
دیکھ کر اندر ہی اندر دل میں مطمئن سا ہوا۔۔۔

وہ اسے لٹانے میں ہیلپ کرنے لگی۔۔۔ وہ حیران ہی ہو رہا تھا  
اس کے اتنے پرواہ کرنے والے انداز پر۔۔۔

وہ اس پر کمفرٹ ڈالتی اور کہا۔۔۔

... اب اپ آرام کریں۔۔۔ انشاء نے کہا"

انشاء روم کے سامان سمیٹنے لگی اور عیان نے آنکھیں موندیں

---

عیان چند منٹ ہی آنکھیں بند کر پایا اور بے چین سا ہوا۔۔۔ اس بدلتی کیفیت کو انشاء نے محسوس کیا۔۔۔

کیا ہوا کوئی پر اہلم ہے۔۔۔ انشاء نے محسوس کیا تو پوچھ لیا

---

کچھ نہیں۔۔۔ عیان نے بے چینی سے کہا۔۔۔

کیا ہوا ہے مجھے بتائیں۔۔۔ انشاء نے فکر مندی سے کہا۔۔۔

سریں شدید درد ہو رہا ہے۔۔۔ عیان نے بے بسی سے کہا۔۔۔

درد کی ٹیسین اٹھنے لگیں تھیں سریں۔۔۔

ہمنننننم۔۔۔

اسی وقت انشاء نے لائٹ آف کی اور زیرو بلب آن کیا۔۔۔

تم اپنے کام تو کر لو۔۔۔ عیان نے اس کا احساس کرتے ہوئے

کہا۔۔۔

وہ بعد میں کر لوں گی۔۔۔۔"

انشاء نے جلدی سے کہا اور اس کے پاس بیٹھ کر اس کا سر دبانے لگی۔۔۔۔ وہ مسلسل دبا رہی تھی۔۔۔۔

عیان حیران تھا اس کا یوں اپنے پاس بیٹھنے پر۔۔۔۔ اس کی خوشبو عیان کو بھی معطر کرنے لگی تھی۔۔۔۔ وہ غور سے دیکھ رہا تھا اس کا چہرہ جس پر مٹے میک اپ کے اثرات ظاہر تھے اور اچھا جوڑا اس نے زیب کیا ہوا تھا۔۔۔۔

کیا واقعی وہ دعوت پر چلنے کے لیے ریڈی ہوئی تھی یا وجہ کچھ اور" ہے اس تیاری کی۔۔۔۔

عیان نے سوچا۔۔۔۔

کیا ہوا درد کم نہیں ہو رہا۔۔۔۔ آرام نہیں ا رہا۔۔۔۔ انشاء نے " سوالیہ انداز میں پوچھا۔۔۔۔

بس سہی ہے تم آرام کرو۔۔۔۔ چھوڑو تھک جاؤ گی۔۔۔۔"

آپ میری فکر چھوڑیں اپنا خیال کریں۔۔۔ انشاء نے ڈپٹ کر  
کہا۔۔۔

کیا لڑکی ہے یہ، غیرین دکھانے پر آئی تو بڑی ظالم لگی اور اب اس  
وقت ایسا لگتا ہے اس سے زیادہ کوئی میری اپنی نہیں ہے۔۔۔ یا  
بہت پریشان کرتی یا بے انتہا حیران کرتی رہتی ہے۔۔۔

عیان نے سوچا اور آنکھیں موند لیں۔۔۔ اب دواؤں نے اپنا اثر  
شروع کر دیا تھا۔۔۔ آنکھیں بھاری ہونے لگیں وہ کچھ کہنے کے  
لیے ہونٹ پھڑپھڑا سکا پر کچھ کہے نہ سکا۔۔۔ اسے نیند آگئی۔۔۔  
پر انشاء اس کی فکر میں مسلسل سر دباتی رہی۔۔۔

@@@@@@

اگلی صبح عیان کی آنکھ کھلی تو انشاء خود کے قریب سوتے پایا، اس  
کا ایک ہاتھ عیان کے سر پر اور دوسرا اس کے سینے پر رکھے سو رہی  
تھی۔۔۔

وہ کبھی اپنی مرضی سے نہیں اس کے پاس سوئی تھی جب بھی یہ  
نوبت آئی تو بھی اس کی زبردستی سے، جانے کیوں اسے اچھا لگا  
انشاء کا اس طرح اپنے نزدیک سونا اور اس کا یوں فکر کرنا۔۔۔  
دل تھا کہ خوشفہم ہونے لگا تھا۔۔۔

اب عیان اسی کشمکش میں تھا اسے اٹھاؤں یا نہیں۔۔۔  
انشاء فجر کی نماز چلی جائے گی۔۔۔ پلیر اٹھو۔۔۔ وہ اس کے  
بازو پر ہاتھ پھیرتا ہوا بولا۔۔۔

اس کے چہرے پر آئی لٹوں کو ہٹایا اس نے۔۔۔  
انشاء اٹھو۔۔۔ عیان نے دوبارہ کہا۔۔۔ شاید تھکن کی وجہ  
سے گہری نیند میں تھی۔۔۔

عیان بچپن سے نماز کا پابند رہا تھا۔۔۔ اس لیے اس کی آنکھ ہمیشہ  
کھل جاتی تھی وقت پر۔۔۔ لندن میں بھی اس کی اسی عادت پر عمر  
حیران ہوتا تھا۔۔۔

کیسا الارم لگا ہے تیرے اندر چاہے جتنی گہری نیند نماز کا وقت ہو  
اور تیری آنکھ نہ کھلے ناممکن سی بات ہے۔۔۔  
اور وہ ہنستے ہوئے کہتا تھا۔۔۔  
یہ تو اللہ اور اس کے بندے کا معاملہ ہے۔۔۔ تم نہیں سمجھو گے"  
۔۔۔

یہ تو بے شک سچ ہے۔۔۔ جسے چاہے اللہ سجدے کی توفیق دے"  
۔۔۔ عمر بھی کہتا۔۔۔  
انشاء اٹھو یا۔۔۔ وہ کسمکسا کر اٹھی۔۔۔ اس کے کھلے  
بالوں کی لٹین عیان کی شرٹ میں پھنسی۔۔۔ وہ دوبارہ اس کے  
سینے پر گر پڑی۔۔۔  
انشاء کی کیفیت عجیب ہوئی۔۔۔ عیان نے اور اس نے مل کر  
بال نکالے اس کے۔۔۔  
چند پل گزرے۔۔۔



انشاء میری وضو میں ہیلپ کرو نماز ادا کر سکوں لیٹ کر ہی سہی"  
۔۔۔۔ عیان نے کہا فکر مندی سے۔۔۔۔

پر اس حالت میں۔۔۔۔ وہ حیران ہی ہوئی اس کی بات پر۔۔۔۔  
نماز ہر حالت میں ادا کرنی ہوتی ہے چاہے مرگ بستر پر ہو، جب"  
تک ہوش میں ہو نماز ادا کرنی فرض ہے کوئی معافی نہیں۔۔۔۔ پھر  
چاہے بیٹھ کر سہی، لیٹ کر، ورنہ آنکھ کے اشارے سے بھی نماز  
ادا کرنی فرض ہے۔۔۔۔

وہ حیرت سے اس کی بات سن رہی تھی۔۔۔۔  
جتنا نزدیک اس کے رہی اس پر حیران پر حیران ہوتی رہی ہے  
انشاء۔۔۔۔ "کیا شخص ہے یہ۔۔۔۔ یہ کون سا روپ ہے جو کبھی  
میں نے دیکھا ہی نہیں اس کا۔۔۔۔ انشانے سوچا۔۔۔۔  
وہ جلدی پانی اور ٹب لائی اسے وضو کروایا تاکہ وہ نماز ادا کر سکے بستر  
پر سہی۔۔۔۔

عیان نے نماز شروع کی تو وہ بھی جلدی فریش ہو کر آئی نماز پڑھنے  
لگی۔۔۔

@@@@@

زینب بی کو جیسے پتا چلا وہ عیان کے پاس آئی۔۔۔ اس پر قرآن کی  
ایات پڑھ کر دم کیا۔۔۔ صدقے اور خیرات کا کہا انشاء سے  
۔۔۔ اسی وقت انشاء نے کیا۔۔۔

رحیم اور حنیف کی مدد سے واشروم جاسکا۔۔۔ انشاء سے اس کی  
ایسی حالت دیکھی نہیں جا رہی تھی۔۔۔ اتنا شاندار مرد اور اتنی  
بے بسی پر۔۔۔ وہ محسوس کر رہی تھی عیان کی تکلیف۔۔۔ وہ  
دعا ہی کر سکتی تھی اس کے لیے وہی کر رہی تھی۔۔۔ چھپ کے  
سے اس پر قرآن کی ایات کا دم کیا۔۔۔

وہ ناشتہ کروا کر اسے فارغ ہوئی تھی دوائی دی۔۔۔

اب اپ آرام کر لیں فجر کے وقت سے اٹھے ہوئے ہیں"  
۔۔۔ انشاء نے کہا

--

سکون نہیں آئے گا۔۔۔ عیان نے بے چین ہو کر کہا۔۔۔"

کیوں کیا ہوا۔۔۔"

کپڑے چینج کرنے ہیں حنیف اور رحیم آئے تھے تبھی ان سے"

کہے دیتا۔۔۔ تب ذہن میں نہیں آیا، اب دوبارہ کیسے کہوں، بار بار

اتنی تکلیف کسی کو کیسے دوں۔۔۔ عیان نے فکر سے کہا۔۔۔

کچھ نہیں ہوتا، میں بلاتی ہوں ان کو۔۔۔ وہ جلدی کرے سے باہر"

گئی تاکہ ان کو بلا سکے۔۔۔

نیچے اکر یاد آیا ان کو تو باہر بھیجا ہوا صدقہ اور خیرات کرنے کے لیے

۔۔۔ ان کو انے میں لیٹ ہونی تھی۔

سیڑھیان چڑھتے ہوئے مسلسل عیان کا احساس ہو رہا تھا جس کی

شرٹ خراب ہو رہی تھی۔۔۔ وہ اس کی نفیس طیت سے اچھی

طرح واقف تھی اب اسے سکون نہیں آنا جب تک چینج نہ کر لے

۔۔۔ ایسا شخص جو سوتے وقت بھی نہا کر خود کو اسپرے کر کے  
سوتا ہوا سے اس وقت کیسے آرام آئے گا کل کے حلیے میں ۔۔۔  
وہ کچھ سوچ کر روم میں آئی ۔۔  
کیا ہوا بلایا ان کو ۔ عیان نے اس کے روم میں آتے ہی اس سے "  
پوچھا ۔۔۔

جب سے ان سنا کرتے وہ واش روم کی طرف چلی گئی ۔ چھوٹے ٹب  
میں پانی لائی ساتھ میں دو ٹاول اکر سائیڈ پر رکھے ۔۔۔  
تم سے کچھ پوچھا ہے انشاء ۔۔ عیان نے دوبارہ کہا ۔"  
وہ اس کی شرٹ الماری سے نکال کر بیڈ پر رکھی ۔۔۔  
میں خود ہی اپ کی شرٹ چینج کرواتی ہوں کچھ فریش محسوس "  
کریں گے اپ ۔ اب انشاء نے چپ توڑی اور کہا ۔۔۔  
تم تکلف نہ کرو ۔۔۔ وہ آئیں گے تو کروالیں گے ۔۔۔ عیان نے "  
اس کا احساس کرتے ہوئے کہا ۔۔۔ کیونکہ وہ دیکھ رہا تھا صبح سے  
وہ اس کے کاموں میں لگی ہوئی تھی ۔۔۔

مجھ سے بحث نہیں ہوتا آپ سے۔۔۔ مجھے میرا کام کرنے دیں۔  
بس۔۔۔ انشاء نے چڑ کر کہا۔۔۔

پر۔۔۔ عیان نے کہا۔۔۔

پلیز عیان۔۔۔ آپ اپنی فکر کریں، میں ٹھیک ہوں سب کر لوں گی۔  
۔۔۔ انشاء نے اسٹریٹ فارورڈ کہا تھا۔۔۔ اور دوبارہ بولی۔۔۔

پلیز شرٹ کے بٹن کھول دیں۔۔۔

اس کے کہنے پر عیان کھولنے لگا شاید اس کے ایک ہاتھ میں درد  
تھا جس وجہ سے مشکل ہو رہی تھی۔۔۔ انشاء نے اس کے ہاتھ  
پر ہاتھ رکھا اور کہا۔۔۔

میں کر دیتی ہوں، آپ رہنے دیں۔۔۔

اور خود اس کی شرٹ کے بٹن کھولنے لگی وہ مکمل اس پر جھکی تھی  
شرٹ اتار کر وہ اس کے سینے پر گیلے ٹاول سے صاف کرنے لگی۔۔۔

بار بار جھکنے کی وجہ سے ڈوپٹا ڈسٹرب کر رہا تھا انشاء کو جو کبھی بازو پر  
اجاتا یا نیچے کرنے لگتا۔۔ تنگ اگر اسے صوفے پر پھینک دیا انشاء  
نے۔۔۔

عیان کو یلو ڈریس میں وہ بہت پیاری لگ رہی تھی۔۔۔ اتنا دل  
سے اس کا خیال کرتی وہ عیان کے دل کے تاروں چھیڑ رہی تھی  
۔۔۔

عیان کا دل چاہا اسے اپنے سینے لگالے اور اس سے اتنی بھینی خوشبو  
خود میں بسالے پر انشاء برا نہ مان جائے اس لیے خود کو روک لیا  
اس نے۔۔۔

وہ اسے اب شرٹ پہنا رہی تھی وہ مکمل اس میں گم تھا پر انشاء  
اپنے کام میں مصروف سی تھی۔۔۔  
عیان کبھی سوچ بھی نہیں سکتا تھا وہ اتنا کچھ اس کے لیے کر سکتی  
ہے۔۔

اب اپ کو آرام اجائے گا شاباش سو جائیں، دن کی نماز کے  
وقت اٹھا دوں گی۔۔۔

انشاء نے اپنے بالوں کو جوڑا جو ڈھیلا ہو گیا تھا اسے دوبارہ باندھتے  
ہوئے عیان سے کہا۔۔۔

وہ مکمل گھریلو بیوی کے حلیے میں اسے ایسا کہتی بہت اپنی سی لگی  
۔۔۔

وہ لائٹ آف کرتی اس پر کمفرٹ ڈالتی روم سے باہر چلی گئی۔۔۔ وہ  
اسے سوچتا سو گیا۔۔۔

شام میں دوست اجاتے عیان کا اچھا وقت گزر جاتا۔۔۔  
@@@@@

فزیو تھر اپسٹ اس کی ایکسر سائز کرواتا جس سے وہ کافی بہتر محسوس  
کر رہا تھا۔

ایک ہفتے بعد پلستر اتر گیا تھا اب آئل مساج کرنا تھا۔۔۔ ایکسرے  
رپوٹ کلیئر تھی۔۔۔



ڈاکٹر نے ایک ہفتہ سیر ہیوں کے کیٹر کا کہا تھا۔۔۔ سیر ہیان بار  
بار چڑھنا اترنا سہی نہیں تھا اس کے لیے۔۔۔

وہ تو اپنا کیٹر کرتا پر انشاء بھی مسلسل اس کا خیال کر رہی تھی۔۔۔  
وہ خود آئل لگا سکتا تھا پر انشاء یہ بھی خود کرتی تھی تو عیان چپ  
ہو گیا۔۔۔

پر دل ہی دل میں خوش اور مطمئن تھا۔۔۔  
انشاء کے ہر انداز سے ظاہر ہو رہا تھا وہ کتنی حساس ہے اس کے  
معاملے میں۔۔۔

واقعی ہر معاملے میں مصلحت ہوتی ہے اس کے ایکسیڈنٹ نے  
اسے احساس دلایا انشاء جتنی لاپرواہ دکھتی اتنی ہے نہیں۔۔۔  
عیان کی نظر میں وہ بہترین بیوی تھی۔۔۔ عیان اپنے رب کا شکر ادا  
کر رہا تھا۔۔۔۔

@@@@@@@@

بہت شکریہ تمہارا انشاء ان دنوں میرا بہت خیال رکھا تم نے"  
--- عیان نے دل سے کہا ---  
وہ اس کی ٹانگ پر آتل سے مالش کر رہی تھی اور وہ خود کو یہ سب  
کہنے سے روک نہیں پا رہا تھا ---  
وہ مسکراتی ایک نظر اسے دیکھ کر اور دوبارہ مصروف ہو گئی مالش  
میں ---  
جو کہے رہا ہوں دل کی گہرائیوں سے کہے رہا ہوں --- سچ میں "  
بہت کیا ہے تم نے میرے لیے ---  
اس نے دوبارہ اس کی تعریف کی اور آخر میں اس سے پوچھ بیٹھا  
--- "تم کچھ نہیں کہو گی ---"  
جانے وہ کیا سننا چاہ رہا تھا --- شاید کچھ میٹھے الفاظ کوئی گد گداتا سا  
احساس بھرا جملا انشاء سے جو اس کے وجود کو تو مہکائے اور دل کو  
بھی دھڑکا دے ---

میں کیا کہوں۔۔۔ لمحے بھر کو سوچ کر چپ ہوئی۔۔۔ آئل کو"  
ڈھکن لگا کر بند کیا۔۔۔ نیپکن سے ہاتھ صاف کرتی اس کے پاس  
سے اٹھی اور کہا۔۔

میں آپ سے کیا کہوں۔۔۔ شکریہ کہنے کی ضرورت نہیں۔۔۔ جو"  
بھی کیا انسانیت کے ناطے کیا میں نے۔۔

انشاء کا لہجہ نارمل سا تھا۔۔۔۔۔  
صرف انسانیت ناطے تم میرا اتنا خیال کر رہی تھی۔۔۔۔۔ جانے"  
کیوں وہ دوبارہ اس سے پوچھ بیٹھا۔۔۔۔۔  
جی بلکل۔۔۔۔۔ انشاء نے کہا۔۔۔۔۔"  
کیا اور کوئی احساس نہیں تمہارے اندر میرے لیے۔۔۔۔۔ عیان"  
جے ایک آس سے پوچھا۔۔۔

اپ کے لیے احساس ہے کیونکہ بابا جان اور اپ نے میرے"  
لیے بہت کچھ کیا ہے، اس لیے میرا بھی فرض تھا بے غرض ہو کر  
اپ کا خیال کروں وہی کیا میں نے۔۔۔ انشاء نے نارملی کہا۔۔۔

انشاء کو بالکل سمجھ نہیں رہا تھا عیان کو کیا ہوا ہے جو وہ اس طرح سوال کر رہا ہے اور اس کے جواب پر مطمئن بھی نہیں ہو رہا تھا

---

چند لمحے خاموشی کی نظر ہو گئے۔۔۔ جب انشاء کو لگا وہ اور کچھ نہیں کہے رہا تو وہ جانے کے لیے مڑی۔۔۔

سنو۔۔۔ عیان کی آواز نے اسے روکا۔۔۔ وہ دوبارہ اس کی طرف "مڑی سوالیہ انداز میں دیکھنے لگی" جی کہہ کر۔۔۔

کیا واقعی تم نے سب انسانیت کے ناطے کیا، اس سب میں ایک بیوی والی فیلنگز نا تھیں ایسا کوئی احساس نہ تھا۔۔۔

مجھے نہیں پتا اپ کیا سننا چاہتے ہیں۔۔۔ میرے جو احساسات "ہیں وہ پہلے اپ کو بتا چکی ہوں۔۔۔ انشاء نے کہا۔۔۔

مجھے صرف یہ بتاؤ، کیا یہ سب تم نے بیوی کی حیثیت سے نہیں کیا یہ "بیوی کا پیار اور احساس نہ تھا اپنے شوہر کے لیے۔۔۔ وہ جو کبھی کوئی ایسا سوال کسی سے نہیں کرتا تھا اج جانے کیوں اس سے

پوچھ رہا تھا جانے کیوں اس کے سچے جذبے اس کیئر کے سچھے جو  
ہیں وہ سننا چاہ رہا تھا۔۔۔ وہ ایسا شخص نہ تھا جو بال کی کھال  
نکالے۔۔۔

بیوی ہنتم۔۔۔ بیوی کے احساسات کی کب کی ہے اپ نے"  
پرواہ، اپ نے صرف اپنے غرض کے لیے مجھ سے ایک زبردستی  
تعلق بنا کر مجھے اذیت دی ہے۔۔۔ جو میں کبھی نہیں بھول سکتی  
اور نا ہی معاف کر سکتی ہوں۔۔۔

انشاء نے بغیر کسی پرواہ کے جو دل میں تھا وہ کہے دیا۔۔۔ عیان  
کی ساری خوشفہمیاں ختم ہو گئیں ایک پل میں۔۔۔ جس چہرے پر  
اس وقت رونق تھی اور آنکھوں میں چمک تھی وہ منٹوں میں غائب  
ہوئی۔۔۔

چند منٹ لگے اسے خود کو کمپوز کرنے میں اور خود کو کمپوز کرتا وہ میڈ  
سے اٹھا۔۔۔ انشاء جلدی اس کے قریب ہوئی سہارا دینے کے  
لیے عیان نے ہاتھ اٹھا کر اسے روکا اس کے قدم تھم گئے۔۔۔

روکو۔۔۔ مجھے کسی عارضی سہارے کی ضرورت نہیں بلکل ٹھیک۔  
ہوں تمہیں فکر کرنے کی ضرورت نہیں، بہت اچھی انسان ہو تم  
اور انسانیت بھی بہت ہے تم میں۔۔۔ جانتا ہوں بیوی ہونے کی  
حیثیت سے بہت تکلیف ہوئی ہوگی تمہیں میرا خیال کرنے میں کیونکہ  
تمہاری نظریں تمہارا مجرم ہوں پر تم نے انسانیت کا تعلق نبھا کر  
اعلیٰ ظرفی کی بہت اعلیٰ مثال قائم کی ہے۔۔۔

عیان کا لہجہ سرد سا تھا۔۔۔ بے لچک انداز اور انکھوں میں  
سرد مہری تھی۔۔۔

پر عیان اب ابھی مکمل صحت یاب نہیں۔۔۔ انشاء نے جلدی  
سے کہا۔۔۔

عیان نے اس کی بات کاٹ کر کہا۔۔۔

اپنے دل پر زیادہ جبر کرنے کی ضرورت نہیں، بہت نبھالیا  
انسانیت کا تعلق، خود اذیتی سے نکل آؤ تم، ریلکس ہو کر لوٹ جاؤ  
اسی طرف جس طرح کی تم زندگی گزارنا چاہتی ہو۔۔۔ جو کر چکا

ہوں تمہارے ساتھ ہو سکے تو معاف کرنا پر آئندہ کی گیرینیٹی دیتا ہوں  
ایسا ویسا کوئی تعلق نہیں رہے گا ہمارے بیچ۔۔۔ جس طرح جینا  
چاہتی ہو ویسے جیو اپنی زندگی، مکمل آزاد ہو میری طرف سے تم

---

عیان تھوڑا لنگڑاتا ہوا اس کے پاس سے گزر گیا۔۔۔  
وہ حیرت سے اسے جاتا دیکھتی رہی اور سمجھ نہیں پا رہی تھی وہ  
اس طرح کیوں ریکٹ کر گیا عیان۔۔۔

@@@@@@@@

اگلے دن اس نے آفیس کی تیاری میں ہیلپ کرنا چاہی تو عیان نے  
سختی سے منع کر دیا۔۔۔

رات بھی جب وہ اسے مالش کرنے آئی اس کی ٹانگ کی، اس کے  
ہاتھ سے شیشی لے لی اس نے۔۔۔۔

میں کر دیتی ہوں۔۔۔ انشاء نے کہا۔۔۔"



بہت شکریہ۔۔۔ اب میں ٹھیک ہوں۔ عیان نے دو ٹوک کہا۔

--

پر۔۔۔ انشاء نے کچھ کہنا چاہا۔۔۔

اپنا کام جا کر کرو، میرے ہاتھ سلامت ہیں، میں خود کر سکتا ہوں۔  
۔۔۔ عیان کے اس انداز کی وہ کب عادی تھی ہکا بکا ہو کر اسے  
دیکھ رہی تھی۔۔۔

وہ خود مالش کرنے لگا اور وہ اس کے اجنبی رویے کو دیکھتی رہ گئی

---

اس وقت صبح کے وہ اسے مکمل انور کیے اس کا نکالا سوٹ سائیڈ  
کرتا دوسرا نکالنے لگا سوٹ۔۔۔

انشاء کو ایسا لگا جیسے عیان کے لیے تو وہ اس کمرے میں موجود ہی  
نہیں ہو جیسے۔۔۔ وہ واشروم چلا گیا۔۔۔

پتا نہیں کیوں اس کی آنکھوں میں پانی سا جمع ہونے لگا۔۔۔

انشاء کی انکھ سے کچھ آنسو گرے۔۔۔ جنہیں صاف کرتی وہ  
صوفے پر بیٹھ گئی کیونکہ دل بوجھل ہو رہا تھا۔۔۔  
کچھ دیر میں وہ تیار ہونے لگا، وہ محسوس کر رہی تھی اسے چلنے میں  
دقت ہو رہی ہے۔۔۔

انشاء کو فکر ہو رہی تھی اس کی کہ وہ سیڑھیوں سے کیسے اترے گا  
۔۔۔

اسی وقت دروازے پر ناک ہوا۔۔۔ انشاء سے پہلے عیان نے  
کہا۔۔۔

آجاؤ۔۔۔ بالوں میں برش پھیرتا پھر اسپرے کرتے ہوئے اس  
نے کہا تھا۔ وہ اسے دیکھے جا رہی تھی پر وہ لا پرواہ بنا رہا۔۔۔

اسی وقت رحیم اندر آیا اس کے ہاتھ میں اسٹک تھی، "سریہ اسٹک  
اپنے منگوائی تھی۔۔۔

شکریہ رحیم۔۔۔ عیان نے کہا۔۔۔"

سر اگر مناسب لگے تو میں آپ کو سہارا دے کر نیچے تک لے"  
چلوں، سیر ھیوں سے اترنا خطرے سے خالی نہیں سر۔۔۔  
رحیم کے لہجے میں اپنے مالک کے لیے فکر تھی۔۔۔ انشاء حیران  
تھی کہ ایک ملازم بھی اس کے لیے اتنی فکر رکھتا ہے۔۔  
نہیں رحیم میں میخ کر لوں گا۔۔۔ کیونکہ عارضی سہاروں کی عادت"  
نہیں ڈالنی چاہیے انسان کو، اپنی مدد آپ کی کہاوت کو مانتا ہوں  
۔۔۔

جی سر۔۔۔ رحیم نے کہا۔۔۔"  
کہا رحیم کو تھا پر ایک سلگتی نظر انشاء پر ڈالنا وہ نہ بھولا تھا۔۔۔  
انشاء نے خود کو اک عجیب آگ میں جلتا ہوا محسوس کیا۔۔  
اب وہ خود اپنی کیفیت پر حیران تھی کہ اسے کیوں اتنی تکلیف ہو  
رہی ہے عیان کے اس رویے پر۔۔۔  
وہ اسٹک کے سہارے جانے لگا رحیم نے بریف کیس لے لیا اس  
سے دو قدم پیچھے چل رہا تھا۔۔۔ انشاء اسے جاتا دیکھتی رہی۔۔۔

@@@@@

سارا دن بولائی پھرتی رہی گھر پر کسی کام میں اسے سکون نہیں مل رہا  
تھا۔۔۔

نیکسٹ ویک عید تھی۔۔۔ پر کسی قسم کی تیاری نہیں کی تھی اس  
نے۔۔

کیا بات ہے انشاء کوئی ہریشانی ہے۔۔۔ زینب بی نے اسے  
دیکھا۔۔

نہیں زینب بی کوئی بات نہیں۔۔۔ انشاء نے ان کو ٹالا۔  
پر بیٹی، مسئلے بتانے سے حل ہوتے ہیں۔۔۔ کچھ بتاؤ گی تو ہی کچھ  
حل نکلے گا۔۔۔

ان کے لہجے میں فکر تھی۔۔۔

کچھ نہیں۔۔۔ انشاء نے کہا۔۔۔

حیدر بھائی ہوتے تو خود ہی تم سے پوچھ لیتے۔۔۔ زینب بی نے  
کہا۔ وہ اس کے چہرے کے بدلتے تاثرات کو اچھی طرح محسوس  
کر رہی تھیں۔۔۔

سہی کہے رہیں ہیں اب زینب بی بابا جان ہوتے تو اس طرح نہ  
ہوتا جو اب تک ہو رہا تھا۔۔۔ اتنی اکیلی نہ ہوتی میں۔۔۔ انشاء  
نے دکھ سے سوچا اور جلدی سے صوفے سے اٹھ کر سیڑھیوں کی  
طرف چلی گئی۔۔۔

زینب بی اسے جاتا دیکھتی رہیں اور کہا۔۔۔  
جانے کس کی نظر لگ گئی ہے اس گھر کی خوشیوں کو۔۔۔  
سارے گھر کو غم نے اپنی پلیٹ میں لے لیا ہے۔  
انہوں نے افسوس سے سوچا۔۔۔

@@@@@@

وہ کمرے میں اکر پھوٹ پھوٹ کر رودی۔۔۔ سمجھ نہیں رہا تھا  
کس بات پر اتنا رونا رہا ہے۔۔۔ کچھ دیر رونے کے بعد خود کو

سنبھال کر کچھ سوچ کر اٹھی اور جلدی سے الماری سے اچھا سوٹ نکالا اور واشروم میں چلی گئی۔۔

فریش ہو کر انے سے اعصاب ہر اچھا اثر پڑا تھا۔

جلدی سے خود کو بلیک سوٹ میں دیکھا جو اس کی گوری رنگت پر سج رہا تھا۔ دل سے تیار ہونے لگی۔۔۔

اُدھے گھنٹے بعد خود کو دیکھا بلیک سوٹ پر سلور جیولری پہنے اور ہلکے

میک اپ کر کے وہ انتہائی حسین لگ رہی تھی۔۔۔

ہممننم اب سہی ہے۔۔۔ وہ مطمئن ہوئی خود سے۔۔۔ سلور

بینگل اور واچ پہن کر۔۔۔

@@@@@

زینب بی حیران ہوئی انشاء کو سیڑھیوں سے اترتا دیکھ کر۔۔۔

ماشاء اللہ۔۔۔ اللہ نظر سے بچائے۔۔۔ اب لگ رہی ہو عیان

کی دلہن۔۔۔

وہ ان کی اس بات پر شرما گئی۔۔۔

آج تو تمہیں دیکھ کر عیان خوش ہو جائے گا۔۔۔"

انشاء خود حیران تھی وہ یہ سب کیوں کر رہی ہے۔۔۔ زینب بی کا  
عیان کی دلہن کہنا اسے برا بھی نہیں لگا تھا۔  
شکریہ زینب بی۔۔۔ انشاء نے مسکرا کر کہا۔۔۔"

رکو نظر اتارو تمہاری۔۔۔ زینب بی جلدی سے مچوں سے اس  
کی نظر اتارنے لگیں۔۔۔

میں نماز پڑھ کے اتی ہوں۔۔۔ زینب بی نے کہا۔۔۔"

جی ٹھیک ہے۔۔۔ انشاء نے کہا۔۔۔"

اب وہ بے صبری سے عیان کا ویٹ کرنے لگی۔  
وہ کبھی ٹہلتی تو کبھی بیٹھ جاتی بے صبری سے۔۔۔ شاید وہ عیان  
کے چہرے کے رنگ دیکھنا چاہ رہی تھی۔

آخر ادھے گھنٹے کے بعد عیان اگیا وہ بالکل دروازے کے سامنے  
کھڑی تھی۔۔۔

اسی وقت زینب بی بھی کمرے سے نکلیں۔۔۔



السلام علیکم زینب بی۔۔۔ عیان نے کہا۔۔ انشاء کو اگنور کرتا"  
اس کے پاس سے گزر کر صوفے پر بیٹھ گیا، سامنے اتی زینب بی  
سے کہا۔۔۔

و علیکم سلام عیان بیٹے۔۔۔ کیسا گزرا دن۔ انہوں نے ہو چھا"  
۔۔۔

زبردست زینب بی، ایک کام کریں گی۔۔ عیان نے کہا اور پھر"  
پوچھا۔۔۔

ہاں کہو بیٹے۔۔۔ انہوں نے اجازت دی۔۔۔"  
میرا ایک شلوار سوٹ لائیں گی کمرے سے۔۔۔ اوپر جاؤں گا پھر"  
تکلیف ہوگی اترنے میں اس لیے یہیں بابا کے روم میں چینج کر لوں  
۔

عیان نے تفصیل سے اپنی بات کہی۔۔۔ جو اس کی عادت کم ہی  
تھی۔۔۔

انشاء حیران ہوئی اس کے اس طرح اگنور کرنے پر۔۔۔ پر خود پر  
ضبط کرتے ہوئے انشاء نے جلدی سے کہا۔۔۔  
میں لادیتی ہوں زینب بی کو تکلیف ہوگی۔۔۔۔"

تمہیں زیادہ تکلیف کرنے کی ضرورت نہیں ہے زینب بی لے کر آ  
جائیں گی۔۔۔۔ عیان نے کہا۔۔۔۔

وہ کچھ کہنے کے لئے لب کھولنے والی تھی عیان نے دوبارہ کہا  
۔۔۔۔

وسیم (کک) جلدی چائے لاؤ، پھر مجھے نکلنا ہے۔۔۔۔"

جی سر۔۔۔۔ کچن سے باہر اکرو وسیم نے کہا۔۔۔۔"

انشاء کو شدید بے عزتی محسوس ہوئی پر زینب بی کی ہمت نہ ہوئی  
کچھ کہنے کی عیان سے۔۔۔۔ ان کو اندازہ ہو گیا عیان کسی بات پر  
شدید خفا ہے انشاء سے۔۔۔۔

اس طرح کی ناراضگی کے دوران میاں بیوی کے بیچ میں بولنا سہی  
نہیں ہے۔۔۔۔ اس لیے ان کو اپنا خاموش رہنا مناسب لگا۔۔۔۔

وہ سیڑھیاں چھڑتی اوپر جانے لگیں۔۔۔ عیان کے کپڑے لینے  
کے لیے۔۔۔ ویسے بھی یہ کام پہلے بھی وہ عیان کے لئے کرتی  
رہتی تھیں۔۔۔

@@@@@@

کچھ دیر میں ملازم نے چائے لا کر دونوں کے سامنے رکھی۔۔۔  
زینب بی عیان کے کپڑے بابا کے کمرے میں رکھ چکی تھیں۔  
یوں تو وہ اکثر ان کے ساتھ بیٹھ کر چائے پی لیتی تھیں۔۔۔ پر آج ان  
کو مناسب نہ لگا اس لیے وہ عیان کے کپڑے رکھ کر اپنے کمرے  
میں واپس چلی گئیں۔۔۔ تاکہ تنہائی میں وہ ایک دوسرے سے کچھ  
بات کر سکیں۔۔۔  
عیان سکون سے چائے پی رہا تھا۔۔۔ انشاء کی آنکھیں پانی سے  
بھرنے لگیں۔۔۔

ویسے پوچھنا تو مجھے نہیں چاہیے پھر بھی پوچھ لیتا ہوں کیا کوئی " گیسٹ آنے والا ہے جو اتنی تیاری کی ہوئی ہے۔۔۔ اس کا اشارہ اس کی سج دھج کی طرف تھا۔۔۔

اس کی چپ کو دیکھتے ہوئے عیان نے ایک اور طنز کیا۔۔

اور یقیناً میرے لیے تو تم نے یہ تیاری کی نہیں ہوگی۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتی اسی وقت عمر آگیا۔۔۔

دونوں کو سلام کیا اس نے بیک وقت۔۔

دونوں نے جواب بھی دیا۔۔

کیا بات ہے عیان۔۔ کہیں بھابھی نے تمہارے ساتھ باہر جانے کے لیے تو نہیں پلان بنایا ہوا جو اتنا تیار ہو کر بیٹھی ہیں۔۔

وہ اس کے ساتھ بیٹھتے ہوئے کہا۔۔

یعنی اس کی تیاری کو عمر بھی محسوس کر گیا۔ انشاء کو شدید سبکی کا

احساس ہوا۔۔۔

ارے بھابھی مذاق نہیں کر رہا سچ کہہ رہا ہوں اگر ایسی کوئی بات " ہے تو میں چلا جاتا ہوں۔۔۔ ہم دوست پھر کبھی گیٹ ٹو گیدر کر لیں گے باہر فی الحال آپ لوگ انجوائے کریں۔۔۔

عمر جو سمجھ آیا وہ کہے رہا تھا کیونکہ جو بھی انشاء کو اس طرح دیکھتا شاید یہی سمجھتا کہ وہ کہیں باہر جانے کے لیے تیار ہوئی ہو۔

ارے نہیں ایسی کوئی بات نہیں۔۔۔ عیان نے جلدی سے کہا " جبکہ انشاء سے کچھ بولا ہی نہیں جا رہا تھا شرمندگی کے مارے۔۔۔ خود کو سنبھال کر انشاء نے کہا۔۔۔

ایسی کوئی بات نہیں عمر بھائی۔۔۔ بس ویسے ہی تیار ہوئی تھی "۔۔۔ اپ بیٹھین میں چائے لاتی ہوں۔۔۔ کچھ اور نہ سوچھا تو چائے کی بات بنالی۔۔۔

ارے نہیں بھابھی اس کی ضرورت نہیں۔۔۔ ہمیں نکلنا ہے "۔۔۔ عمر نے روکا اسے۔

اب جا چینج کر کے جلدی آؤ چلنا ہے۔۔۔ عمر نے عیان سے کہا۔  
---

ہممم، تم بیٹھو میں ایا پانچ منٹ میں۔۔۔ عیان اتنا کہے کر اٹھنے لگا۔۔

نازیہ بھا بھی اور بچوں کو لاتے، تو اچھا ہوتا۔۔۔ انشاء نے کہا۔  
کچھ دیر بعد، شاید اپنی شرمندگی کا احساس ختم کرنے کے لیے وہ بولی  
---

مجھے پتا ہوتا اپ یاد کر رہی ہیں تو ضرور لاتا۔۔۔ عمر نے احترام سے کہا۔۔۔  
اگلی مرتبہ آئیں تو ضرور لے کر آئیے گا۔۔۔ انشاء نے خلوص سے کہا۔۔۔

ضرور بھا بھی۔۔۔ عمر نے بھی اسی خلوص سے کہا۔۔۔  
کچھ دیر میں عیان ایا اور وہ دونوں چلے گئے۔۔۔ بغیر سوچے سمجھے  
وہ دروازے تک آئی۔۔۔ عمر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا تھا اور اس

کے ساتھ عیان اگے بیٹھا۔۔ اور جب تک گاڑی نظر سے اوجھل  
نہیں ہوئی ان کو جاتا دیکھتی رہی انشاء۔۔۔

@@@@@

تھوڑا اگے جا کر عمر نے اسٹیرنگ پر ہاتھ مارا اور کہا۔۔۔

یہ کیا تھا عیان۔۔۔ عمر نے ضبط سے کہا۔۔۔

کیا کیا تھا۔۔۔ کس کی بات کر رہے ہو۔۔۔ عیان دائیں بائیں  
دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

تو اچھی طرح سمجھ رہا ہے نائیں کیا کہہ رہا ہوں۔۔۔ عمر نے  
انکھیں دکھائیں۔۔۔

وہ سامنے دیکھتا رہا اتنی جاتی گاڑیوں کو۔۔۔

جو ابھی گھر پر ہوا وہ کیا تھا۔۔۔ عمر نے دانت کچائے اس کی  
ڈھٹائی پر۔۔۔

مجھے کیا پتا کیا ہوا تھا۔۔۔ کیونکہ میرے سامنے تو کچھ نہیں ہوا  
۔۔۔ عیان نے شانے اچکاتے ہوئے کہا۔۔۔



آوہ تو میری بلی مجھ سے میاؤں۔۔۔۔۔ عمر نے چڑتے ہوئے کہا "۔۔۔  
"کتنا ڈھیٹ ہو گیا تھا عیان۔۔۔ اس نے سوچا۔۔۔  
کم آن یار میں بلی نہیں بلا ضرور ہو سکتا ہوں۔۔۔ عیان نے ہنستے "۔۔۔  
ہوئے کہا۔۔۔

بہت فنی ہو گئے ہو۔۔۔ بھا بھی تمہارے لیے تیار ہو کر بیٹھی "۔۔۔  
تھیں اور تم نے سراہا یا بھی نہیں ہو گا یقیناً اہ کے تاثرات بتا رہے  
ہیں۔۔۔ دروازے تک آئیں تم نے اللہ حافظ تک نہ کہا۔۔۔ یہ  
کونسا طریقہ ہے۔۔۔ اب بتاؤ تم نے کہا نہیں اب میں بھا بھی کو  
اللہ حافظ کہتا اچھا لگتا۔۔۔  
عمر نے غصے سے کہا۔۔۔ اسے واقعی برا لگ رہا تھا انشاء کے لیے  
۔۔۔

چھوڑ دو اسے اس کے حال پر، اس کا پتا نہیں چلتا کب کس بات "۔۔۔  
کو کیا رنگ دے دے میں نے تو بس تو بہ کر لی عورت ذات میری

سمجھ سے باہر ہے۔۔۔ عیان نے نارملی کہا تھا پر عمر اسے افسوس  
سے دیکھ رہا تھا۔۔۔

تمہیں تو شاید یہ بھی اندازہ نہیں ہے کہ وہ دروازے پر کب تک "  
کھڑی رہیں تھیں جب تک گاڑی ٹرن نہیں ہوئی وہیں تھیں وہ۔۔۔  
ہاں مجھے پتا ہے میں نے دیکھا تھا۔۔۔ پر عورت کے ان ڈراموں "  
پر میں بھروسہ نہیں کرتا اب۔۔۔ عیان نے دو ٹوک کہا۔۔  
ایک بات تم سے بھی کہے رہا ہوں آئندہ کے بعد کبھی بھی تم "  
میری اور انشاء کی زندگی پر تبصرہ نہیں کرو گے۔۔۔  
اب کے عیان نے اسے وارن کیا۔۔  
یہ تم مجھ سے کہہ رہے ہو۔۔۔ وہ شاک ہی ہوا تھا۔۔۔ "  
ہاں تم سے ہی کہہ رہا ہوں پہلے ہی تمہارے ایک مشورے پر عمل "  
کر کے کسی کا مجرم بن بیٹھا ہوں اب پلیز کوئی دوسرا فضول مشورہ  
مت دینا۔۔۔

عمر تو حیران پر حیران ہوتا رہا اس کی باتوں پر۔۔۔ ایسا لگتا تھا  
عیان کی باتوں نے اس کی زبان تاڑو سے لگادی تھی۔۔۔  
پلیز عمر یار شک سے باہر نکل آؤ، گاڑی پر توجہ دو پہلے ہی ایک "  
ایکسیڈنٹ سے ابھی مکمل سنبھلہ نہیں اور تم دوسرا کرنے کے چکر  
میں نہ پڑ جاؤ۔۔۔ پلیز ڈرائیونگ پر توجہ دو۔۔۔ مجھے میرے حال پر  
چھوڑ دو۔۔۔

عمر واقعی شک ہی ہوا تھا اور عیان نا کہتا تو شاید وہ اپنی توجہ  
ڈرائیونگ پر دوبارہ نہ کرتا۔۔۔  
عیان نے ضبط سے ہونٹ بھینچے ہوئے تھے۔۔۔ شاید واقعی وہ  
کسی گہرے درد سے گزر رہا تھا۔۔۔ "کتنا بے خبر رہا میں۔۔۔ عمر نے  
سوچا۔۔۔

ہماری زندگی کبھی نارمل نہیں ہو سکتی عمر اور اب نہ ہی میں کرنا "  
چاہتا ہوں۔۔۔ اک ایسے رشتے میں بابا جان نے مجھے جکڑا ہے جو  
بے معنی سا ہے جو سوائے اذیت کے کچھ نہیں ہم دونوں کے

لیے۔۔ اور واقعی کوئی تعلق ایک طرف نہیں نبھایا جاسکتا اسے  
دونوں طرف سے ہی نبھانے کی جستجو ہونی چاہیے۔۔ میں تھک گیا  
ہوں میرے یار۔۔

ایک لمحے کو رک کر سانس لے کر دوبارہ کہا عیان نے۔۔۔  
میں نے کبھی کوئی ایسا کام نہیں کیا جس نے مجھے شدید اذیت سے  
دوچار کیا ہو پر اب ایسی اذیت سے گزر رہا ہوں آج کل۔۔۔  
میرے لیے مشکلیں نہ بڑھاؤ۔۔۔ ایسا نہ ہو میان بیوی کے رشتے  
میں فیل ہونے بعد اب جان سے پیارا دوست کھودوں پہلے ہی ایک  
بھائی جدا ہو چکا ہے میرا۔۔۔ کاش میرے درد کو کوئی سمجھ سکے میں  
کس تکلیف میں ہوں مرد ہوں رو نہیں سکتا ورنہ میں نے بھی بھائی  
کھویا ہے جسے بیٹے کی طرح چاہتا تھا۔۔۔

اور وہ سمجھتی ہے صرف وہی دکھی ہے دنیا میں سارے درد اسے  
ہی ہیں جیسے ہم تو بہت خوش ہیں نا۔۔۔ بابا جان بھی تو اسی وجہ  
سے دور گئے ہیں کیونکہ اس درد سے نکلنے کا اس سے بہتر آپشن کوئی نہ  
لگا ان کو۔۔۔ کاش وہ بھی ہمارے درد کو سمجھتی تو آج حالات

الگ ہوتے۔۔۔ میں نے اور بابا نے اپنا درد بھلا کر اس کا  
احساس کیا اور وہ بے وقوف ہمیں پتھر کا سمجھ ہی بیٹھی ہے۔۔۔  
اتنی بے خبر کیوں ہے وہ اتنا انجان کیوں بن رہی ہے۔۔۔  
عمر کو اندازہ ہوا وہ کس اذیت سے گزر رہا ہے۔۔۔  
سوری یار۔۔۔ عمر نے کہا۔۔۔ وہ اس وقت کچھ کہنے کی  
پوزیشن میں رہا ہی نہیں اسی لیے چپ چاپ ڈرائیونگ کرنے لگا  
۔۔۔

اٹس اوکے۔۔۔ بس اب اس ٹاپک پر بات نہیں ہوگی۔۔۔  
ہمممم۔۔۔ عمر نے کہا۔۔۔ آج پہلی دفعہ عیان نے عمر کو لا جواب  
کر دیا تھا۔۔۔

بس ٹھیک ہے اپنا موڈ درست کرو عمر۔۔۔ عیان نے اس کے  
کندھے پر ہاتھ رکھ کے کہا۔۔۔

عیان اچھی طرح سمجھ رہا تھا کتنا حساس تھا اس کے بارے میں  
اس لیے عیان نے اسے ریلکس کرنا چاہا۔۔۔

ایسے ہی تھے دونوں اور ایسی تھی ان کی دوستی۔۔۔۔ ایک  
دوسرے کا درد اندر تک محسوس کرنا اور ایک دوسرے کے لئے کچھ  
نہ کچھ کرتے رہنا۔۔۔ ابھی بھی عیان خود کو بھول کر عمر کی فکر میں  
ہلکان تھا کیونکہ وہ جانتا تھا اس کا دوست کتنا ریگریٹ کر رہا ہوگا  
اپنے دیئے مشورے پر۔۔۔ اور وہ عمر کو اس ریگریشن سے نکالنا  
چاہ رہا تھا۔۔۔

@@@@@@@@

پھر واقعی عیان کا عجیب رنگ دیکھا انشاء نے۔۔۔ جو بالکل  
لاپرواہ اور بے فکر ہو گیا تھا اس کی طرف سے۔ نا اسے اپنے کسی  
کام کے لئے کہتا تھا نہ اس سے بات کرتا تھا۔۔۔ اک چپ اور  
خاموشی دونوں کے بیچ آگئی تھی۔۔۔۔

اس دیوار کو انشاء چاہ کر بھی گرا نہیں پارہی تھی۔۔  
آخر کار اسی کشمکش میں عید کا دن آگیا۔۔



کل باباجان نے عید منائی تھی سعودی میں۔۔ کل خیر خیرات  
عیان نے بھی کروائی تھی اور غریبوں میں کھانا بانٹا گیا۔۔۔  
آج بے انتہا اداس تھی صرف سرد لہجے میں عیان نے اسے وش کیا  
جس کا جواب اس نے دیا۔۔ اس سے زیادہ بات چیت کرنے کا  
عیان اس سے روادار نہ تھا۔۔۔۔ وہ گھر سے باہر جا چکا تھا ناشتہ  
کر کے۔۔ کیونکہ قربانی جو کروانی تھی۔  
انہیں سوچوں میں گم تھی موبائل کی رنگ ہوئی۔۔  
موبائل پر باباجان کی کال آتے دیکھ کر بے انتہا خوش ہوئی۔۔  
وڈیو کال ریسوو کی۔۔۔ سلام دعا اور عید وش کے بعد باباجان نے  
کہا۔۔۔  
کیسی ہے میری بیٹی، کیوں اتنی اداس لگ رہی ہے۔۔ ان کے  
لہجے میں بہت پیار تھا اس کے لیے۔۔  
آپ کی یاد ارہی ہے باباجان۔۔ انشاء نے اداس لہجے میں کہا۔"



وہ تو ہے پر کمزور کیوں لگ رہی ہو۔۔ کیوں عیان خیال نہیں کرتا " تمہارا آنے دو پھر اس کی خبر لیتا۔ ان کے انداز پر اس کی انکھیں نم ہونے لگیں۔۔ کتنی محبت تھی انہیں اس سے۔ جو اپنے بیٹے سے زیادہ اس کا خیال تھا ان کو۔

ایسی لازوال محبت تو نصیب سے ملتی ہے۔۔۔ انشاء نے سوچا " ---

نہیں باباجان پلیز ان سے کچھ نہ کہیں۔۔ بس اپ کب ارہے ہیں " اتنا بتائیں۔۔ انشاء نے جلدی سے کہا۔۔۔

فی الحال یہیں ہوں، دوست کے ساتھ اگے گھومنے کا پلان بنا ہے " --- کچھ ہسٹورک پلیسز گھومنے کا۔ ترکی اٹلی اور روم۔۔۔

واٹ۔۔۔ نہیں باباجان، اور دوری اپ کی کیسے برداش ہوگی " --- انشاء بے بے ساختہ کہا۔۔۔ وہ گم صم ہی ہو گئی ان کا پروگرام سن کر۔۔۔

تم اور عیان ہونا ایک دوسرے ساتھ مجھے فکر نہیں اب۔۔۔ " ---

انہوں نے پیار سے کہا۔

جی باباجان۔۔۔ انشاء نے مری مری آواز میں کہا۔۔۔  
آپ نے ان کو بتایا ہے اپنے پروگرام کا۔۔۔ انشاء نے جھجھک  
کر پوچھا عیان کا۔۔۔

وہ جانتا ہے انشاء۔۔۔ باباجان کے بتانے پر وہ چونکی اور کہا۔۔۔  
اچھا تو بس مجھ سے چھپایا اب دونوں نے۔۔۔ ورنہ یہ سب  
ڈیسا ٹیڈ تھا۔۔۔

انشاء نے شکوہ کیا نا چاہتے ہوئے بھی۔۔۔  
انشاء بیٹی تم اپنے شوہر کے ساتھ ہو اس لیے اب یہ بوڑھا باپ  
تھوڑا بے فکر ہوا ہے۔۔۔ سو دوستوں نے کہا پروگرام بن گیا  
۔۔۔ عیان نے بھی کوئی اعتراض نہیں کیا۔۔۔ تو کیا تم کو کوئی  
اعتراض ہے میرے بچے۔۔۔

انہوں نے محبت سے لبریز لہجے میں کہا۔۔۔

نہیں باباجان۔۔۔ بس اپ کی یاد آئے گی۔۔۔ جلدی سے خود کو"  
سنبھال انشاء نے کہا تھا۔۔

تو تم بھی کوئی بہانہ کرو یہ بوڑھا دوڑتا پھرنے پر مجبور ہو جائے۔۔۔۔"

انہوں نے مذاحیہ لہجے میں کہا۔۔۔

بہانہ کیسا بہانہ باباجان۔۔۔۔ انشاء نے حیرت سے کہا۔۔۔۔"

ایسی باتیں اس سے ناکیا کریں باباجان اور ویسے بھی اس کو"  
ساری باتیں دیر سے سمجھ اتی ہیں۔۔۔ اسی وقت عیان نے چھپے  
سے اکر کہا۔ انشاء کے پاس بیٹھ کر باتیں کرنے لگا ان سے کیونکہ  
عید وش پہلے ہی کر چکے تھے دونوں۔

اب قربانی وغیرہ کے ریلیٹڈ دونوں بات کرنے لگے۔۔۔

انشاء اٹھنے لگی عیان نے اس کا ہاتھ تھام لیا۔ وہ دوبارہ بیٹھ گئی

۔۔۔

وہ اس کا ڈرامہ خوب سمجھ رہی تھی بابا کے سامنے سب اچھا ہے  
تاثر دینے کے لیے وہ یہ سب کر رہا تھا۔۔۔

شام کو فریحہ آئی اور انشاء کی لاپرواہی پر ٹوکا جو سادا لباس  
پہنے ہوئے تھی۔۔۔  
کچھ دیر بیٹھیں اور دعوت دے کر چلیں گئیں۔۔۔  
اگلے دو دن دعوت وغیرہ میں گزر گئے۔۔۔ انشاء جتنا بھی اچھا تیار  
ہوتی پر عیان ایک دفعہ بھی متوجہ نہ ہوا تھا۔۔۔

@@@@@@

ایک دن پہلے ہی عیان نے کہہ دیا تھا زینب بی سے کے کل  
مہمان آئیں گے۔۔۔ گیسٹ روم بھی صاف کروادیں۔۔۔  
اس لیے صبح سے زور اور شور سے تیاریاں چل رہیں تھیں۔۔۔  
انشاء بیٹی تم کو پتا ہے کون ارہا ہے۔۔۔۔۔ عیان کی اتنی  
انسٹرکشن کی وجہ سے پوچھا انہوں نے فکر سے۔۔۔  
نہیں زینب بی مجھے نہیں پتا۔۔۔

جھوٹ بولنے سے بہتر سچ بولنا تھا اس لیے انشاء نے لاعلمی ظاہر کی

---

بیٹی۔۔۔ میان بیوی کی اتنی طویل ناراضگی ٹھیک نہیں اور عیان کا "تم سے اتنا لاپرواہ ہونا بھی ٹھیک نہیں۔۔۔۔ وہ نہیں کوشش کر رہا۔۔۔۔ تم دور کر دو اس کی ناراضگی۔۔۔۔"

زینب بی نے سمجھایا وہ تھک گئیں تھیں دونوں کی اس انکھ مچولی سے۔۔۔۔ پہلے انشاء بچپنا کر رہی تھی اور اب عیان۔۔۔۔

میں کیا کروں زینب بی۔۔۔۔ پتا نہیں کیوں مجھ سے اتنے خفا ہو گئے ہیں۔۔۔۔ میں نے تو بس اتنا کہا تھا ان کے پوچھنے پر۔۔۔۔

وہ ان کو ساری بات بتا گئی سوائے ان جملوں کے جو ان کی ازدواجی تعلق کے متعلق انشاء نے عیان سے کہے۔۔۔۔

یہ تم نے بہت غلط کہا۔۔۔۔ میان بیوی کا تعلق محبت عزت

احترام کا ہوتا ہے اس میں انسانیت لا کر تم نے تو غیر کر دیا اسے

کیونکہ انسانیت تو ہم غیروں سے کرتے ہیں اپنوں کے لئے تو جو

کرتے وہ محبت سے کرتے ہیں خلوص سے کرتے ہیں۔۔۔۔ اور تم

نے عیان بیٹی سے ایسا کہا کہ تم انسانیت کے ناطے یہ سب کچھ کر

رہی ہو شاباش ہے تمہاری عقل گھاس چرنے گئی تھی جو شوہر کو  
اس طرح دکھی کر دیا تم نے۔۔۔ تم جتنی بے وقوف سہی پر اتنی  
بے وقوف ہوگی میں نے سوچا نہیں تھا۔۔۔  
وہ افسوس کرتیں رہ گئیں۔۔۔ انشاء کو سمجھ نہ آیا اب کیا کہے  
۔۔۔

جاؤ تیار ہو جاؤ مہمان آنے والے ہونگے۔۔۔ اپنا حلیہ درست  
کرو۔۔۔ اپنی زبان سے تو تم نے شوہر کے دل کا راستہ کاٹ دیا  
ہے اب کم از کم اپنے حسن سے ہی اس کے دل کا راستہ بناؤ۔۔۔  
زینب بی نے تاسف سے کہا۔۔۔ وہ کم ہی کچھ کہتی ہیں کسی سے  
۔۔۔ پر ان کو وہ مقام حاصل تھا کہ کبھی کبھار وہ ان کو بری طرح  
ٹوکتی بھی تھیں انشاء ایمان اور عیان کو۔۔۔  
ان میں سے کوئی برا نہیں مانتا تھا ان کی بات کو۔۔۔ کیونکہ وہ ان کو  
پالنے والی مان بھی تھیں۔۔۔  
پر زینب بی۔۔۔ انشاء نے کچھ کہنا چاہا۔۔۔



اس پر پھر کبھی بات کریں گے فی الحال تیار ہو کر آؤ عیان پہنچنے"  
والا ہوگا۔۔۔

زینب بی نے کہا۔۔۔ وہ جلدی اٹھی تیار ہونے کے لیے۔۔۔

@@@@@

وہ سیڑھیوں سے اترتی آرہی تھی گولڈن کلر کے ڈریس میں وہ بہت  
خوبصورت لگ رہی تھی اس کے رنگ کے ساتھ میچ کر رہا تھا۔۔  
اج اس کا انداز ہی الگ تھا۔۔۔

عیان صوفے پر بیٹھا ایک بازو سیدھا رکھے ہوئے تھا۔ اس کی نظر  
بے ساختہ انشاء پر گئی وہ ٹھٹھا۔۔۔ لمحہ ہی گزرا لاؤنج کا دروازہ کھلا  
دونوں نے بیک وقت ادھر دیکھا۔۔۔ جو جادو لمحے کے لیے دونوں  
کے بیچ ہوا تھا وہ دروازے کی آواز نے ختم کر دیا۔۔۔

فرقان کے ساتھ آئی ہوئی لڑکی ہائے ہیل پہنے آرہی تھی۔ عیان  
نے کہا۔۔۔



علیزے۔۔۔ وہ کھڑا ہوا اور اسی وقت علیزے نے کمر پر ہاتھ ٹکا  
کر کہا۔۔۔

جی، لگتا ہے آپ بھول گئے مسٹر عیان سڑو۔۔۔ علیزے نے  
مزے سے کہا۔۔۔

امپا سیبل تم بھولنے والی چیز نہیں۔۔۔ عیان نے کہا۔۔۔  
فرقان بھی مسکرایا۔۔۔ جبکہ انشاء کے قدم تھمے اس کانفیڈنٹ  
لڑکی کو دیکھ کر۔۔۔

ہمممم، تو مجھے لگتا تھا اب کے ملو گے تو میری منٹیں کرو گے،  
گڑ گڑاؤ گے میرے اگے، گھٹنوں کے بل جھکو گے میرے اگے، کیا  
پتا اس بار میں تمہیں ٹھکرا دوں مسٹر سڑو۔۔۔۔

انشاء نے حیرت سے اس اکڑو لڑکی کو دیکھا جو جینس پر بلیک کرتی  
پہنے گلے میں مفلر نما اسکارف پہنے کھڑی تھی آنکھوں میں شرارت،  
چنچل سی مسکراہٹ ہونٹوں پر اسے منفرد دکھا رہی تھی۔۔۔ اس

کی ہیزل گرین آنکھیں، بالوں میں گولڈن اور فیڈ کلر ڈائے اسٹائش  
سایٹرکٹ اس کی خوبصورتی میں اضافہ کر رہا تھا۔۔۔  
اس کے انداز پر عیان مسکرایا اور ہنستا ہی چلا گیا۔۔۔۔۔ وہ ایسی  
ہی تھی ہمیشہ سے۔۔۔

پر انشاء کو اپنی دل کی دھڑکن تھمتی ہوئی محسوس ہوئی اس حسین  
پری کو دیکھ کر۔۔۔ ایک تو حسن اور اس پر نزاکت اور ادائیں اور  
بولنے کا انداز وہ چلتی پھرتی قیامت لڑکی لگی انشاء کو۔۔۔۔۔  
انشاء کبھی عیان کے لبوں کی ہنسی دیکھتی تو کبھی وہ اس لڑکی کے  
انداز۔۔۔ اب اسے نازیہ بھابھی کے لفظ یاد آئے۔۔۔ اور  
اپنے کہے لفظ اس کا منہ چڑانے لگے۔۔۔  
وہ دونوں کچھ کہے رہے تھے پر انشاء کے کان سائیں سائیں کرنے  
لگے اس لمحے۔۔۔

جانے کیوں انشاء کی آنکھ میں مرچیں سی بھرنے لگیں اس منظر کو  
دیکھ کر۔۔۔ عیان کا ہسنہ اور علیزے کا کھلکھلانا۔ یہ احساس یا اس

طرح کا کوئی احساس کبھی اس کے اندر نہ جاگا تھا۔۔۔ شاید وہ  
دونوں ایک دوسرے میں مگن تھے نہ انشاء نہ زینب بی اور نہ فرقان  
تھا ان کے بیچ۔۔۔ وہ دونوں ان کی باتیں اور ان کے اپس کے  
گلے شکوے بس۔۔۔

دو سال سے آئے نہیں لندن، جب دیکھو عمر کو بھیج دیتے کسی بھی  
بزنس کے کام کے سلسلے میں، اسی بہانے بندہ دوستوں سے مل لیتا  
ہے۔۔۔ شرم کرو تم۔۔۔ ویسے ہو بڑے بے مروت بندے

علیزے نے ایک اور شکوہ کیا عیان سے۔۔۔  
ارے، حالات کچھ ایسے ہو گئے کہ آء ہی نہ سکا کیونکہ۔۔۔ عیان  
نے وضاحت دینا چاہی علیزے نے بات کاٹ کر کہا۔۔۔  
رہنے دو، بس بہانے بن والو تم سے۔۔۔ دیکھ لو تم نہیں آئے  
میں چلی آئی۔۔۔

خود کو سنبھالتی انشاء سیڑھیوں سے اتر کر ان کے روبرو ہوئی۔۔۔

اب کے عزیزے چونکی اور کہا۔۔۔

یہ کون ہے عیان۔۔۔"

انشاء عیان کا چہرہ دیکھنے لگی کہ وہ اپنی دوست کو کیا جواب دیتا ہے  
اس کے مطلق۔۔۔

پر عیان کے عجیب تاثرات دیکھ کر انشاء کو شدید مایوسی ہوئی کہ وہ  
اب اس کا انٹروڈکشن بھی کروانے کا روادار نہیں کیا اتنا بدظن  
ہو چکا ہے مجھ سے۔۔۔ انشاء نے سوچا۔۔۔

عیزے یہ انشاء بھا بھی ہیں عیان کی بیٹریاں۔۔۔ آخر فرقان  
نے کہا۔۔۔

واٹ انبلیو و ایبل عیان آئے ڈونٹ ایکسپٹ دس فرام یو۔۔۔"  
عیزے نے انکھیں دکھائیں۔۔۔

عیزے بس کرو۔۔۔ فرقان نے کہا۔۔۔"

اچھا اچھا سوری۔۔۔ وہ جلدی سے انشاء کی طرف مڑی اور کہا"

۔۔۔

میں علیزے گل، اپ کے شوہر کی بیسٹ فرینڈ سے بھی اوپر کی  
اوپر۔۔۔۔ کیوں عیان۔۔۔ اس نے انشاء سے کہا۔۔۔ وہ  
شوخی ہوئی پر انشاء پچاری سی مسکراہٹ بھی نہ دے سکی۔۔۔  
ہاں کیوں نہیں۔۔۔ عیان نے کہا۔۔۔"  
انشاء کم صم ہو کر دیکھنے لگی۔۔۔

اسی وقت زینب بی نے جوس سروو کیا۔۔۔ سب بیٹھ گئے۔۔۔

@@@@@

عمر نہیں آیا اب تک۔۔۔ عیان نے کہا کیونکہ وہ الریڈی اسے  
دعوت دے چکا تھا۔۔۔ جوس سے فارغ ہو گئے تھے لنچ کا وقت  
ہونے لگا تھا۔

تم نے یاد کیا لو اگیا۔۔۔ عمر اسی وقت آیا اور بڑے جوش سے کہا"  
۔۔۔

ہممم شیطان کا نام لیا اور دیکھ لو حاضر ہو گیا۔۔۔ علیزے نے منہ"  
بنایا۔

اور تم شیطان کی دوست ماہا شیطان --- عمر نے بھی حساب"  
بے باق کیا علیزے کو کہے کر ---

لندن سے لے کر آج تک یہ سلسلہ یونہی چلتا رہا ہے، نہ علیزے"  
پچھے ہٹی نہ عمر باز آتا ہے --- فرقان نے ہنستے ہوئے کہا ---  
مجھ سے پوچھو جس کے کان پک گئے دونوں کی لڑائی سن سن"  
کر --- عیان نے کانوں کو ہاتھ لگائے ---

کھمبے جتنے ہو گئے ہو لڑکیوں کو شیطان کہتے جیا نہیں آتی تمہیں، کچھ"  
تو شرم کرو ---

علیزے نے عمر کو شرمندہ کرنے کی بھرپور کوشش کی --- عمر اگر  
صوفے پر بیٹھا اور کہا ---

شرم کا پتا نہیں، باقی حیا کل آئی تھی ٹھہری نہیں زیادہ دیر وہ الگ"  
بات ہے --- عمر نے سوچنے کی ایکٹنگ کرتے ہوئے کہا علیزے  
سے ---

ان دونوں کی نوک جھونک سے سب محفوظ ہو رہے تھے۔

تم کس حیا کی بات کر رہے ہو۔۔۔ علیزے حیران ہوئی اس کی  
بات پر۔۔۔

ہماری پڑوسن حیا کی بات کر رہا ہوں میں تو۔۔۔ تو تم کس حیا کی  
بات کر رہی ہو۔۔۔ عمر نے مزے سے کہا اور سوچنے کی ایکٹنگ  
کرنے لگا۔۔۔

تم سدھر نہیں سکتے۔۔۔ اب تو ناممکن ہے۔۔۔ نازیہ بھا بھی کو  
سلام ہے جو تم کو برداش کر رہی ہے۔۔۔  
علیزے نے کہا۔۔۔

چلو مجھے تو نازیہ برداش کر رہی ہے پر تمہیں تو اب تک برداش  
کرنے والا ملا بھی نہیں ہے۔

عمر کیا کم تھا جو حساب چھوڑتا علیزے پر۔

تم فکر مت کرو مجھے مل ہی جائے گا۔۔۔ تم اپنی خیر مناؤ۔  
علیزے نے اس کے طنز کو چٹکیوں میں اڑایا۔





نازیہ بھابھی نہیں آئیں عمر بھائی۔۔۔ انشاء نے پوچھا عمر سے "

---

وہ میکے گئی ہے بچوں کے ساتھ۔۔۔ عمر نے بتایا۔۔۔  
کچھ دیر کے بعد سب نے مل کر کھانا کھایا۔۔۔ جس پر بھی نوک  
جھونک چلتی رہی عمر اور علیزے کی۔۔۔

کھانے کے بعد سب سے پہلے فرقان روانہ ہوا۔۔۔ انشاء ان کے  
پاس بیٹھی تھی خاموش تماشائی کی طرح۔۔۔

@@@@@

شام ہو گئی تھی۔۔۔۔  
عیان میرے لیے کونسا روم ایٹ کروایا ہے۔۔۔ علیزے نے  
پوچھا۔

یار واقعی باتوں میں پتا ہی نہیں چلا اتنا وقت گزر گیا۔۔۔ اب آرام"  
کرنا چاہیے تمہیں۔۔۔ عیان نے فکر سے کہا۔۔۔  
آؤ گیسٹ روم دکھا دوں تمہیں۔۔۔ عیان نے خلوص سے کہا۔"

میں گیسٹ ویسٹ نہیں ہوں مسٹر۔۔۔ پہلے بتاؤ تمہارا روم"  
کہاں ہے۔۔۔ علیزے نے انکھیں دکھاتے یوئے کہا۔۔۔  
میرا روم تو اوپر ہے اور گیسٹ روم نیچے۔۔۔ اوہ تو میڈم بتائیں"  
کہان رہنا پسند کریں گی۔۔۔ عیان نے کہا، جانتا تھا اس کی  
فرینک نیچر کو۔۔۔۔

تمہارے روم کے پاس والا کوئی روم ہو وہیں رہوں گی۔۔۔"  
علیزے نے ایک ادا سے کہا۔۔۔  
انشاء حیران ہی تھی اس لڑکی پر جو کتنے مزے سے عیان پر حق جتا  
رہی تھی۔۔۔  
اوکے جو کمرہ تمہیں پسند آئے اوپر اسٹے کر سکتی ہو۔۔۔ آؤ اوپر چلتے"  
ہیں گھر دکھا دوں تمہیں۔۔۔ عیان نے خلوص سے کہا۔۔۔  
رحیم۔۔۔ عیان نے دو آوازیں دیں اور وہ بوتل کے جن کی"  
طرح حاضر ہوا۔۔۔

جی سر۔۔۔ مودب انداز میں کہا۔۔۔"

سامان اٹھاؤ عزیزے کا اوپر لے کر چلنا ہے۔۔۔ عیان نے حکم دیا۔۔

جی سر۔۔"

عزیزے نے اپنی پسند سے اوپر والا گیسٹ روم پسند کیا جو ان کے بیڈ روم سے ایک کمرہ چھوڑ کے تھا۔۔۔

سامان وہاں رحیم نے رکھا۔۔۔۔۔  
اب تم آرام کرو پھر ملتے ہیں۔۔۔ عیان نے عزیزے سے کہا۔  
۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔ وہ ریلکس ہوئی۔۔۔ اور وہ دونوں کمرے سے باہر آئے۔۔۔

انشاء عیان کے چچھے کمرے میں آئی۔۔۔ وہ اس سے بات کرنا چاہ رہی تھی اس سے پہلے وہ کچھ کہتی عیان اپنے کپڑے لے کر واش روم میں چلا گیا۔۔

وہ اسے جاتا دیکھتی رہی اور بیڈ پر بیٹھ کر اس کا انتظار کرنے لگی  
۔۔۔ تھکن اعصاب پر اتنی سوار تھی کہ اسے نیند کب آگئی پتا ہی  
نہیں چلا۔۔۔

@@@@@@

وہ اچانک سے اٹھی۔۔۔ اسے یاد آیا اسے تو عیان سے بات کرنی  
تھی۔۔۔ چند لمحے لگے خود کے حواس بحال کرنے میں۔۔۔  
ٹائم دیکھا رات کے آٹھ بج رہے تھے۔۔۔  
اتنا کیسے میں سو گئی۔۔۔ وہ حیران ہوئی۔۔۔"  
شاید اس لیے کہ اتنی دیر ان کے بیچ بیٹھنا پڑا۔۔۔ کتنا بولتی ہے"  
علیزے، نہیں پر عیان کب سے اتنا بولنے لگے ہیں۔۔۔ اس نے  
سوچا۔۔۔

بال سمیٹتی وہ اٹھی۔۔۔

نیچے آئی تو دور سے ہی علیزے کی کھنکھاتی آواز سنی جس کی بات پر  
عیان ہنس رہا تھا۔

اپنے شوہر کو قابو میں رکھنا کڑی نظر رکھنا۔۔۔ علیزے اس کی "دیوانی لگتی ہے۔۔۔"

نازیہ بھابھی کے الفاظ کان میں بازگشت کرنے لگے اس کے۔۔۔

بچ کے رہنا انشاء۔۔۔ علیزے اور عیان کی بہت فرینکنیس ہے "اور کنواری بھی ہے، یونی کے زمانے میں عیان کو پرپوز کر چکی ہے۔۔۔ عمر تو کہتا وہ مجھے بھی برداش عیان کی وجہ سے کرتی ہے، وہ ہر وقت عیان سے چپکی رہتی ہے۔۔۔"

نازیہ بھابھی کے کہے الفاظ گونجے جو اس نے عید کی دعوت پر اس سے کہے تھے۔۔۔

اپنے کہے الفاظ اب اس کے کان میں گونجے۔۔۔

مجھے کوئی پرواہ نہیں عیان یا علیزے کی۔۔۔ میں نے خود اسے "دوسری شادی کا کہے رکھا ہے، کیا پتا اس بہانے ہی میری اس ان چاہے رشتے سے جان چھوٹ جائے۔۔۔"

اپنے الفاظ اس کا مذاق اڑانے لگے تھے۔۔۔

تو کیا واقعی مجھے پرواہ نہیں، کیا اتنی بے پرواہ ہوں میں، اگر واقعی"  
عیان دوسری شادی کر لے تو مجھے فرق نہیں پڑے گا۔۔۔  
دماغ نے اس سے سوال کیا اور ایک لمحے میں اس کے اندر سے  
آواز آئی۔۔۔

اللہ نہ کرے جو ایسا ہو، عیان ایسا نہیں کر سکتے، مجھے یقین ہے وہ"  
میرے ساتھ ایسا نہیں کر سکتے۔۔۔  
وہ اندر ہی اندر خود سے ہمکلام تھی۔۔۔

انشاء وہان کیا کھڑی ہو یہاں آؤ۔۔۔ اچانک عیان کی آواز پر وہ"  
چونکی۔۔۔

ایک ایک قدم اٹھاتی وہان تک آئی۔۔۔

ویسے عیان اتنی خاموش بیوی تم نے کہاں سے دریافت کی ہے"  
۔۔۔ جو خود سے ہی باتیں کرتی رہتی ہے۔۔۔ ویسے تم بھی اتنے  
خاموش ہو کم از کم تمہیں اپنے ساتھ تھی کے طور پر ایک باتولی لڑکی کا  
انتخاب کرنا چاہیے تھا۔۔۔



اس نے مشورہ دیا اور کہے ایسے رہی تھی جیسے خود بہت بڑی  
سمجھدار ہو۔۔۔

انشاء اسے دیکھ کر عیان کو دیکھنے لگی۔۔۔ جانے کیوں اسے عزیزے  
کی بات بری نہیں لگتی تب تک جب تک عیان جواب نہیں دیتا اور  
عیان کے جواب کے بعد اسے بہت بری لگنے لگتی تھی۔۔۔ کیونکہ  
عیان کا جواب بے تاثر جو ہوتا تھا۔۔۔

عیان آپ تو ایسے نہیں تھے انشاء نے دل ہی دل میں سوچا۔۔۔  
کیا کریں نصیب کی بات ہے۔۔۔ عیان نے پھیکی ہنسی سے کہا  
۔۔۔

ویسے جانتے ہونا فزکس کا لاء پوزٹ اٹریک اینڈ سیم سیم رپیل  
ایچ ادھر۔۔۔ ہے نا سچ کہے رہی ہوں کیوں انشاء۔۔۔  
انشاء چونکی اس کے پکارنے پر۔ اور جلدی سے کہا۔۔۔  
ہاں ہاں۔۔۔ بغیر سوچے سمجھے انشاء نے اس کی بات کی تائید  
کی۔۔۔

بس دیکھلو تمہاری بیوی بھی مان رہی ہے۔۔۔ کہیں واقعی تم"  
دونوں ایک دوسرے کو ریپیل تو نہیں کرتے۔۔۔  
اس نے اپنی بڑی آنکھیں میچ کر کنفرم کرنا چاہا عیان سے۔۔۔  
عیان کو بے ساختہ ہنسی آئی جبکہ انشاء کو شرمندگی ہونے لگی اس  
نے کیوں تائید کی علیزے کی بات سن کر۔۔۔  
ہممممم اگر ایسا ہے بھی تو کیا۔۔۔ شادی کے بعد یہ سب میٹر نہیں"  
کرتا علیزے۔۔۔  
عیان نے جواب تو علیزے کو دیا پر دیکھ انشاء کو رہا تھا۔۔۔  
انشاء نے شرمندگی افسوس سے نظر چرائی۔۔۔  
بہت میٹر کرتا عیان۔۔۔ اگر ایسا ہو تو۔۔۔ علیزے نے ہونٹوں"  
پر انگلی رکھے پر سوچ انداز میں کہا۔۔۔  
اچھا چھوڑو، ایسا کچھ نہیں، جیسا تم سمجھ رہی ہے، بس انشاء"  
نے لوگوں میں کم گھل ملتی ہے، کچھ دنوں میں تم دونوں کی دوستی  
ہو جائے گی۔۔۔ کیوں انشاء۔۔۔

عیان نے اسے مخاطب کر کے اس کی جھجھک دور کرنا چاہی۔۔۔  
جی بلکل۔ انشاء نے کہا۔"  
وہ دونوں کو غور سے دیکھ رہی تھی۔۔۔ انشاء کا دل کسی انہونی کا  
الرام دے رہا تھا۔

@@@@@@

رات کے کھانے کے بعد۔۔۔ انشاء نے قہوا کو پوچھا دونوں سے  
۔۔۔ تو عیان کے کہنے سے پہلے علیزے نے کہا۔  
میرے اور عیان کے لیے کافی بنانا۔۔۔"  
انشاء سلگ اٹھی۔۔۔  
میرے شوہر کو بولنے کا موقع نہیں دیتی بس خود ہی بولے جاتی ہے"  
۔۔۔

وہ جلتی کڑھتی کچن میں آئی اور خود سے بول رہی تھی۔۔۔

اس کے حصے کے جواب خود دیتی ہے۔ بہت تیز ہے یہ۔۔۔۔۔"

کتنے مزے سے کہے گئی ہم ریپیل تو نہیں کرتے ایک دوسرے کو

۔۔۔۔۔

کلس کر رہ گئی انشاء۔۔۔

ہر چیز ٹخنے کے انداز میں رکھ رہی تھی ایسا لگتا تھا علیزے نے اسے  
جلتے توے پر بٹھا دیا تو جو اتنا سلگ رہی تھی۔۔۔

اف کس سے پوچھو اب کون مجھے بتائے گا میری تو کوئی سہیلی بھی "  
نہیں ہے۔۔۔۔۔ نازیہ بھا بھی خود میکے گئیں ہیں۔۔۔ کیسے بیویان اپنے  
شوہر کو ایسی عورتوں سے بچاتی ہیں۔۔۔

سر پر ہاتھ مارتے ہوئے اس نے سوچا۔

اگر موڈ نہیں تھا تو پوچھنے کی کیا ضرورت تھی قہوا کا۔۔۔ تم جاؤ"

ملازم سے کہے کر بنوا دوں گا کافی۔۔۔

عیان نے اس کو بڑبڑاتے دیکھ کر کہا۔۔۔

اچانک عیان کے کہنے پر انشاء نے جلدی سے کہا۔۔۔۔۔

ایسی بات نہیں وہ اپ مجھے غلط سمجھ رہے ہیں۔۔۔"

انشاء نے اپنی صفائی دینا چاہی۔۔۔

تو پھر کیا بات ہے، عزیزے میری یونی فرینڈ ہے، اس کے سامنے  
تو کم از کم میری عزت رکھ لو، دن سے دیکھ رہا ہوں تم منہ بنا کر  
بیٹھی ہو۔۔۔ پہلے مہمانوں کا لحاظ کرتی تھی اب وہ بھی نہیں رہا تم  
میں۔۔۔ میرا تماشہ بنا کر کیا مل رہا ہے تم کو۔۔۔

عیان ایسی۔۔۔ انشاء نے کچھ کہنا چاہا پر عیان نے اس کی بات  
کاٹ کر کہا۔

بس۔۔۔ کسی صفائی کی ضرورت نہیں۔۔۔ ایک بات میری  
ذہن میں بٹھا لو اگر تمہیں میرے دوستوں کا یہاں آنا ناگوار گزرتا ہے  
تو ان کے سامنے منہ بنانے سے بہتر ہے تم کمرے میں بیٹھی رہو،  
یوں منہ کے زاویے بنا کر بیٹھنے سے اپنا اور میرا تماشہ نہ بنوؤ۔۔۔

واقعی جب ہم غلطی پر ہوتے ہیں تو ہمیں بولنے کے ہزاروں موقع مل جاتے ہیں اور جب ہم صحیح بات کرنا چاہتے ہیں تو ایک موقع بھی میسر نہیں ہوتا۔۔۔۔۔ ایسا ہی کچھ انشاء کے ساتھ ہو رہا تھا۔  
اب لے کر ارہی ہو یا نہیں۔۔۔ عیان نے پوچھا انشاء سے۔  
اس نے آنسو ضبط کرتے ہوئے کہا "ہاں بس لاتی ہوں دو منٹ

۔۔۔

عیان وہاں سے چلا گیا۔۔۔

@@@@@@@

وہ کافی لے کر ارہی تھی۔۔۔ عیان کو علیزے سے کہتے سنا۔۔  
میں شام تک آؤں گاتب تک انشاء ہوگی گھر پر۔ اور پھر زینب بی  
بھی ہیں تمہیں بھی بوریت نہیں ہوگی۔

نابابا نابا میری توبہ۔۔۔ میں نہیں رکنے والی گھر، حیدر انکل  
ہوتے تو پھر بھی ٹھہر جاتی، ہماری گپ شپ ہو جاتی پر تمہاری بیوی

انتہا کی بور ہے، میں تو صبح آفیس چلوں گی تمہارے ساتھ، پورا دن  
اچھا گزر جائے گا عمر کی ٹانگ کھچائی میں۔۔۔

علیزے کانوں کو ہاتھ لگا کر توبہ کرتے ہوئے کہا تھا۔۔۔ انشاء  
حیران تھی وہ کتنے مزے سے اس پر کمینٹس پاس کر رہی تھی عیان  
روک بھی نہیں رہا اس بد تمیز لڑکی کو۔۔۔

وہ ان کو کافی سروو کرنے لگی خاموشی سے۔۔۔ اب تو انشاء ایک  
سمائیل بھی نہ دے سکی۔

ایک خاص بات قابل غور تھی کہ علیزے کو ذرہ شرمندگی نہ تھی جو  
اس نے ابھی کمینٹ کیا انشاء پر۔۔۔

کیا واقعی اس ڈھیٹ لڑکی سے میں مقابلہ کر سکتی ہوں۔۔۔ انشاء  
نے غور سے علیزے کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

وہ کافی سروو کر کے جانے لگی۔۔۔ کئی دفعہ پلٹ کر انشاء نے دیکھا  
شاید اسے بیٹھنے کو کہے گا دونوں میں سے کوئی۔۔۔ پر کسی نے اسے  
نہ کہا۔۔۔ اس لیے وہ چپ چاپ کمرے میں اگتی۔۔۔



آج نیند بھی انکھوں سے کوسوں دور تھی جو آنے کا نام نہیں لے  
رہی تھی۔۔۔

کتنی دیر وہ کروٹ پر کروٹ بدلتی رہی۔۔۔ پر نیند آنے کا نام نہیں  
لے رہی تھی۔۔۔

اپنی اس بے چینی کو کیا نام دوں۔۔۔ تھک کر انشاء نے خود سے  
کہا۔۔۔

پسند یا محبت۔۔۔ شاید عیان کو میں پسند کرنے لگی ہوں۔۔۔  
نہیں شاید محبت۔۔۔ اندر کی اس آواز پر وہ اٹھ بیٹھی۔۔۔

نہیں ایسا نہیں ہو سکتا، میں ایمان کے ساتھ بے وفائی نہیں  
کر سکتی۔۔۔

انشاء نے اپنا سر دونوں ہاتھوں پر گرا لیا "کیوں ہو رہا ہے میرے  
ساتھ کیوں ہو رہا یہ سب۔۔۔ یا اللہ علیزے چلی کیوں نہیں جاتی وہ  
چلی جائے عیان کسی اور کو دیکھے مجھ سے برداشت نہیں ہوتا۔۔۔

خود سے لڑتی لڑتی وہ سو گئی کب پتا ہی نہیں چلا اور صبح انکھ کھلتے  
ہی سب سے پہلے اس نے اپنے پہلو میں دیکھا عیان کو بے خبر سوتا  
دیکھ کر دل کو سکوں آیا۔۔۔ شاید وہ ڈر گئی تھی کہیں کمرے میں ہی  
آئے نہ سونے کے لیے۔۔۔

رات کو کب آئے کمرے میں مجھے محسوس ہی نہیں ہوا اور میں "  
اتنی بے خبر سو رہی تھی کہ میں نے ان کا انا محسوس ہی نہیں کیا  
۔۔۔

خود سے کہتی وہ بال سمیٹتی اٹھ بیٹھی۔۔۔ وہ فریش ہونے کے  
لیے واشروم گئی۔۔۔

وہ ڈائینگ پر ناشتہ لگوا رہی تھی۔۔۔ اسی وقت عیان اور علیزے  
ساتھ رہے تھے نیچے۔۔۔

عیان نے آج بھی اس کا سلیکٹ کیا سوٹ نہیں پہنا تھا انشاء کے  
دل میں ہوک سی اٹھی۔۔۔

اب دونوں کا ساتھ میں انا اسے غور کرنے پر مجبور کر رہا تھا۔۔۔ وہ  
دونوں ایک ساتھ بہت اچھے لگ رہے تھے۔۔۔ جانے کیوں وہ  
علیزے کو خود سے کمپیٹر کر رہی تھی۔۔۔ ہر بار انشاء کو خود سے  
زیادہ وہ بہترین لگی۔۔۔

شاید میرا دماغ خراب ہو گیا ہے جو ایک لڑکی کو خود کے حواس پر  
سوار کر لیا ہے۔۔۔ نازیہ بھابھی نابتاتی علیزے عیان کو پسند کرتی  
ہے تو شاید میں اس مشکل میں نہ ہوتی۔۔۔ واقعی بے خبری بڑی  
نعمت ہے۔۔۔ انشاء نے خود سے کہا اور خود سرزش کی۔۔۔  
اور شاید تم نے اپنی جگہ خالی نہ چھوڑی ہوتی تو یہ حال نہ ہوتا تمہارا  
۔۔۔ اندر سے آواز آئی انشاء کو۔۔۔  
عیان تمہاری بیوی خود سے بہت بات کرتی ہے دیکھ لو۔۔۔  
علیزے نے اس کی توجہ انشاء پر کرائی۔۔۔ انشاء شرمندہ ہوئی  
اپنی بیوقوفی پر۔۔۔

اچھا مجھے تو ایسا نہیں لگتا۔۔۔ آؤ تم ناشتہ کرو۔۔۔ وہ دونوں  
ڈائینگ پر آئے۔۔۔ عیان نے اس کی بات کو چٹکی میں اڑا دیا۔۔  
انشاء عیان کے ساتھ والی چیر پر بیٹھ گئی اور اسے سروو کرنے لگی  
۔۔۔ عیان حیران ہوا اس کی کایا پلٹنے پر۔

انشاء ریلکس ہو جاؤ، میں خود لے لوں گا۔۔۔ عیان نے نارمل لہجے  
میں کہا۔۔۔

جی۔۔۔

اب سینڈوچ علیزے کی طرف کیے۔۔۔

آپ لیں علیزے۔۔۔ انشاء نے دل پر پتھر رکھ کے کہا۔۔۔ کیونکہ  
عیان کی خوشی کے لیے وہ علیزے کو ویلیو دے رہی تھی۔۔۔

تھینکس۔۔۔ کہے کر۔۔۔ ایک پیس لیا علیزے نے۔۔۔

ناشتہ کے بعد عیان نے کہا۔۔۔ "پھر کیا پروگرام ہے تمہارا چلنا  
ہے آفیس۔۔۔ عیان نے علیزے سے کہا۔۔۔

علیزے گھر پر رہیں گی، سارا دن کل اپ کو کمپنی دی اج میرے"  
ساتھ وقت گزاریں گی۔۔۔ کیوں علیزے۔۔۔ انشاء نے مسکرا کر  
جلدی سے کہا۔۔۔ علیزے کے جواب دینے سے پہلے۔۔۔  
اب انشاء مسکرا رہی اس کی طرف دیکھ کر۔۔۔ انشاء سمجھ رہی  
تھی علیزے کو تکلیف ہوئی ہوگی اس بات پر۔۔۔  
عیان دونوں کو عجیب نظر سے دیکھ رہا تھا زیادہ حیرت انشاء پر تھی  
اسے۔۔۔ "لگتا کل رات کی ڈانٹ کا اثر ہے۔۔۔ عیان نے سوچا  
۔۔۔

ہاں، میں ٹھہر جاتی پر مجھے ضروری جانا ہے، کوئی بات نہیں ہم شام"  
میں کمپنی کر لیں گے۔۔۔ پر علیزے بھی کم نہ تھی اسے دل جلانے  
والی سمائل دے کر کہا۔۔۔

پر علیزے انشاء اتنا دل سے کہے رہی ہے تم ٹھہر جاؤ۔۔۔ عیان"  
نے کچھ سوچ کر کہا۔۔۔

ٹھیک ہے ٹھہر جاتی ہوں جلدی انا آفیس سے۔۔۔ علیزے نے"  
افسردہ لہجے میں کہا۔۔۔ انشاء کو بے انتہا خوشی ہوئی کہ وہ روک  
پائی اسے جانے سے۔۔۔

او کے اللہ حافظ... عیان کہے کر چلا گیا۔۔۔"

@@@@@

نہ انشاء کو دلچسپی تھی علیزے میں اور نہ علیزے کو کوئی خاص  
انٹرسٹ تھا انشاء میں۔۔۔ اس لیے چند ایک بات کے سوا کوئی  
بات نہ ہوئی ان کے بیچ۔۔۔

انشاء تو مجبور تھی اسے کمپنی دینے پر کیونکہ اس نے اسے روکا تھا  
آفیس جانے سے۔۔۔ اسی لیے مسلسل دونوں ساتھ ہی بیٹھی  
تھیں۔۔۔ اور شاید پہلی دفعہ ہوگا دو عورتیں ساتھ بیٹھیں ہوں اور  
وہ بھی خاموش۔۔۔

کوئی مووی لگا دو انڈین۔۔۔ علیزے نے کہا۔۔۔"  
میں نہیں دیکھتی۔۔۔ انشاء نے کہا۔۔۔"

چلوٹی وی پر کچھ لگا دو۔۔۔ انشاء نے اٹھ کر ٹی وی آن کی۔۔۔۔۔  
اور دونوں خاموشی سے دیکھنے لگی۔۔۔ علیزے مسلسل موبائل پر  
چیننگ میں بزی تھی۔۔۔ انشاء کو سبکی سی محسوس ہو رہی تھی  
۔۔۔ علیزے کے ایسے بیہوش پر۔۔۔۔۔

علیزہ نے خود ہی ٹی وی کا کہا تھا خود ہی نہیں دیکھ رہی تھی  
۔۔۔ کشن گود میں رکھے مزے سے ادھی لیٹی پوزیشن میں تھی  
۔۔۔۔۔

ابھی عیان یہاں بیٹھا ہو تو اس کی زبان نہ رکے بول بول کر۔۔۔۔۔  
اور اب دیکھو کیسے بیٹھی ہے گونگی بہری ہو۔۔۔ انشاء نے چڑ کر  
سوچا۔۔۔۔۔  
لا حول کیا بول رہی ہوں میں۔۔۔ انشاء نے خود کو سرزنش کی  
۔۔۔۔۔

کچھ سنیکس وغیرہ لاؤں۔۔۔ انشاء نے مہمانوازی نبھاتے ہوئے  
پوچھا۔۔۔۔۔



ہاں... کے ایف سی جیسے فرینچ فرائز بنانا اتے ہوں تو وہ کھانے کا  
موڈ ہے۔۔۔ علیزے نے مزے سے کہا۔۔۔

مہارانی ہو جیسے اور ہم جیسے اس کے غلام، بول تو کیسے رہی ہے  
۔۔۔ انشاء نے سوچا۔۔۔

دیکھتی ہوں ملازم سے کہے کر بنواتی ہوں۔۔۔ انشاء نے اٹھتے  
ہوئے کہا۔۔۔

ہممم ٹھیک ہے اور ذرہ نظر رکھا کرو ملازمون پر ٹھیک سے کام  
کرتے ہیں کہ نہیں۔۔۔ علیزے نے اسے کہا۔۔۔  
ہممم کہے کر وہ چلی گئی۔۔۔

@@@@@@@@

ابھی ملازم فرینچ فرائز لے کر آیا تھا اور ٹیبل پر رکھے۔۔۔ اسی  
وقت لاؤنج کا دروازہ کھول کر عیان آیا۔۔۔  
انشاء نے حیرت سے دیکھا اسے اس طرح اتے دیکھ کر۔۔۔ وہ  
بھی اتنا جلدی۔۔۔

کیا ہوا عزیزے ایسے کیسے گر گئی دھیان سے نہیں چل سکتی۔۔۔۔۔"  
عیان نے فکر سے کہا۔۔۔۔۔

اسی وقت عزیزے اٹھی اور ہنستے ہوئے کہا۔۔۔۔۔  
دیکھا کیسے بلا لیا۔۔۔۔۔ ہم آئے ہو تو چلو گھومنے چلتے ہیں۔۔۔۔۔"  
تمہارا دماغ درست ہے ایسے بھی کوئی مذاق کرتا ہے۔۔۔۔۔ عیان"  
نے تھوڑا تیز لہجے میں کہا۔۔۔۔۔  
انشاء دیکھو تمہارا شوہر کیسے اگیا۔۔۔۔۔ لو میں شرط جیت گئی۔۔۔۔۔"  
عیزے نے ہنستے ہوئے اسے اپنے مذاق کا حصہ ظاہر کیا۔۔۔۔۔  
شرط۔۔۔۔۔ کیسی۔۔۔۔۔ انشاء حیران تھی۔۔۔۔۔"  
ارے شرط۔۔۔۔۔ لو میں جیت گئی۔۔۔۔۔ عزیزے نے اس کی بات"  
کاٹ کر کہا۔۔۔۔۔

عیان میں شدید بور ہو رہی تھی۔۔۔۔۔ عزیزہ نے بے چارگی سے کہا"  
۔۔۔۔۔ معصوم سے انداز میں منہ بنا کر بیٹھ گئی۔۔۔۔۔

علیزے تو ایسی ہے شرارتی تم تو سمجھدار ہو انشاء۔۔ کم از کم تم تو"  
روک دیتی اسے۔۔۔ عیان نے انشاء سے کہا۔۔۔۔

عیان نے ابھی انشاء سے کہا۔۔۔ پر علیزے نے انشاء کو موقع  
دیے بغیر کہا۔۔۔

ہاں انشاء تم مجھے روکتی تو رک جاتی شاید، میں یہ مذاق نہ کرتی "  
عیان سے۔۔۔ علیزے نے انشاء کو انکھ ماری عیان کی نظر سے  
بچا کر اور کہا۔۔۔

انشاء اس جھوٹی لڑکی کی ڈھٹائی پر حیران ہوئی جو اسے بولنے کا موقع  
بلکل نہیں دے رہی تھی۔۔۔۔ اب خود مزے سے عیان کو  
سوری کر رہی تھی۔۔۔ انشاء ان دونوں کو حیرت سے دیکھ رہی  
تھی۔۔۔

جاؤ عیان کے لیے بھی فراٹز لاؤ۔۔۔ علیزے نے انشاء سے کہا"

۔۔۔

وہ پلیٹ میں لے کر واپس آئی تو وہ ایک ہی پلیٹ سے کھا رہے تھے  
۔۔ انشاء اچھی طرح سمجھ گئی علیزے اسے منظر سے ہٹانا چاہ  
رہی تھی۔۔۔

کسی بھی بیوی کے لیے یہ تکلیف کا مکان تھا اس کا شوہر کسی اور  
لڑکی کے اتنا قریب ہو۔۔۔

تم جانتی ہو کتنی ضروری میٹنگ سے اٹھ کر آیا ہوں۔۔۔ عیان"  
اسے بتا رہا تھا۔۔۔

ہاں جانتی ہوں اس عمر کھمبے نے سنبھال لیا ہوگا۔۔۔ علیزے"  
نے لاڈ سے کہا۔۔۔

اف علیزے تمہارا سدھرنا ناممکن ہے۔۔۔"

جانتی ہوں۔۔۔ علیزے نے مزے سے کہا۔۔۔"

منہ کھولو چپس کھاؤ، تمہارا کک کمال کا ہے بلکل کے ایف سی"  
جیسے بنائے ہیں۔۔۔ وہ مزے سے اس کے منہ میں چپس ڈالتی  
ہوئی بول رہی تھی۔۔۔

انشاء پر حیرتوں کے پہاڑ گر رہے تھے۔۔  
انشاء سے برداش نہ ہوا اٹھ کر چلی گئی۔۔۔ انکھوں میں پانی سا  
جمع ہونے لگا۔۔۔

اکلوتے پن نے تم کو بگاڑ دیا ہے علیزے، سدھر جاؤ عمر دیکھو اور"  
بچپنا دیکھو تمہارا۔۔۔ عیان نے شرمندہ کرنا چاہا۔۔۔  
پر وہ علیزے کیا جس کے پروں پر پانی پڑا ہو۔۔۔ وہ بغیر شرمندگی  
کے بولی۔۔۔

ہمممم تو تم چاہتے ہو تمہاری بیوی کی طرح کم عمری میں خود میں"  
بوڑھی روزح سما لوں۔۔۔ ہے نا۔۔۔ علیزے نے کہا۔۔۔  
اب ایسا بھی نہیں کہا تم سے میں نے۔۔۔ پر تم تو بالکل بچی بن"  
جاتی ہو کبھی شرارتوں میں۔۔۔

وہ تو ہے۔۔۔ کیا کروں میں ایسی ہی ہوں۔۔۔ علیزے نے"  
شانے اچکاتے ہوئے کہا۔۔۔

ویسے حد ہے انشاء پر شرط کا الزام لگا کر اسے صفائی کا موقع تک نہ دیا تم نے۔۔۔۔۔ وہ لفظ چنتی رہے گئی اور تم نے اسے موقع بھی نہیں دیا بولنے کا۔۔۔ اس کی معصومیت کا زیادہ فائدہ اٹھا رہی ہو تم۔۔۔۔۔

عیان نے ہنستے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

ہا ہا۔۔۔۔۔ ویسے ہی تم کو بے وقوف سمجھائیں نے، تم تو بڑے تیز نکلے عیان میان۔۔۔۔۔ شرارتی لہجے میں علیزے نے کہا۔۔۔۔۔ سدھر جاؤ۔۔۔۔۔ عیان نے ٹوکا۔۔۔۔۔

اگلے جنم جناب۔۔۔۔۔ علیزے نے کہا۔۔۔۔۔ "اچھا نہیں تنگ کرتی تمہاری معصوم بیوی کو۔۔۔۔۔ اگر تم سمجھ ہی گئے تھے میرے مذاق کو، تو کیوں اس سے باز پرس کی تھی تم نے۔۔۔۔۔ علیزے نے یاد آنے پر پوچھا۔۔۔۔۔

اس کے ایکسپریشن مزادے رہے تھے۔۔۔۔۔ بس اس لیے میں نے بھی تھوڑی مستی مار لی۔۔۔۔۔ عیان نے ہنستے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

کہا تھا نا میرے ساتھ رہو گے تو ایسے ہی لائف انجوائے کرو گے"

---

علیزے نے فخریہ لہجے میں کہا۔۔۔۔ اور دونوں باتیں کرنے لگے

---

@@@@@@@

انشاکمرے میں بیٹھ کر سڑتی رہی کڑھتی رہی۔۔۔۔ کس طرح

علیزے نے اس پر عیان کے سامنے الزام لگا دیا۔۔۔

کیا کروں کچھ سمجھ نہیں رہا۔۔۔۔ وہ پریشان ہی تھی۔۔۔۔"

عیان کمرے میں آیا اور کہا۔۔۔

شام میں ریڈی رہنا شاپنگ پر چلیں گے پھر باہر ہی ڈنر کریں"

گے۔۔۔

الماری سے اپنے کپڑے نکالتا ہوا واشروم چلا گیا بغیر اس کا جواب

سنے۔۔۔

وہ کلس کر رہ گئی۔۔۔



میں نے خود اپنا مقام کھو دیا ہے۔۔۔ کسی سے کیا شکایت کروں "  
۔۔ بابا جان آپ جلدی آجائیں۔۔۔ آپ نہیں ہیں تو سب کچھ  
بکھر رہا ہے۔۔۔ میری ساری غلطیوں کو آپ اور ایمان ہی تو  
سنبھالتے تھے۔۔۔ اب میں بالکل اکیلی اور تنہا ہو گئی ہوں۔۔۔  
وہ خود سے ہی باتیں کرتی اپنے آنسو پوچھنے لگی۔۔۔

اسی وقت عیان واش روم سے باہر نکلا اور اسے آنسو پوچھتا  
دیکھ کر بغیر طنز کے رہے نہ سکا۔۔۔

اب کونسا دکھ تمہیں کھائے جا رہا ہے سب تمہاری مرضی مطابق "  
ہو رہا ہے۔۔۔ نہیں چلنا چاہتی شاپنگ پر تو بتا دو اس پر بھی تم پر  
کوئی زبردستی نہیں کی جائے گی۔۔۔  
عیان نے مٹھیاں بھینچ کر کہا۔۔۔

کتنی دفعہ کہوں مجھ سے تمہارا رونا برداشت نہیں ہوتا میرے "  
سامنے مت رویا کرو۔۔۔

عیان کے انداز پر وہ اور رونا شروع ہو گئی شدت سے۔۔۔

عیان کا دل چاہا وہ خود میں بھینچ لے جیسے ہمیشہ کرتا تھا۔۔۔ پر خود  
پے ضبط کرتا وہ چلا گیا کمرے سے باہر۔۔۔  
اور وہ اس سے جاتا دیکھتی رہی آنسو بھری آنکھوں سے۔۔۔

@@@

شام میں عیان کا موڈ آف تھا تو انشاء بھی چپ تھی۔۔۔ پر  
علیزے نے اپنی شرارتوں سے عیان کا موڈ کافی بہتر کر دیا تھا۔۔۔  
عیان کی کافی ہیلپ لے کر علیزے نے شاپنگ کی۔۔۔ "تمہاری  
پسند بتاؤ عیان۔۔۔ ہر چیز میں علیزے کہتی۔۔۔  
عیان خوشی خوشی اسے اپنی چوائس بتا رہا تھا اور وہ سب لے رہی  
تھی۔۔۔ جبکہ انشاء خاموش تھی۔۔۔  
جو پسند ہو تم کو لے لو۔۔۔ عیان نے انشاء کی طرف کارڈ بڑھا کر  
کہا۔۔۔

مجھے کچھ نہیں لینا۔۔۔ انشاء نے ضبط سے کہا۔۔۔"

دیکھ لو اسے کچھ نہیں لینا، چلو مجھے تو بہت سی شاپنگ کرنی ہے،"  
چلو مجھے چوائس کرواؤ۔۔۔ آؤ انشاء۔۔۔ علیزے اس کی بات رد  
کرتے ہوئے عیان اور انشاء دونوں سے کہا۔۔۔

عیان اور کچھ نہ کہے سکا۔۔۔ دونوں علیزے کے ساتھ دوسری  
شاپ میں آئے۔۔۔ انشاء بور ہوتی رہی ادھر ادھر دیکھ رہی تھی

آپ کچھ لیں نہ میم۔۔۔ شاپ پر کھڑی لڑکی نے اس سے کہا"

نہیں مجھے کچھ نہیں لینا۔۔۔ انشاء نے بیزاریت سے کہا۔۔۔"  
میم وہ ہزینڈوائف اتنی کر رہے ہیں شاپنگ، آپ بھی کچھ لیں"  
۔۔۔ آپ کی بہن کی چوائس بہت اچھی ہے۔۔۔

اس لڑکی نے دوبارہ کہا۔۔۔

اس لڑکی نے انشاء سے کہا جس پر پلٹ کر اس نے دیکھا حیرت سے --- وہ دونوں اپس میں مگن شاپنگ کر رہے تھے ---  
علیزے پرس دکھاتی عیان سے پوچھ رہی تھی "کیسی ہے ---"  
ماشاء اللہ، اللہ نظر سے بچائے اس کپل کو --- اس لڑکی نے "  
ہر و فیشنلی مسکرا کر کہا ---

اب انشاء کی برداشت سے باہر ہوا تو اس نے کہا ---  
وہ میرے شوہر ہیں --- اس لڑکی کے جسٹ فرینڈ، مائینڈیور "  
لیگیونج ---

سوری میم آئی ایم ویری سوری --- سیلس گرل شدید شرمندہ "  
ہوئی اور چلی گئی اور دوسرے کسٹمرز کو ڈیل کرنے لگی --- انشا  
دیکھ رہی تھی کہ اس کے چہرے کے رنگ اڑ گئے تھے شرمندگی  
کے مارے ---

غلطی اس کی نہیں ہے --- اس نے جو دیکھا وہی سمجھا اور "  
واقعی دیکھا جائے تو اس وقت وہ اس طرح کھڑے ہیں کہ کوئی بھی

دیکھے تو یہی سمجھے وہ دونوں میاں بیوی ہیں۔۔۔ انشاء نے  
احتساب کیا تو وہ لڑکی اسے غلط نہ لگی۔۔۔

تو کیا واقعی میں اتنا دور رہتی ہوں اپنے شوہر سے کہ لوگ بھی ایسا "  
سوچنے لگے ہیں۔۔۔ انشاء کو افسوس ہوا۔۔۔ "غلطی ساری میری  
ہے، مجھے اپنے شوہر کے پاس ہونا چاہیے۔۔۔ انشاء نے سوچا ایک  
عزم سے۔۔۔

وہ عیان کے پاس آئی اس کے بازو پر ہاتھ رکھ کر کہا۔۔۔  
مجھے آئس کریم کھانی ہے چلیں۔۔۔ انشاء کے انداز پر عیان "  
شاک ہوا۔۔۔

ہممم چلتے ہیں۔۔۔ عیان نے حیران ہوتے لہجے میں کہا۔۔۔ "  
پہلے میری شاپنگ ہو جائے پھر ساتھ چلتے ہیں انشاء۔۔۔ علیزے "  
نے دھیمے لہجے میں کہا۔۔۔

عیان نے بھی تائید کی علیزے کی۔۔۔ پر انشاء جڑی رہی عیان  
کے ساتھ۔۔۔

تم کچھ لوگی انشاء۔۔۔ عیان نے ایک نظر اسے اور ایک نظر"  
اس کے ہاتھ پر ڈالتے ہوئے کہا جو اس کے بازو پر تھا۔۔۔  
یہ کچھ نہیں لے گی۔۔۔ تم بتاؤ یہ شرٹ کیسی ہے عیان۔۔۔"  
علیزے نے اس کے بولنے سے پہلے کہا۔۔۔  
اچھی ہے علیزے۔۔۔ بلیک کلرز بردست۔۔۔ عیان نے کھلے"  
دل سے تعریف کرتے ہوئے کہا۔۔۔  
ہممم تو بس ڈن یہ لے رہی ہوں۔۔۔ علیزے نے کہا ایک ادا سے"  
۔۔۔  
نامحسوس طریقے سے انشاء نے اس کے بازو سے ہٹانا چاہا پر  
عیان نے اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر خود سے لگائے رکھا۔۔۔  
انشاء نے حیرت سے اس کی طرف دیکھا پر عیان کو تو علیزے نے  
خود کی طرف متوجہ کیے ہوئے تھی۔۔۔  
یہ میں کیا کر رہی ہوں۔۔۔ کیا ایسے مجھے میرا شوہر مل جائے گا"  
۔۔۔ انشاء نے دکھ سے سوچا۔

پھر ڈنر کر کے آٹسکریم کھا کر گھر واپس آگے وہ تینوں۔۔۔

@@@@@

اگلے دن علیزے افس چلی گئی۔۔۔ انشاء اسے روک کر کرتی  
بھی کیا کیوں کہ علیزے اس سے بات کرنے میں انٹر سٹڈ نہ تھی

۔۔۔

انشاء گھر میں بولائی پھر رہی تھی۔۔۔

کیا بات ہے انشاء بیٹی۔۔۔ زینب بی اس کے زرد چہرے کو  
دیکھ کر کہا۔۔۔

زینب بی دعا کریں علیزے چلی جائے یہاں سے۔۔۔ انشاء نے  
ان کے ہاتھ تھام کر کہا۔۔۔

وہ عیان کی دوست ہے صرف۔۔۔ زینب بی نے اسے  
سمجھاتے ہوئے کہا۔۔۔

نہیں زینب بی، وہ کسی اور مقصد سے آئی ہے۔۔۔ میرا دل کہتا  
ہے۔۔۔ انشاء نے مبہم لہجے میں کہا۔۔۔



تمہیں اس سے ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے انشاء۔۔۔ تم اپنے " شوہر پر توجہ دو بس۔۔۔ وہ کچھ دن کی مہمان ہے چلی ہی جائے گی۔۔۔۔ زینب بی نے اسے پیار سے سمجھایا۔۔۔

وہ مہمان نہیں کچھ اور کی نیت سے آئی ہے۔۔۔ ایک بیوی کی " نظر دھوکا نہیں کھا سکتی زینب بی۔۔

اوہ تو یاد آگیا کہ عیان کی بیوی ہو تم۔۔۔ اگر یاد آگیا ہے تو اسے " بھی یاد کر آؤ کہ اس کی بیوی کو عقل اگتی ہے۔۔۔

کیا کروں زینب بی اب عیان کا دل نہیں صاف ہو رہا میری طرف " سے کیا کروں۔۔۔ آپ ہی بتائیں کچھ زینب بی۔۔۔

اب تم خود سوچو، اسے پیار محبت دو، اس لیے سچ سنور کر رہو "۔

اس کے پسند کے کھانے بناؤ۔۔۔ ہمارے وقت میں تو ایسے ہی شوہر کو قابو کیا جاتا تھا۔۔۔

زینب بی نے سمجھایا۔۔۔

زینب بھی علیزے منظر سے ہٹے گی تو میں نظر آؤں گی عیان کو "  
--- انشانے اپنی فکر بتائی ---

پاغل ہو تم، علیزے کی فکر مت کرو، اپنی توجہ شوہر پر کرو، اسے "  
کیوں اپنے سر پر سوار کر رہی ہو۔۔۔ زینب بی بات پر انشاء نے سر  
پیٹ کر کہا۔۔۔

اف زینب بی آپ کچھ نہیں سمجھتی۔۔۔ علیزے کے ارادے "  
اپ کو نہیں دکھ رہے اپ سادی ہو اپ نہیں سمجھو گی۔۔۔ انشاء  
کھل کے کہے نہیں پار ہی تھی۔۔۔  
کچھ دیر سوچنے کے بعد زینب بی نے کہا۔۔۔

مجھے تو نہیں سمجھ رہا اور میرا خیال ہے تم کھل کے علیزے سے "  
بات کر لو وہ چاہتی کیا ہے۔۔۔ شاید کھل کے بات کرنے سے  
تمہیں اس کے ارادے صحیح معنوں میں سمجھ آجائیں۔۔۔

آپ ٹھیک کہے رہی ہیں، مجھے کھل کے بات کرنی چاہیے علیزے "  
سے۔۔۔

انشاء نے پھر سوچ انداز میں کہا۔۔۔

@@@@@

انشاء تیار ہو کر بیٹھی تھی اور دونوں کا انتظار کرنے لگی۔۔۔  
اب تک آفس سے نہیں آئے دونوں۔۔۔ انشاء نے گھڑی دیکھتے "  
ہوئے سوچا۔۔۔ گھڑی میں رات کے نو بج رہے تھے۔۔۔  
اب انشاء کو فکر سی ہونے لگی۔۔۔ اس نے موبائل دیکھا جس پر  
کوئی کال نہ تھی عیان کی۔۔۔

عمر بھائی سے پوچھ لوں۔۔۔"

اس نے سوچا۔۔۔

نہیں نہیں یہ مناسب نہیں لگتا۔۔۔ وہ کیا سوچیں گے میرے"

بارے میں۔۔۔

عیان کے ایکسیڈنٹ کے بعد سے انشاء نے عمر بھائی کا نمبر اپنے  
پاس سیو کر لیا تھا۔۔۔

موبائل کو دوبارہ بند کر دیا اس نے۔۔۔ خود کی سوچ کی نفی کرتے ہوئے۔۔۔

دس بجے وہ دونوں آئے ایک ساتھ ہنستے ہوئے کسی بات پر۔۔۔ " کتنے خوش اور مطمئن تھے وہ دونوں ایک ساتھ... انشاء نے سوچا۔۔۔

عیان کے سلام کا جواب انشاء نے دیا۔۔۔ شاپنگ بیگز بتا رہے تھے وہ شاپنگ پر گئے تھے اس سے پوچھا تک نہیں دونوں نے۔۔۔ میں فریش ہو کر آتا ہوں تب تک ملازم سے کہہ کر کافی بنوا دو۔۔۔ " عیان کا تھکن سے برا حال تھا۔۔۔ اس لیے انشاء کو کہے کر اوپر چلا گیا۔۔۔

پر علیزے وہیں بیٹھی رہی اس کے سامنے۔۔۔

تو تم سچ سنو کر ہمارا انتظار کر رہی تھی۔۔۔ علیزے نے دل " جلانے والی مسکراہٹ کے ساتھ اس سے پوچھا۔۔۔

تم چاہتی کیا ہوا آخر۔۔۔ انشاء نے کلس کر پوچھا۔ " "

کیوں تمہیں اب تک سمجھ میں نہیں آیا یا میرے منہ سے سننا چاہتی ہوں۔۔۔۔۔ علیزے نے مسکرا کر کہا۔۔۔۔۔

سمجھنے کی بات مت کرو۔۔۔۔۔ کھل کے کہو کیا مقصد ہے تمہارا۔۔۔۔۔ انشاء نے سارے لحاظ بالائے طاق رکھ کر اس سے پوچھا۔۔۔۔۔

جو تم سمجھ رہی ہو اسی مقصد سے آئی ہوں یہاں۔۔۔۔۔

علیزے کھل کے مسکراتی اور کہا تھا۔۔۔۔۔

عیان صرف تمہیں اپنا دوست سمجھتا ہے اور تم غلط کر رہی ہو۔۔۔۔۔

انشاء نے اسے روکنے کے لیے کہا۔۔۔۔۔

تو میں نے کب کہا میں اس کی اچھی دوست نہیں۔۔۔۔۔ میں تو اس کی

بہت اچھی دوست ہوں۔۔۔۔۔ اور تمہیں بھی تو یہی سمجھانے کی

کوشش کر رہی ہوں کہ اچھی دوستی اچھی بیوی ثابت ہوتی ہے۔۔۔۔۔

میرے سامنے، اس کی بیوی کے سامنے تمہیں ایسی بات کرتے " شرم نہیں ارہی۔۔۔ انشاء نے حیرت سے اس ڈھیٹ لڑکی کو دیکھا۔۔۔

شرم کیسی شرم۔۔۔ اس میں شرم کی تو کوئی بات ہی نہیں۔۔۔ " ویسے بھی تم دونوں کا جو تعلق کے وہ تو صاف نظر آرہا ہے۔۔۔ نا تمہیں شوہر کی پرواہ ہے اور نہ ضرورت۔۔۔

کیا بلو اس کر رہی ہو یہ سب، تم سے کس نے کہا۔۔۔ انشاء کنگ " لہجے میں کہا۔۔۔ غصے میں جل رہی تھی وہ جبکہ علیزے بالکل پرسکون سی بیٹھی مسکرا رہی تھی۔۔۔

تم نہیں بتاؤ گی تو کیا ہمیں پتہ نہیں چلے گا نظر تو آرہا ہے نہ سب کچھ " بس دیکھنے والے کی قیامت خیز کی نظر ہونی چاہیے اور ویسے بھی علیزے تو اڑتی چڑیا کے پر گن لیتی ہے پھر تم دونوں کے رشتے کی سچائی کو سمجھنا اتنا مشکل بھی نہیں۔۔۔

دیکھ لو کل تمہارے ساتھ تمہارا شوہر تھا اتنا خوش نہیں تھا جتنا " آج میرے ساتھ گھوم کر ڈنر کر کے خوش ہو کر گھر آیا ہے۔۔۔

علیزے کے ایک اور وار پر وہ شاک ہوئی۔۔۔

میں یہ سب کچھ عیان سے کہوں گی بھی اور پوچھوں گی بھی۔۔۔ " انشاء نے ایک عزم سے کہا۔۔۔

انشاء کی بات پر علیزے مسکرائی اور تھوڑا اور پھیل کر صوفے پر بیٹھی اور کہا۔۔۔

کون روک رہا ہے تمہیں پوچھنے سے تمہارا شوہر ہے پوچھ لو۔۔۔ " ایک لمحے کو رک کر دوبارہ بولی۔۔۔

ہر شوہر بیوی سے سچ بولے ضروری نہیں ہے۔۔۔ دوسری بات " مجھ پر کوئی الزام لگاؤ گی کوئی فائدہ نہیں تمہارا شوہر تمہاری نہیں میری سنے گا۔۔۔ کہو تو کر کے دکھاؤں۔۔۔ تم سے زیادہ مجھ پر اعتبار کرتا ہے عیان۔۔۔



وہ حیران ہوئی علیزے کے انداز پر۔۔۔ اس کے کانفیڈنس کو دیکھ  
کر انشاء کو اپنے حوصلے ٹوٹتے ہوئے محسوس ہوئے۔۔۔  
سوچ لو تمہارا اپنا نقصان ہوگا مجھ پر انگلی اٹھا کر۔۔۔"  
ایک لمحے میں بات بدل کر علیزے بولی۔۔۔  
ارے انشاء تم غلط مت سمجھو اپنے شوہر کو۔۔۔ عیان تو کہے"  
رہا تھا تم سے پوچھنے کا میں نے ہی کہا کل بھی تم بور ہوتی رہی ہو  
ہمارے ساتھ کیوں نہ آج ہم اکیلے چلتے ہیں۔۔۔۔۔ ہے نا عیان ایسا  
ہی ہے نا۔۔۔۔۔ سیڑھیوں سے اترتے عیان کو دیکھ کر ہر اس  
بھرے لہجے میں کہا علیزے نے۔۔۔۔۔  
انشاء حیران ہوئی اس رنگ بدلتی لڑکی پر۔۔۔۔۔  
انشاء تمہیں علیزے کے بجائے مجھ سے باز پرس کرنی چاہیے"  
۔۔۔۔۔ عیان نے انشاء کو کہا۔۔۔۔۔  
اچھا تم کافی بناؤ انشاء شدید سر درد ہو رہا ہے یار۔۔۔۔۔ علیزے"  
نے جلدی سے ان کی بات کاٹ کر کہا۔۔۔۔۔

انشاء جزبزی عیان کو دیکھتی رہی۔۔۔۔" کیا واقعی عیان مجھ سے زیادہ علیزے پر بھروسہ کرتا ہے۔۔۔ اس کا مطلب عنقریب علیزے اپنے مقصد میں کامیاب ہو ہی جائے گی۔۔۔ انشاء نے دکھ سے سوچا۔۔۔

اف میرا سر درد سے پھٹا جا رہا ہے عیان۔۔۔ علیزے نے اپنا " سر دونوں ہاتھوں میں تھام کر دونوں کی توجہ اپنی طرف مبدول کروائی دوبارہ۔۔۔

میں ٹیبلٹ لاتا ہوں تمہارے لیے عیان نے جلدی سے کہا۔۔۔ " بابا جان کے روم کی طرف گیا میڈیسن باکس وہیں رکھا تھا۔۔۔ تم یہاں کھڑی ہو کر کیا کر رہی ہو جاؤ جا کر کافی بناؤ ہمارے لیے "۔۔۔ علیزے نے مسکرا کر انشاء سے کہا۔۔۔

دیکھ لیا نہ تمہارا شوہر تم سے زیادہ مجھ پر یقین رکھتا ہے اچھا یہی " ہوگا جلدی سے کافی لاؤ میرے لیے ورنہ تم پر غصہ کرے گا۔۔۔۔ علیزے نے انکھ دبا کر اسے کہا۔۔۔۔

ڈرامے باز کہیں کی۔۔۔ دیکھ لوں گی تمہیں۔۔۔ انشاء منہ ہی منہ "  
میں بڑبڑائی۔۔۔۔

علیزے اتنا موقع نہیں دیتی کسی کو۔۔۔ علیزے نے اس سے کہا "  
۔۔۔۔ انشاء حیران ہوتی وہاں سے چلی گئی کچن کی طرف۔۔۔۔  
عیان کا غصہ کم کرنے کے لیے جلدی کافی بنانے لگی۔۔۔۔

@@@@@

اگلا دن سوچتی رہی وہ کس طرح عیان سے بات کرے کہ علیزے  
اس کی دوست ہمارے رشتے کو خراب کرنا چاہ رہی ہے۔۔۔ پر  
موقع مل نہیں رہا تھا رات بھی دیر سے کمرے میں آیا تھا وہ سوچکی  
تھی۔۔۔

صبح بھی علیزے ساتھ ساتھ تھی اور شام میں دونوں جلدی گھر  
اگے تھے۔۔۔ اکیلے میں بات کرنے کا موقع دستیاب نہیں ہو رہا تھا  
انشاء کو۔۔۔۔

رات کے کھانے کے بعد وہ عیان کو کافی دینے اسٹڈی میں آئی  
۔۔۔ اسے اکیلا دیکھ کر خوش ہوئی۔۔۔ ابھی کچھ کہتی علیزے  
اگتی وہیں اور کہا۔۔۔

میری کافی۔۔۔"

ابھی لاتی ہوں۔۔۔ انشاء سمجھی وہ اپنے کمرے میں پیے گی"  
۔۔۔ اب یہاں لانے کے سوا اور کوئی راستہ نہ تھا۔۔۔  
آج رات جاگتی رہوں گی جب تک عیان روم میں آئے گا نہیں"  
میں نہیں سونے والی۔۔۔ آج تو بات کروں گی ضرور۔۔۔  
وہ بے صبری سے اس کا انتظار کر رہی تھی۔۔۔۔۔ رہا نہ گیا تو اسے  
دیکھنے آئی۔۔۔۔۔  
وہ ٹھہر گئی ان کی بات سن کر۔۔۔

سنو کیا کسی کی دوسری بیوی بننا گناہ ہے جو یہ دنیا اسے گناہ بنا دیتی"  
ہے۔۔۔

علیزے نے کرب سے کہا۔۔۔

گناہ تو نہیں ہے۔۔۔ پر کیا کریں دنیا نہیں مانتی اسے جائز۔۔۔"

عیان نے کہا۔۔۔

انشاء جو وہاں عیان کو دیکھنے آئی تھی۔۔۔ ان کی گفتگو سننے لگی۔۔۔

کسی کی چھپ کر باتیں سننا بری بات ہے یہ جانتے ہوئے بھی دل کی خواہش کو دبانہ سکی اور خود کو سننے پر مجبور محسوس کر رہی تھی۔۔۔

اور اگر میری خوشی اسی میں ہے تو تم کیوں انکار کر رہے ہو"

اعتراض کا تو کوئی جواز نہیں، جب پہلی بیوی کی مرضی بھی شامل ہے۔۔۔ پھر کیوں انکار کر رہے ہو تم۔۔۔ پلیز مان جاؤ۔۔۔

علیزے دھیمے لہجے میں اپنی بات کہے رہی جب کہ باہر کھڑی انشاء کے پیروں کے نیچے سے زیں سرکتی ہوئی محسوس ہوتی۔۔۔

اب کچھ کہنے اور سننے کو رہا نہ تھا۔۔۔۔۔ سب ختم ہوتا محسوس ہوا

اسے۔۔۔۔۔

اپنے لفظ اپنا مذاق اڑاتے ہوئے محسوس ہوئے۔۔۔ "کتنا فخریہ

اسے کہتی تھی تم، دوسری شادی کر لو اور اب سانس گھٹنے لگی تھی

صرف سوچ کر ہی۔۔۔ اور جب وہ کر لے گا دوسری شادی تو کیا  
حالت ہوگی تمہاری۔۔۔ انشاء نے خود سے کہا۔۔۔  
اور واقعی جس دن میں نے دوسری شادی کر لی اس دن سب سے  
زیادہ تم پچھتاؤ گی۔۔۔  
ایک ایک قدم قدم بھاری ہو رہا تھا۔۔۔ دل تھا کہ گہرائیوں میں  
ڈوبتا جا رہا تھا۔۔۔  
تین دفعہ سے زیادہ تم مجھے دوسری شادی کا کہے چکی ہو انشاء، اب  
اگے تم سے اجازت لینے کا تو سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔۔۔ کیونکہ  
اجازت تم دے چکی ہو۔۔۔  
کس طرح وہ کرے تک پہنچی صرف وہی جانتی تھی۔۔۔ قدم قدم  
پر لڑکھڑائی تھی وہ۔۔۔ جو اپنے ہاتھوں سے اپنے سہارے کو  
ٹھوکر مارتے ہیں نا۔۔۔ پھر جب قدم لڑکھڑانے لگتے ہیں تو خود کو  
خود ہی سنبھالنا پڑتا ہے۔۔۔



جب مجھے کرنی ہوگی دوسری شادی تو کروں گا۔۔۔ تمہیں فکر کرنے کی ضرورت نہیں۔۔۔

چپ ہو جاؤ خدا کے لیے۔۔۔۔۔ اس نے اپنے کانوں پر ہاتھ رکھ لیے جس میں عیان کے کہے لفظوں کی بازگشت ہونے لگی تھی۔۔۔ جو لفظ دکھ سے عیان کہتا تھا جسے وہ خود مجبور کرتی تھی دوسری شادی کا کہے کر۔۔۔۔۔

اصل اذیت کیا تھی۔۔۔۔۔ اچھا چلا تھا۔۔۔۔۔  
تو تمہیں ایمان کی یادوں کے ساتھ جینا تھا۔۔۔۔۔ اب تم آزاد ہو،  
جاؤ جی لو ان یادوں کو۔۔۔۔۔ اندر سے ضمیر کی آواز کا آخری وار تھا وہ بے ہوش ہو چکی تھی خود اذیتی میں۔۔۔۔۔  
انشاء کی انکھ کسی کی آواز سے کھلی۔۔۔۔۔ کوئی اسے پیار سے پکار رہا تھا۔۔۔۔۔ کوئی اس کے بالوں میں ہاتھ پھیر رہا تھا۔۔۔۔۔ محبت بھرا انداز یہ لمس کسی اپنے کا تھا۔۔۔۔۔

باباجان۔۔۔۔۔ باباجان۔۔۔۔۔ وہ سسک اٹھی۔۔۔۔۔



انشاء۔۔ انشاء۔۔۔ وہ اسے پکار رہا تھا۔۔۔  
اہستہ آہستہ انکھیں کھولی اس نے۔۔۔ عیان کو اپنے پاس بیٹھا  
دیکھ کر حیران ہوئی۔۔ ایک جھٹکے سے اٹھ بیٹھی۔۔۔  
کیا ہوا۔۔۔ اس طرح کیوں بیڈ پر تم پڑی تھی، کیا ہوا تھا۔۔۔  
کچھ ہوا ہے۔۔۔

وہ دھیمے لہجے فکر مندی سے اسے دیکھتا اس کی سماعتوں میں بیٹھا  
رس گھول رہا تھا۔۔۔  
وہ کئی لمحے نا سمجھی سے اسے دیکھتی رہی خالی نظروں کا احساس  
عیان کو بھی تڑپا گیا۔۔۔  
کیا ہوا انشاء۔۔۔ وہ ایک دم اس کے سینے سے لگی اور شدت  
سے رو پڑی۔۔۔

اب وہ فکر مند اور پریشان ہو رہا تھا اس کے لیے۔۔۔ اس کی پیٹھ  
پر ہاتھ پھیرتا ریلکس اسے کر رہا تھا۔۔۔

انشاء تم مجھ سے اپنے دل کی بات کر سکتی ہو۔۔۔ میں جانتا ہوں۔  
اج ایمان کی سالگرہ کا دن ہے، تم مجھ سے اس کی بات کر سکتی ہو  
، اس طرح خود کو تکلیف نا دو، جانتا ہوں بابا جان یہاں ہوتے تم  
دل کھول کے ان سے اپنے دل کی بات کر سکتی تھی۔۔۔

اب کے ایک دم انشاء اس سے الگ ہوئی اور حیرت سے اسے  
دیکھنے لگی۔۔۔ جو خود ضبط کر رہا تھا۔۔۔

انشاء کو افسوس ہوا وہ واقعی بھول گئی تھی۔۔۔ "کیا واقعی میں  
بھولنے لگی ہوں ایمان کو، جس نے ہمیشہ مان دیا تھا مجھے۔۔۔  
اپنے ہونے کا احساس دیتا رہا۔۔۔

وہ اور شدت سے روپڑی اس کے گلے لگ کر۔۔۔  
عیان یہی سوچ سکا کہ وہ ایمان کی یاد میں رو رہی تھی۔۔۔ وہ اسے  
تسلی امیز لہجے میں کہنے لگا کہ۔

کل خیرات کروائی ہے، قرآن کا ختمہ بھی کروائیں گے گھر پر۔۔۔"  
مدرسے کے بچے آئیں گے قرآن پڑھنے۔۔۔ تم روومت اور کسی

کے رونے سے وہ واپس نہیں آئے گا، جانے والوں کو دنیا کی فکر  
نہیں رہتی اور جو ان کے اپنے چاہنے والے ہوتے ہیں وہ ان کے  
لیے قرآن کا تحفہ بھیجتے ہیں یا کوئی ایسی نیکی کا کام کرتے ہیں ان کے  
نام سے جو ہمیشہ زندہ رہے۔۔۔

عیان اسے پیار سے سمجھا رہا تھا۔۔۔  
وہ اس کے سینے سے لگی تھی۔۔۔ کافی دیر بعد عیان نے اسے خود  
سے الگ کیا اور کہا۔۔۔  
انشاء تم سونے لگی ہو کیا۔۔۔ جانے کیوں عیان کو لگ رہا تھا"  
پہلے جس طرح وہ میڈ پر اڑی ترچھی لیٹی تھی وہ شاید بے ہوش ہوئی  
ہو پر انشاء نے ایسا کوئی تاثر نہ دیا تھا اسے۔۔۔ ابھی ابھی اس لیے  
پوچھا تاکہ وہ اپنی تسلی کر سکے۔۔۔

ہممم۔۔۔ مجھے۔۔۔ نیند آرہی ہے۔۔۔ انشاء نے مدہوشی میں کہا"  
وہ نیند کی وادی میں اتر چکی تھی ہر بات سے ہو کر بے فکر۔۔۔

عیان نے اس کے ماتھے پر اپنا لمس چھوڑا۔۔۔ اسے بیڈ پر لٹانا  
چاہا خود سے الگ کر کے پر وہ اور مضبوطی سے اس سے جڑ گئی جیسے  
اسے خود سے جدا نہ کرنا چاہ رہی ہو۔۔

کاش یہ سب نیند کے بجائے ہوش میں کرتی تو شاید میں ہواؤں میں "  
اڑنے لگتا۔۔۔ عیان نے اسے خود سے لگائے ہوئے سوچا۔۔  
وہ اس کے سینے سے لگی سو رہی تھی وہ بھی اسے دیکھتا دیکھتا سو گیا

@@@@@

اگلا دن بے انتہا مصروف رہا کیونکہ گھر میں بھی مہمان ارہے تھے  
اور باہر بھی عیان خیر خیرات میں مصروف رہا۔۔ عیان ایمان  
کے نام سے کئی جگہ پانی کے الیکٹرک کو لے لگوائے اور کھانے تقسیم  
کیے۔۔۔ کئی گھروں میں راشن دیا۔۔ جتنا یوسکا اس نے اپنے  
بھائی کے ایصال اور ثواب کے لیے کرتا رہا۔۔

گھر میں قرآن خوانی تھی اس لیے انشاء زینب بی اور علیزے بھی  
مصروف تھی۔۔۔

نازیہ بھابھی، مسز وحید اور ان کی دونوں بیٹیاں بھی آئیں تھیں

۔۔۔

شام تک سب مہمان چلے گئے۔۔۔ صرف نازیہ بھابھی اور مسز  
وحید تھیں۔۔۔

ٹھیک ہے بیٹا اب میں چلتی ہوں۔۔۔ مسز وحید نے کہا۔۔۔  
آئی ٹھہرجاتیں تھوڑی دیر اور۔۔۔ انشاء نے کہا نازیہ بھی اس  
کے پاس ہی کھڑی تھی۔۔۔  
بیٹا گھر پر کچھ مہمانوں نے انا ہے۔۔۔ تم آؤ کبھی۔۔۔ انہوں  
نے اسے پیار دیتے ہوئے کہا۔۔۔ ان کا انداز ممتا لیے ہوئے تھا

۔

تم میری بیٹی جیسی ہو جب اکیلے پن اور تنہائی کا احساس ہو اجانا  
۔۔۔ ان کے خلوص پر جانے کیوں انشاء کی آنکھ نم ہوئی۔۔۔

جی آئی ضرور آؤں گی۔۔۔ انشاء نے کہا۔۔۔"

مسز وحید انشاء اور نازیہ سے مل کر روانہ ہوئی۔۔۔

کیا بات ہے انشاء آج تم کچھ زیادہ ہی اداس ہو۔۔۔ نازیہ نے

تنہائی ملتے ہی پوچھا۔۔۔

نہیں۔۔۔ انشاء نے سنبھل کر کہا۔۔۔"

چلو تم کہتی ہو تو مان لیتی ہوں انشاء۔۔۔ نازیہ نے کہا۔۔۔ لمحے

بھر کو رک کر دوبارہ کہا اس نے۔۔۔

ہر مسئلے پر خاموشی اختیار کر لینا مسئلے کا حل نہیں ہوتا کبھی کبھی

کہنا بھی چاہیے اور کسی کی سن بھی لینی چاہیے۔۔۔

وہ اسے کافی کچھ سمجھانا چاہتی تھیں۔۔۔ پر موقع بھی تو ملے۔۔۔

انشاء نے ان کی بات کے جواب میں کہا۔۔۔

اور نازیہ بھا بھی کبھی کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ کہنا اور سننا دونوں

رائیگان چلا جاتا ہے۔۔۔ جب کوئی کچھ سننا چاہتا ہے تو ہم کچھ

کہتے ہی نہیں۔ اور جب ہم کہنا چاہتے ہیں تو کوئی سننے والا نہیں ہوتا



-- اور اس طرح لفظ اپنے معنی کھودیتے ہیں احساس بھی مرجاتا ہے ان لفظوں کا پھر کہنے کا کیا فائدہ ---

انشاء کی بات پر نازیہ بھا بھی اس کا چہرہ تکنے لگی --- سوچ میں پڑ گئی کس طرح اسے سمجھائے جو اپنی قدر و قیمت نہیں جانتی --- خود کو بے مول سمجھ بیٹھی ہے ---

اور کچھ مجھ جیسے بھی بد نصیب ہوتے ہیں جو اپنے لیے خود ہی " کھڑا کھودیتے ہیں --- انشاء نے سوچا پر کہے نہ سکی -

احساس زیان انشاء کا بھڑنے لگا تھا ---

انشاء --- نازیہ بھا بھی کی پکار پر وہ اپنی سوچ سے باہر نکلی --- " اس سے پہلے نازیہ بھا بھی کچھ اور کہتی اسی وقت ملازم نے آکر بتایا کہ "عمر صاحب بلا رہیں آپ کو ---

ٹھیک ہے چلتی ہوں پھر کبھی تفصیل میں بات کریں گے --- " اپنا خیال رکھنا انشاء --- نازیہ نے اس کی ہلدی جیسی پڑتی رنگت کو دیکھ کر کہا -



جی بھا بھی۔۔۔ انشاء نے گلے لگتے ہوئے کہا۔۔۔"

انشاء ان کو دروازے تک چھوڑنے آئی جہاں پہلے سے عمر عیان  
اور علیزے کھڑے تھے۔

@@@@@

کمرے میں گھٹن کا احساس ہوا تو گلاس وال کو ڈکھلتی روم سے ایج  
ٹیرس پر اگتی یہ عیان کے کمرے کی خاصیت تھی یہاں سے گارڈن کا  
ویو بہت خوبصورت اُتا تھا۔۔۔ اب وہ گارڈن کا منظر دیکھنے لگی

---

بہت خوبصورت تھا ان کے گھر کا گارڈن جس کا ویو دو کمروں سے  
با آسانی دیکھا جاسکتا ہے ایک عیان اور دوسرا ایمان کے بیڈ روم  
سے۔۔۔ فینسی لائٹس نے گارڈن کو حسین ترین بنایا ہوا تھا۔۔۔

جب تمہارا بے بی اجائے گا نا تو یہاں بہت سے پرندے وغیرہ"

رکھیں گے ایمان۔۔۔ میں فارن سے منگواؤں گا ہر قسم کے برڈس  
۔ بچے بہت خوش ہوتے ہیں پرندوں کو دیکھ کر۔۔۔

عیان نے یہ بات کہی تھی ایمان سے -- ایمان نے ہنستے ہوئے  
کہا --

پرندے ہی کیوں ہاتھی گھوڑا شیر سب رکھیں گے پورا زو و کھولیں"  
گے بھائی -- پھر پانچ روپے ٹکٹ لگوائیں گے -- کمائی بھی  
ہو جائے گی مزے کے ساتھ ساتھ --

اس کی بات پر بے ساختہ عیان نے اس کے پینٹھ پر دھموکا مارا اور  
کہا --

سدھر جاؤ باپ بننے والے ہو --"  
میں سدھر گیا تو یہ گھر خاموش کی نظر ہو جائے گا بھائی -- ایمان"  
نے عیان سے کہا --

انشاء ان کی گفتگو پر مسکرا رہی تھی --

انکھوں میں جلن سی ہوئی، کتنی یادیں تھیں ایمان کے دم سے

---

شاید واقعی میں ایمان کی وجہ سے عیان کو وہ مقام نہیں دے پا رہی " جو اس کا جائز حق ہے۔۔۔ حساب کرنے بیٹھوں گی تو ساری غلطیان بھی میری ہونگی اور سبب الزام بھی میرے ذمے ہونگے

ابھی اسی کشمکش میں تھی انشاء کہ علیزے اور عیان گارڈن میں آتے ہوئے نظر آئے اسے۔۔۔ وہ ان دونوں کو بغور دیکھنے لگی

کتنے مکمل لگتے ہیں وہ دونوں ایک ساتھ ہنستے مسکراتے۔۔۔ کیا یہ " سب میں دے سکی ہوں عیان کو۔۔۔ میں نے تو سوائے غم تکلیف اور اذیت کے کچھ نہیں دیا عیان کو۔۔۔ پھر مجھے کونسا حق ہے جو اسے روکوں اگر وہ اپنی خوشی چاہتا ہے۔۔۔ اس کی خوشیوں میں مجھے رکاوٹ نہیں بننا چاہیے۔۔۔۔۔

اس نے دکھ سے سوچا ان کو دیکھتے ہوئے۔۔۔

پھر تمہارا کیا ہوگا انشاء۔۔۔ اندر سے آواز آئی۔۔۔ اندر کی آواز"  
کو دبا کر اس نے سوچا۔۔۔

اس گھر سے مجھے بہت کچھ ملا ہے۔۔۔ اب میرا بھی فرض میں"  
بھی کچھ کر سکوں اس گھر کے لیے۔۔۔

وہ خود ترسی کا شکار ہو کر جانے کیا سوچے جا رہی تھی۔۔۔ اپنے  
دل کو جھوٹی تسلیاں دے رہی تھی۔۔۔ خود سے کیے کئی اعتراف  
اب بھی باقی تھے جن کو وہ کر نہیں رہی تھی یا کرنے سے بھاگ  
رہی تھی۔۔۔

پر وقت ہی جانتا تھا وہ اُن کہے اعترافات جو اس کے اور عیان  
کے بیچ تھے وہ ہونگے بھی یا نہیں۔۔۔ یا ہر بار کی طرح انشاء اپنے  
سہی موقع ضائع کر دے گی۔۔۔ یہ وقت ہی بتائے گا۔۔۔

قسمت دور کھڑی اس لڑکی کی سادگی پے مسکرا اٹھی اور محبت  
اپنے ہونے پر، جھٹلانے پر، ناراض تھا اس لڑکی سے۔۔۔

@@@@@@@@

اگلی صبح وہ تیار ہو رہی تھی۔۔۔ عیان حیران ہوا۔۔۔  
کہیں جارہی ہو انشاء۔۔۔ عیان نے پوچھا۔۔۔  
فریحہ آنٹی کی طرف۔۔۔ بالوں کو برش کرتے ہوئے اس نے کہا  
۔۔۔ وہ پنک وائیٹ کلر کمبینیشن ڈریس میں بہت پیاری لگ رہی  
تھی۔۔۔

خیریت۔۔۔ عیان نے حیرت سے پوچھا کیونکہ گھر سے وہ کم ہی  
باہر نکلا کرتی تھی۔۔۔

بس ویسے ہی دل چاہا رہا تھا۔۔۔ انشاء نے لہجے کو سرسری بناتے  
ہوئے کہا۔۔۔

وہ خاموش ہو گیا۔۔۔

جب دونوں ایک ساتھ کمرے سے باہر نکلے تو ایک دم وہ گرنے لگی  
اگر بروقت عیان نا تھا متا وہ زیں بوس ہوتی۔

دھیان سے انشاء کیا ہوا۔۔۔ عیان نے فکر سے کہا۔

کچھ نہیں شاید دوپٹا پاؤں میں اگیا تھا۔ انشاء نے اپنا سر مسلتے ہوئے کہا۔۔

پر مجھے لگا تم کو چکر آیا تھا شاید۔ عیان نے کہا۔۔  
نہیں تو۔۔ انشاء نے نفی کرتے ہوئے کہا۔۔ پھر سنبھل کر چلنے لگی۔۔ وہ سہی تھا پر اس نے بتانا مناسب نہ سمجھا ورنہ وہ اسے جانے نہ دیتا۔۔

تم شام میں چلو تو میں تمہیں خود آٹنی سے ملوانے لے چلوں۔۔  
عیان نے کچھ سوچ کر کہا۔۔۔

نہیں مجھے ابھی جانا ہے۔۔۔ انشاء نے ضدی لہجے میں کہا۔  
اوکے۔۔ کس کے ساتھ جاؤ گی۔۔۔

آپ کے ساتھ اور کس کے ساتھ۔۔ اتنا کہے کر وہ ڈائینگ پر بیٹھ گئی۔۔۔

کیسی ہو انشاء۔۔ علیزے نے ہو چھا بیٹھتے ہوئے جو ابھی آئی تھی ڈائینگ پر۔۔

ٹھیک اور تم۔۔۔ اپنے ناشتے کی طرف متوجہ ہو گئی انشاء۔۔۔  
میں بھی ٹھیک۔۔۔۔۔ علیزے اسے ایک نظر دیکھ کر دوبارہ اپنے  
کھانے کی طرف متوجہ ہو گئی۔  
انشاء باہر نکلی اپنا پرس لے کر تو عیان کی گاڑی میں فرنٹ سیٹ پر  
علیزے بیٹھی تھی۔۔۔۔۔  
کہیں جا رہی ہو تم۔۔۔ علیزے نے حیرت سے پوچھا۔ انشاء نے  
نے اس کی بات کو انور کرتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔۔ "عیان کہاں  
ہے۔۔۔۔۔"  
اندر گیا ہے فائل لینے۔۔۔ علیزے نے کہا۔۔۔۔۔"  
شاید میں زینب بی کے پاس تھی اس لیے دیکھا نہیں عیان کو اندر"  
۔۔۔ انشاء نے سوچا اور چھپے کا دروازہ کھول کر بیٹھ گئی۔۔۔۔۔  
مجھے لگا تھا کہ تم کہو گی کہ تمہارا حق ہے آگے بیٹھنے کا عیان کے  
ساتھ۔۔۔



میں نے خود اپنی جگہ چھوڑی ہے ورنہ تمہیں کہاں اتنا حق ہے کہ " تم میری جگہ لے سکو۔ انشاء نے بے لچک لہجے میں کہا۔۔

یہ تو بالکل ٹھیک کہا تم نے۔۔ اگر آج کہتی بھی سہی تو اپنی جگہ " میں چھوڑنے والی نہیں ہوں۔۔۔ کیونکہ میں انشاء نہیں علیزے ہوں علیزے۔۔ جو اپنا حق تو بالکل نہیں چھوڑتی۔۔۔

فی الحال تم حق پر نہیں ہو۔۔۔ انشاء نے اس ڈھیٹ لڑکی کو " شرمندہ کرنا چاہا۔۔۔

علیزے ایک دم مسکراتی اور کہا۔۔۔

سہی کہا تم نے۔۔ فی الحال حق نہیں ہے پر بہت جلد سارے " حق وصول کروں گی۔۔۔ پورے حق سے فرنٹ سیٹ پر بیٹھوں گی عیان کے ساتھ، تم چاہا کر بھی کچھ نہیں کرہاؤ گی۔۔۔

اس نے کسی بھی لہجے میں کہا ہو پر انشاء کو اس کا لہجہ زہر خند لگا

---

ویسے مجھے تم سے یہ امید نہ تھی انشاء، اس رات چھپ کر ہماری  
باتیں سن بھی رہی تھیں اور دبے پاؤں چلی بھی گئی افسوس تم تو  
حق پر ہوتے ہوئے اپنا حق نا استعمال کر پائی تف ہے تم پر  
افسوس۔۔۔

علیزے ذرہ بھی شرمندہ نہ ہوئی تھی الٹا ڈھٹائی سے ہنس رہی تھی

۔۔۔

اب کے علیزے کی بات پر وہ شاک ہو کر اسے دیکھنے لگی  
۔۔۔ "ویسے مجھے تم سے یہ امید نہ تھی انشاء، اس رات چھپ کر  
ہماری باتیں سن بھی رہی تھیں اور دبے پاؤں چلی بھی گئی افسوس  
تم تو حق پر ہوتے ہوئے اپنا حق نا استعمال کر پائی تف ہے تم پر  
افسوس۔۔۔

علیزے ذرہ بھی شرمندہ نہ ہوئی تھی الٹا ڈھٹائی سے ہنس رہی تھی

۔۔۔

اب کے علیزے کی بات پر وہ شاک ہو کر اسے دیکھنے لگی۔۔۔

کچھ کہوگی نہیں اپنی صفائی میں۔۔۔ کسی کی باتیں چھپ کر سننا"  
بری بات ہے۔۔۔ علیزے نے اسے چڑایا۔۔۔  
علیزے کی بات پر وہ تلملا اٹھی اس سے پہلے کچھ کہتی عیان اسے اتا  
دکھائی دیا۔۔۔  
شکر ہے تم اگے ورنہ میں تو بیزار ہو کر چلی جاتی۔۔۔ علیزے نے"  
ایک ادا سے بال جھٹکتے ہوئے کہا۔۔۔  
ہممم فائل مل نہیں رہی تھی۔۔۔ عیان انشاء کو دیکھتا گاڑی"  
اسٹارٹ کی۔۔۔ جواب علیزے کو ضرور دیا اس نے پر نظر انشاء  
پر تھی۔۔۔  
مرر انشاء پر فوکس کرتا وہ گاڑی چلا رہا تھا۔۔۔ مسلسل وہ الجھن کا  
شکار تھا۔۔۔  
انکل وحید کے گھر اندر تک چھوڑنے گیا۔۔۔ اتفاق سے انکل بھی  
بیٹھے تھے ان سے مل کر واپس آیا۔۔۔  
اس وقت وہ دونوں اکیلے تھے۔۔۔

علیزے --- عیان نے پکارا ---  
ہمممم --- علیزے نے اس کے ماتھے پر شکن دیکھتے ہوئے کہا  
---

انشاء اور تمہارے بیچ کوئی بات ہوئی --- عیان نے پوچھا ---  
نہیں --- اس نے نظر چراتے ہوئے کہا ---  
وہ تو خاموش ہی رہتی ہے --- تمہیں پتا ہے --- علیزے نے  
سر سری لہجے میں کہا ---  
اس نے کچھ کہا کیا --- دوبارہ علیزے نے پوچھا ---  
یہی تو مسئلہ ہے وہ کچھ کہتی ہی نہیں --- اب تک اس کے  
لب چپ ہوتے تھے اور انکھیں خاموش تھیں پر آج اس کی  
انکھوں میں شور اور لب خاموش تھے ---  
علیزے اسے دیکھتی ہی رہ گئی اتنی گہری بات کہنے پر ---

@@@@@

اج باہر ذر کا پلان ہے چلو گی۔۔۔ شام میں عیان نے انشاء سے "  
کہا جو اپنا چہرہ ٹاول سے صاف کرتی واشروم سے نکل رہی تھی

---

نہیں۔۔۔ انشاء نے بیزاریت سے کہا۔۔۔

اچھا فیل کرو گی تم۔۔۔ عیان نے آس سے پوچھا۔۔۔

طیبت ٹھیک نہیں میری، فریجہ انٹی کے گھر جو کھایا سب وومٹ "  
کر کے نکل گیا۔۔۔

انشاء نے اسے بتایا۔۔۔

انشاء چلو ابھی ڈاکٹر کو تمہاری طبیعت دکھاتے ہیں۔۔۔ اٹھو "  
ریڈی ہو جاؤ۔۔۔ ویسے بھی تم کمزور لگ رہی ہو آج کل۔۔۔

عیان نے فکر سے اس کے ماتھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔۔۔

وہ عجیب نظروں سے اس کا چہرہ تکنے لگی کتنی بے اعتباری تھی اس  
کی ایک نظریں، جس نے عیان کا دل چیر کے رکھ دیا۔۔۔

کیسا شخص ہے یہ جس کی سمجھ نہیں اتی مجھے، ایسا لگتا ہے جیسے " صرف اسے میری پرواہ ہے اور مجھ سے بڑھ کر اس کے لیے کچھ نہیں اور دوسری طرف میری بے وقوفی میں کہی بات پر اب عمل کر رہا ہے دوسری شادی کر رہا ہے، پر صرف اپنی انا میں اب مجھے بتا بھی نہیں رہا، کاش پوچھ ہی لیتا میں کونسا انکار کرنے کا اختیار یا حق رکھتی ہوں، میں نے خود ہی سارے حق اور اختیار کھودیے اپنے زعم میں، میں خالی ہاتھ خالی دامن رہ گئی ہوں عیان، کاش تم دیکھ سکو میرے بے خبر!!!۔۔۔ انشاء نے سوچا اور عیان کی نظریں اس کے چہرے کا طواف کرنے لگیں جو رنگ بدل رہا تھا۔۔۔

چند لمحے بعد سنبھل کر عیان نے کہا۔۔۔

اٹھو ریڈی ہو جاؤ۔۔۔ "

اسی وقت دروازہ ناک ہوا اور علیزے اندر اگتی بغیر اجازت کے انتظار کے۔۔۔ اسے دیکھ کر انشاء سنبھل گئی اور چہرے کا رخ پھیر لیا۔۔۔

چلیں عیان، کچھ شاپنگ بھی کرنی ہے۔۔۔ دو دن بعد مجھے جانا " بھی تو ہے ایک ہفتے کے لیے فیصل آباد۔۔۔  
علیزے نے تفصیلی بات کہی۔۔۔  
اس سے پہلے عیان کچھ کہتا انشاء نے جلدی سے کہا۔۔۔  
ہممم عیان اپ جائیں۔۔۔"  
پر پہلے۔۔۔ عیان نے کچھ کہنا چاہا پر علیزے نے اس کی بات " کاٹی۔۔۔  
کیوں تم نہیں چل رہی۔۔۔ علیزے نے بے ساختہ پوچھا۔۔۔"  
نہیں، میرا موڈ نہیں۔۔۔ انشاء نے دو ٹوک کہا۔۔۔"  
اوکے عیان جلدی کرو۔۔۔ پھر چلتے ہیں۔۔۔ علیزے کہے کر " جلدی سے چلی گئی روم سے باہر۔۔۔  
انشاء یہ لاپرواہی اچھی نہیں، پہلے تمہاری صحت ضروری ہے "۔۔۔ عیان نے انشاء سے کہا۔



پلیز میری پرواہ کرنا چھوڑ دیں آپ۔۔۔ فی الحال علیزے زیادہ"  
امپورنٹ ہے آپ کے لیے۔۔۔ اسے آپ کی ضرورت ہے  
۔۔۔ جانے کیوں انشاء کے طنزیہ لہجے پر عیان نے غصہ ضبط کرتا  
ہوا واشروم چلا گیا کہتا ہوا۔۔۔ "جو تمہاری مرضی۔۔۔۔"

وہ میڈ پرنڈھال سی بیٹھی تھی وہ تیار ہو رہا تھا۔۔۔ دونوں کی نظر ملی

--

اگر ہو سکے زینب بی کے ساتھ جا کر دکھاؤ طبیعت اگر میرے ساتھ"  
جانا تمہیں اتنا ناگوار گزرتا جو ہے۔۔۔۔

عیان کی بات پر چونکی اور اسے گھوری نوازتے ہوئے کہا۔۔۔  
ایک تو چوری اوپر سے سینا زوری، حد ہوتی ہے ہر۔۔۔"

وہ کھڑی ہوئی تھی ایک دم عیان نے اسے کمر سے پکڑا اس کے  
الفاظ منہ میں ہی رہ گئے۔۔۔ بغیر سوچے سمجھے وہ اس کے ہونٹوں  
کو اپنے ہونٹوں میں قید کر چکا تھا۔۔۔

تمہاری زبان پر لاک لگانے کا یہی ایک طریقہ ہے۔۔۔ آئندہ"  
سوچ سمجھ کے بولنا۔۔۔ مجھے نہیں پتا کس بات پر اتنا غصہ ہو پر جو  
بھی ہے آئندہ بولنے سے پہلے سوچو گی ضرور۔۔۔

اس کے ہونٹوں کو آزادی بخش کر عیان نے کہا۔۔۔ وہ منہ  
کھولے اسے دیکھ رہی تھی یہ امید تو وہ عیان سے کر ہی نہیں سکتی  
تھی۔۔۔

خود پر پر فیوم اسپرے کرنے لگا پھر انشاء پر کرنے لگا۔۔۔  
یہ کیا کر رہے ہیں۔۔۔ وہ جو حیران کھڑی تھی چونک کر بولی۔۔۔"  
شاک سے باہر نکلنے کا انتظام کر رہا ہوں تمہارا۔۔۔ عیان نے"  
لاپرواہی سے کہا۔۔۔

وہ باہر جانے لگا اسی وقت انشاء اس کا بازو پکڑا اور اس کا رخ اپنی  
طرف کر کے بولی۔۔۔

یہ سب اپ نے کیوں کیا، کتنے بڑے دعوے کیے تھے کہاں گے۔  
وہ سب۔۔۔ وہ غصے کی انتہا پر تھی اور اس کی ڈھٹائی پر چڑھی گئی  
تھی۔۔۔

یاد ہے سب، بس کبھی کبھی ایسا بولنے لگتی ہو جو میری برداش  
سے باہر ہو جاتا ہے تو یہی بہتر طریقہ لگا چپ کروانے کا۔۔۔۔  
اب اگر تم کو برا لگا ہے تو میں کیا کر سکتا ہوں آئندہ خیال کرنا، ایسی  
نوبت مت آنے دینا۔۔۔ اب یہ تم پہ ڈپینڈ کرتا ہے تم ایسے کتنے  
موقع آنے دیتی ہو۔۔۔

عیان نے سکوں سے اسے تفصیلی جواب دیا اس کے سوال  
کا۔۔۔ اس کے ہاتھ آرام سے ہٹائے اپنے بازوؤں سے۔ اور آخر  
میں کندھے اچکاتا ہوا کمرے سے باہر چلا گیا۔۔۔  
ہمیشہ کی طرح انشاء اسے جاتا دیکھتی رہی۔۔۔

@@@@@@@

اج جا کر اپنی طبیعت دکھا آؤ۔۔۔ صبح کو ہی عیان نے انشاء سے " کہا۔۔۔

کل رات وہ آیا تو وہ سکوں سے سو رہی تھی۔۔۔ پر وہ ہاسپٹل سے اپائمنٹ لے چکا تھا۔۔۔

پر۔۔۔ انشاء نے کچھ کہنا چاہا۔۔۔ پر عیان اس کی بات کاٹتا " ہوا بولا۔۔۔

پلیز جا کر دکھا آؤ، اج ضروری میٹنگ نہ ہوتی خود لے جاتا۔۔۔ " عیان نے گھڑی دیکھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

زینب بی تیں بچے کی اپائمنٹ ہے۔۔۔ پلیز علیزے سے کھانے " کا پوچھ لیجئے گا۔۔۔ انشاء غور سے دیکھ رہی تھی وہ واقعی مصروف

لگا اسے۔۔۔ اس لیے دونوں کو ساتھ ہدایت کر رہا تھا

۔۔۔ زینب بی جو صوفے پر بیٹھی تھی اس کی سن کر انہوں نے

جلدی سے کہا " ٹھیک ہے بیٹا۔۔۔

عیان کا یوں علیزے کے لیے فکر مند ہونا جانے کیوں برا لگا اسے

---

اب انشاء نے کچھ کہنا چاہا پر عیان ڈائینگ سے اٹھانیکن سے ہاتھ صاف کرتا اس کے روبرو ہوا اور کہا۔۔۔

پلیز انشاء بحث مت کیا کرو کبھی میری بھی مان لیا کرو اس لیے " ڈاکٹر کے پاس ضرور جانا اوکے .. اس کا چہرہ تھپ تھپاتا ہوا چلا گیا "اللہ حافظ کہتا۔۔۔

@@@@@@@

کتنا خوش ہو گا عیان یہ سب سن کر۔۔۔ اف کب آئے گا یہ لڑکا " گھر۔۔۔ زینب بی نے خوشی اور ایکساٹمنٹ سے کہا۔۔۔

انشاء کے خاموش تاثرات انہیں حیران کر رہے تھے اور انہیں یقین تھا عیان جب سنے گا تو وہ خوشی سے جھوم اٹھے گا۔۔۔ انشاء گہری سوچ میں تھی ان کی بات پر چونکی۔۔۔

پلیز زینب بی اپ کچھ نہیں کہیں گی عیان سے۔ میں خود بتاؤں گی۔  
۔۔ ایک دم سے انشاء نے کہا۔۔۔

ٹھیک ہے جلدی بتانا۔۔۔ اے والا ہوگا عیان آفیس سے۔۔۔۔  
زینب بی نے کہا۔۔۔

شکریہ زینب بی میری بات رکھنے کا۔۔۔ انشاء نے کہا۔۔۔  
اب آرام کرو جا کر۔۔۔ زینب بی نے اسے ماتھے پر پیار کرتے  
ہوئے کہا۔۔۔

جی زینب بی۔۔۔ انشاء نے کہا۔۔۔ زینب بی اس کے  
چہرے کے تاثرات بغور دیکھ رہی تھی اور سمجھنے کی کوشش کر رہی  
تھیں آخر کون سی بات نے اسے اتنا پریشان کیا ہوا تھا جو اسے  
اتنی بڑی خوشخبری پر خوش ہونے نہیں دے رہی تھی۔۔۔

کاش حیدر بھائی یہاں ہوتے۔۔۔ زینب بی نے سوچا۔۔۔  
وہ کئی بار پوچھ چکی تھیں پر انشاء ہر بار ان کو ٹال رہی تھی۔۔۔  
اب تو پوچھ پوچھ کر خاموش ہو گئی تھیں زینب بی۔۔۔

وہ مرے قدموں سے سیڑھیاں چڑھتی ہوئی اپنے کمرے کی طرف  
چلی گئی۔۔۔

@@@@@@@

کتنی دیر وہ لیٹی عیان کا انتظار کر رہی تھی۔۔۔  
کتنا خوش ہوگا عیان یہ سن کر۔۔۔ وہ میری ساری غلطیاں  
معاف کر دے گا۔۔۔ اب سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔ علیزے  
کی کوئی سازش کامیاب نہیں ہوگی۔۔۔ میرا شوہر صرف میرا ہوگا  
۔۔۔

وہ سوچ کر خوش ہوتی بیڈ سے اٹھی۔۔۔ ہونٹ خود بخود مسکرا  
اٹھے قدم خوشی سے من بھر کے لگنے لگے تھے۔۔۔ وہ ٹہلتی رہی  
اور انے والے وقت کا سوچ کر مسکرا اٹھی۔۔۔  
اب شدت سے وہ انتظار کرنے لگی تھی عیان کا۔۔۔  
ایک دم اندر کی آواز پر وہ چونکی۔۔۔



بہت خود غرض عورت ہو تم انشاء۔۔۔۔ بہت ہی زیادہ"  
خود غرض۔۔۔ تمہیں اپنے سوا کبھی کسی کی پروا نہیں رہی۔۔۔  
عیان کو تم نے کس طرح دھتکارا تھا بھول گئی۔۔۔ لمحے لمحے اس  
کے سچے جذبوں کی توہین کرتی آئی ہو تم اس کے ہونٹوں کی ہنسی تک  
تم چھین چکی ہو۔۔۔ اب جب وہ علیزے کے ساتھ خوش اور  
مطمئن رہنے لگا ہے اس کے ہونٹوں کی ہنسی لوٹ آئی ہے تو تم خود  
غرض بن کر اپنے بچے کا استعمال کر رہی ہو اور اسے روکنا چاہتی  
ہو دوسری شادی سے جب کہ تم خود کھلے دل سے اجازت دے  
چکی ہو اسے دوسری شادی کی اور کئی بار اسے یہ کہہ چکی ہو۔۔۔ نہ  
تم اچھی بیوی بن سکی ہو اور نہ اب اچھی ماں کہلاؤ گی اگر اپنے بچے  
کا استعمال کرو گی اس کی خوشیوں میں رکاوٹ بن کر۔۔۔  
اندر کی آواز پر وہ سسک اٹھی۔۔۔ اندر کی عدالت سب سے بڑی  
عدالت ہوتی ہے اور اگر اس نے اسے مجرم قرار دے دیا تو پھر  
کسی اور کے کہنے نہ کہنے سے کیا فرق پڑتا ہے۔۔۔

واقعی میں ایک اچھی بیوی کبھی نہیں بن پائی پر اچھی ماں ضروری "  
بنوگی۔۔۔ میں خود غرض بالکل نہیں ہوں۔۔۔

ایک عزم سے اس نے سوچا اور اپنے پیٹ پر ہاتھ پھیرنے لگی

---

بے بی تمہاری ماں تم سے بہت پیار کرتی ہے اور پاپا بھی بہت "  
کریں گے جب ان کو پتا چلے گا۔۔۔ اب ہم تمہارے پاپا کی  
خوشیوں میں رکاوٹ بالکل نہیں بنیں گے۔۔۔

انشاء کو اس ننھے وجود نے دوبارہ مسکراتے پر مجبور کیا ممتا کا انوکھا  
احساس اس کے اندر جاگا تھا۔۔۔

کمرے کے اندر داخل ہوتا عیان حیران ہوا اتنے دنوں بعد انشاء کو  
یوں مسکراتا دیکھ کر۔۔۔ "خدا کرے کبھی ہنسی تمہارے ہونٹوں  
سے جدا نہ ہوں اور یونہی تم مسکراتی رہو۔۔۔۔۔ عیان کے دل  
سے دعا نکلی انشاء کے لیے۔۔۔

خود پر نظروں کی تپش محسوس کرتے ہوئے انشاء نے آنکھیں  
کھولیں جیسے ہی عیان پر نظر پڑی اس کے ہونٹ خود بخود سکڑ گئے  
۔۔۔ دونوں کی نظر مل چکی تھی اور اس کا یوں ہنسی کو سمیٹ لینا  
عیان کے دل کو گھائل کر گیا۔۔۔

کتنا بد نصیب شوہر ہے وہ جس کی بیوی کے ہونٹوں کی مسکراہٹ "  
اسے دیکھ کر غائب ہو جائے اور عیان تم سے زیادہ کوئی بد نصیب  
اس زمین پر ہو سکتا ہے جو اپنی بیوی کے لئے دکھ کا باعث  
ہو۔۔۔

خود پر افسوس کرتا بریف کیس سائیڈ پر رکھا اور وہ الماری کی طرف  
بڑھا اور اپنے کپڑے نکالنے لگا۔۔۔

فی الحال یہ سب بتانا مناسب نہیں عیان کو۔۔۔ انشاء نے سوچا "  
اور کمرے سے باہر جانے لگی اسی وقت عیان نے اسے آواز دی  
۔۔۔

...انشاء"

جی۔۔۔ اس کے قدم تھے۔۔۔"  
ڈاکٹر نے کیا کہا۔۔۔ عیان نے پوچھا۔۔۔"  
بس کھانے پینے کا خیال کہا ہے اور کچھ طاقت کی دوائیاں۔۔۔"  
انشاء نے سوچے سمجھے منصوبے کے تحت کہا۔۔۔  
اور وہ کمرے سے باہر چلی گئی عیان اسے جاتا دیکھتا رہا۔۔۔ جانے  
کیوں دل بوجھل ہو رہا تھا۔۔۔

@@@@@@@

زینب بی انتظار کرتی رہ گئیں پر عیان کی خوشی سے چمکنے کی آواز سننے  
کو کان ترستے رہ گئے اور رات کے کھانے کا وقت ہو گیا۔۔۔  
وہ آس سے دونوں کو دیکھ رہیں تھیں اور دونوں بے پروا لگے ایک  
دوسرے سے۔۔۔

کھانا سب خاموشی سے کھا رہے تھے۔۔۔

میرا پرسوں اسلام آباد کا پروگرام ہے۔۔۔ ضروری کام ہے ایک  
دو دن لگ جائیں گے زینب بی۔۔۔ زینب بی اور انشاء دونوں کو  
سنایا عیان نے۔۔۔

ٹھیک ہے بیٹا۔۔۔ زینب بی نے کہا۔۔۔  
عیان کی ہمیشہ سے عادت تھی وہ اپنے گھر سے باہر جانے کے پلان  
جیسے ڈیسا ئیڈ ہوتے گھر پر بتا دیتا تھا۔۔۔

آج زینب بی بھی ساتھ تھیں اور علیزے بھی خاموش تھی۔۔۔  
کھانے کے بعد علیزے باتیں کر رہی تھی جن کا عیان مختصر جواب  
دیتا رہا۔۔۔ انشاء نے اکر پوچھا۔۔۔  
کافی یا قہوہ، کیا بنا دوں۔۔۔ انشاء نے بغور عیان کو دیکھتے ہوئے  
پوچھا۔۔۔

کافی بنا دو ہمارے لیے۔۔۔ ہمیشہ کی طرح علیزے نے کہا۔۔۔  
میرا موڈ نہیں، آج بہت تھکن ہے، علیزے صبح ملتے ہیں پھر  
۔۔۔ عیان نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔

انشاء علیزے کو کافی ضرور دینا اگر ہو سکے اس کو کمپنی بھی دینا"  
اسے اکیلے پینے میں مزا نہیں اتا۔۔۔  
عیان کے کہنے پر انشاء تو جل گئی پر علیزے کھل کے مسکرائی اور  
انشاء اچھی طرح سمجھ رہی تھی اس کی اس مسکراہٹ کا مقصد  
۔۔۔

جی۔۔۔ انشاء نے مختصر جواب دیا عیان کو۔۔۔"  
عیان اٹھ کے جا چکا تھا۔۔۔

@@@@@

کچھ دیر بعد انشاء کافی لے کر آئی علیزے کے روم میں۔۔۔  
کیوں کہ عیان کے جانے کے بعد علیزے آٹھ کر اپنے روم میں آچکی  
تھی اس لئے انشاء کو اس کے کمرے میں آنا پڑا کافی لے کر۔۔۔  
بیٹھو تمہارے شوہر نے کہا تھا نہ مجھے کمپنی دو۔۔۔ دیکھ لو اسے کتنی"  
پرواہ ہے میری۔۔۔ علیزے نے آنکھیں گھما کر کہا۔۔۔ اس کا

نخرے کرنے کا انداز ہمیشہ مختلف ہوتا تھا یا پھر انشاء کو ہی ایسا  
محسوس ہوتا تھا۔۔۔

وہ بیٹھ گئی۔۔۔ کچھ دیر خاموشی رہی دونوں کے بیچ علیزے نے  
کافی کا گھونٹ بھرتے ہوئے کہا۔۔۔

جانتی ہو اسلام آباد میں کیا ضروری کام ہے عیان کو۔۔۔  
انشاء ہنوز خاموش رہی۔۔۔ اس کی خاموشی پر طنز کرتے ہوئے  
علیزے نے کہا۔۔۔

جانتی ہوں اتنی انڈر سٹینڈنگ کہاں ہے تم دونوں کی جو تمہیں پتا ہو"  
وہ کیوں جا رہا ہے۔۔۔  
کچھ اور دیر علیزے خاموش رہی اور اس کے چہرے کے تاثرات  
کو جانچتی رہی۔۔۔

اتنا سسپینس کیوں پھیلا رہی ہو جو بتانا ہے وہ بتا دو۔۔۔ اگر کچھ"  
نہیں بتانا چاہتی تو مت بتاؤ۔۔۔  
انشاء نے سلگ کر کہا۔۔۔



ارے نہیں نہیں بالکل بتانا چاہتی ہوں۔۔۔ علیزے ہنسی اور " اسکی ہنسی نے انشاء کو سلگایا۔۔۔

انشاء تنگ ہوئی تھی اس کے اس رویے سے سو اٹھ کر جانے لگی۔۔۔

ارے بیٹھو۔۔۔ علیزے نے اسے کہا تو وہ دوبارہ بیٹھ گئی۔۔۔ " جو کہنا جلدی کہو مجھے نیند آرہی ہے۔۔۔ انشاء نے بیزاریت سے " کہا۔۔۔

شاید اب جو میں تمہیں بتاؤں اس کے بعد تمہاری نیند تو اڑنے والی " ہے۔۔۔ کیا مطلب۔۔۔ انشاء نے حیرت سے پوچھا۔۔۔ " Novelistan

اسلام آباد میں، میں اور عیان نکاح کرنے والے ہیں۔۔۔ " علیزے نے اس پر دھماکا کیا۔۔۔

پر تم تو فیصل آباد جانے والی تھی۔۔۔ انشاء نے شاک لہجے میں " کہا۔۔۔

بس کیا کریں عیان نے کہا تھا ایسا کہنے کو ورنہ ہمارے بیچ یہی " ڈیسا ٹیڈ ہوا ہے۔۔۔ اب تم سے کتنی دن عیان چھپانے کا ارادہ رکھتا ہے مجھے سہی سے معلوم نہیں۔۔۔ علیزے نے کندھے اچکائے۔۔۔

پر ایک بات تم پر واضح کرنا چاہتی ہوں ایک دفعہ یہ نکاح ہو جائے " پھر عیان کی نہیں میری مرضی چلے گی۔۔۔ دیکھ لینا۔۔۔ علیزے نے عجیب لہجے میں کہا۔۔۔

اور کچھ لمحوں میں انشاء خود کو سنبھال چکی تھی اور اٹھ گئی اور کہا۔۔۔

جو کرنا ہے کر لو اب مجھے کوئی پروا نہیں۔۔۔ مجھے کوئی اعتراض " نہیں۔۔۔ جس بات پر میرا شوہر خوش ہے میں بھی اس میں راضی ہوں۔۔۔

اب سہی معنی میں علیزے کو جھٹکا لگا۔۔۔

اتنا جلدی تم نے ہار مان لی بغیر کسی مقابلے کے۔۔ میری جیت " بھی تسلیم کر لی۔۔۔ علیزے نے افسوس سے کہا۔۔۔

جو تم سمجھنا چاہو سمجھو اگر تمہاری خوشی یہ سننے میں ہے کہ تم " جیت گئی ہو تو ٹھیک ہے میں اعتراف کرتی ہوں تم جیت گئی ہو اور میں ہار گئی۔۔۔ بس ہو گئی خوش اور جاؤ اپنی جیت کا جشن اسلام آباد جا کر منانا عیان کے ساتھ۔۔۔ انشاء نے تھک کر کہا

---

ایسی جیت کا کیا فائدہ مقابل میدان میں بھی نہ اتر اور ہار تسلیم " کر کے سائیڈ پر ہو گیا۔۔۔۔۔ مزا تو تب آئے جب مقابل میدان میں روبرو ہو اور علیزے اسے چاروں شانے چت کرے۔۔۔۔۔ انشاء حیران ہوئی علیزے کے مغرور انداز میں کہی بات پر۔۔۔۔۔ مجھے کسی کے ساتھ مقابلہ نہیں کرنا جو تم چاہتی ہو کر لو اور اگے " میرا جو نصیب اسے میں دیکھ لوں گی۔۔۔۔۔

انشاء نے خود کو سنبھال کر کہا اج کوئی انسو نہیں بھانا چاہتی تھی وہ  
۔۔۔ اس لئے ضبط کی انتہا پر تھی انشاء۔۔۔

افسوس مزا نہیں آیا۔۔۔

تمہارے مزے کے لیے میں اپنی ذات ریزہ ریزہ نہیں کر سکتی  
علیزے۔۔۔

تو پھر ٹھیک ہے مجھے نظر مت انا اس گھر میں، ہفتے کے روز عیان  
کے ساتھ میں اس گھر میں قدم رکھوں گی تمہارا وجود نظر نہ آئے  
یہاں۔۔۔ اپنا بوریا بستر سمیٹو اور نکل جاؤ اس گھر سے۔۔۔  
کیونکہ مجھے تمہارا وجود گوارا نہیں۔۔۔ علیزے شاید واقعی اس کے  
ضبط کی انتہا کو آزما رہی تھی۔۔۔

تم اس طرح نہیں کر سکتی میرے ساتھ۔۔۔

میں اس سے برا بھی کر سکتی ہوں۔۔۔ کیونکہ تمہاری جتنی میری  
برداشت نہیں۔۔۔

میں کہاں جاؤں گی۔۔۔

وہ مستلا تمہارا ہے۔۔۔"

انشاء بے بسی سے اس کو دیکھتی رہی جبکہ علیزے نے کہا۔۔۔

اب تم جا سکتی ہو۔۔۔"

اور وہ شکستہ قدموں سے اس کے روم سے نکلی۔۔۔

مجھے عیان کو سب بتا دینا چاہیے میرا تو اور کوئی ٹھکانہ بھی نہیں"

۔۔۔ پر کیسے کہوں، کیا وہ میرا یقین کرے گا بھی یا نہیں۔۔۔

وہ سوچتی کمرے میں آئی اور عیان کو گہری نیند میں سوتے دیکھ کر

اسے اپنے حوصلے پست ہوتے نظر آئے۔۔۔

یہ کیا ہے انشاء۔۔۔ زینب بی نے حیرت سے دیکھا لفافے کو"

۔۔۔

ہفتے کے روز اجائیں گے عیان ان کو دے دیجیے گا۔۔۔ انشاء"

نے کہا۔۔۔

اور تم کہاں جا رہی ہو اج۔۔۔ انہوں نے تشویش سے پوچھا

---

خط میں سب لکھا ہے۔۔۔ انشاء نے دھیمے لہجے میں کہا۔۔۔

انشاء ایسی بے وقوفی مت کرو۔۔۔ زینب بی نے کہا۔۔۔

بیٹھو اور میری بات سنو۔۔۔ وہ جو کھڑے کھڑے واپس جانا چاہ

رہی تھی زینب بی نے اسے ہاتھ پکڑ کر بیٹھانا چاہا۔۔۔

پلیز زینب بی جو بھی کر رہی ہوں سب سوچ سمجھ کر رہی ہوں

---

وہ بیٹھ تو گئی پہلو بدل کر بولی تھی زینب بی سے۔۔۔ زینب بی بغور اور اسکا چہرہ دیکھ رہی تھیں جس کا چہرہ ضبط سے لال ہو رہا تھا

---

انشاء میں عیان کو فون کر کے سب بتا رہی ہوں۔۔۔ اس کے

سخت انداز پر زینب بی نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔۔۔

آپ کو میری قسم زینب بی آپ کچھ نہیں کہیں گی عیان سے۔۔۔  
اور اگر ایک لفظ کہا تو میں کچھ کر بیٹھوں گی۔۔۔ انشاء کے  
لہجے میں سخت دھمکی تھی۔۔۔

عیان نے پوچھی فوں پر تمہاری خیریت تو۔۔۔

اب کے زینب بی نے ذرا نرم لہجے میں اس سے کہا۔۔۔

کوئی بھی بہانہ کر لیجئے گا۔۔۔ اور ویسے بھی ان کے پاس وقت  
نہیں ہوگا جو فون پر کسی کی خیریت پوچھیں گے بھی... انشاء کے  
لہجے کی بے اعتباری نے زینب بی کو صدمہ ہی پہنچایا تھا۔۔۔

اتنی بدظن کیوں ہو رہی ہو عیان سے۔۔۔ جانتی ہو کتنی فکر کرتا  
ہے تمہاری۔۔۔ انہوں نے دکھ سے کہا۔۔۔

آپ کچھ نہیں جانتی زینب بی۔۔۔ انشاء اتنا کہے کر چپ ہوئی۔

۔۔۔

آپ کچھ نہیں جانتی زینب بی غلطی ساری میری ہے اور جب  
کوئی غلطی کرتا ہے تو اس کا ازالہ بھی کرنا پڑتا ہے اور وہی کر رہی



ہوں میں۔۔۔ عیان کی تو اس میں غلطی بھی نہیں۔۔۔ پر اپ کو  
بتا کر ایک اور اذیت سے گزرنے کی ہمت نہیں مجھ میں۔۔۔

انشاء نے اندر ہی اندر خود سے کہا اور زینب بی اس کے چہرے  
کے اتار چڑھاؤ کو دیکھ رہی تھیں غور سے۔۔۔

مانتی ہوں میں کچھ نہیں جانتی پر اتنا سمجھتی ہوں کہ میاں بیوی کی "  
لڑائی میں کوئی بیوی گھر تھوڑی چھوڑتی ہے۔۔۔ زینب بی نے  
دوبارہ سمجھانا چاہا۔۔۔

پلیز زینب بی۔۔۔ مجھے سینگ کرنی ہے پھر نکلنا ہے یہاں سے "

۔۔۔ وہ جو کبھی ایک قدم اکیلے باہر نہیں نکلتی تھی آج اس طرح اپنا گھر  
چھوڑ رہی ہے وہ چاہ کر بھی کچھ نہیں کر پارہی تھیں۔۔۔  
وہ سینگ کرنے جا چکی تھی وہ سر پکڑ کر بیٹھ گئیں۔۔۔

کل دن کو علیزے چلی گئی تھی سب سے مل کر۔۔۔ جبکہ اس کی  
روانگی کے وقت انشاء نہ تھی گھر پر، وہ فریجہ آنٹی کا کہے کر گئی تھی

۔۔۔ جبکہ آئی بھی رات کو تھی وہاں سے اور جب وہ آئی تھی اس وقت عیان اسٹڈی میں تھا اور وہ زینب بی سے مل کر چلی گئی تھی اپنے روم میں۔۔۔

اج صبح عیان سب کو خدا حافظ کہہ کر گیا تھا کیونکہ اسے افسس سے روانہ ہونا تھا۔۔۔ کتنا دل چاہ رہا تھا زینب بی کا کہ ایک دفعہ اسے بتا دے کہ وہ باپ بننے والا ہے مگر انشاء کا خیال نہ ہوتا تو وہ خود ہی بتا دیتیں۔۔۔ اور اب وہ سخت پچھتا رہیں تھیں۔۔۔

@@@@@

عیان بیٹا تم۔۔۔ زینب بی سخت حیران تھیں اس وقت عیان "کو دیکھ کر گھر میں۔۔۔ کچھ دیر پہلے ہی تو انشاء گھر سے نکلی تھی

۔۔۔

وہ ایک ضروری ڈاکوینٹ رہ گیا تھا گھر پر سوچا اب کو مشکل ہوگی "ڈھونڈنے میں، اس لیے خود لینے گیا۔۔۔ عیان نے جلدی سے بتا کر روم کی طرف گیا۔۔۔

اس نے جلدی میں زینب بی کی طرف غور نہیں کیا پر اب واپسی  
میں انہیں اسی طرح بے حال لاؤنج میں بیٹھا دیکھ کر پوچھنے بنا رہ نہ  
سکا "کیا ہوا زینب بی اور انشاء کہاں ہے۔۔۔"

اس نے ادھر ادھر نظر گھما کر کہا۔۔۔

بیٹا انشاء چلی گئی ہے یہ خط دے کر۔۔۔ زینب بی کی بات پر وہ "

شاک ہوا اور ان سے خط لیا۔۔۔

وہ فائل جس میں ڈاکو مینٹ تھا وہ ہاتھ سے چھوٹ گیا اور صدمے کی  
کیفیت میں اس نے خط تھا ما زینب بی کے ہاتھ سے۔۔۔

وہ چلی گئی اس طرح بنا بتائے کیسے۔۔۔ شاک لہجے میں خود سے "  
کہا عیان نے۔۔۔

اس کی دکھ اور صدمے کی کیفیت کو سمجھ رہیں تھیں زینب بی۔۔۔  
عیان بالکل ان کو معصوم اور بے خبر لگا۔۔۔ کتنی بے تابی سے اس  
نے خط کھولا تھا۔۔۔ زینب بی کو اس کے درد کا احساس ہوا

۔۔۔

زینب بی نے فائل کو ٹیبل پر رکھا اور وہاں سے چلی گئیں جانتی تھی  
اس وقت اسے تنہائی کی ضرورت ہوگی۔۔

عیان نے خط کھولا جس میں انشاء نے لکھا تھا۔۔۔۔

جانتی ہو جب یہ خط پڑھیں گے تو آپ سے میں بہت دور ہو گئے "

۔۔۔ پر یقین رکھیں آپ کا احساس اپنے ساتھ لے کر جا رہی ہوں

۔۔۔ سمجھ نہیں اتا کہاں سے شروع کروں۔۔۔ وہاں سے جہان

سے میں نے بیوقوفیوں کا آغاز کیا تھا یا پھر وہاں سے جہان آپ نے

مجھے انکسور کرنا شروع کیا تھا۔۔۔ اس سب میں کہیں آپ غلط

نہیں تھے ہر جگہ میں ہی غلط اور خود غرض رہی ہوں۔۔۔ جس درد

سے میں گزر رہی تھی اسی درد سے آپ بھی دوچار تھے پر میں نے یہ

سمجھنے کی کوشش نہ کی کبھی۔۔۔ آپ نے اپنا درد چھپا کر میرے درد

کو کم کرنا چاہا پر میں آپ کو اذیت پر اذیت دیتی رہی۔۔۔ بغیر کسی

احساس کے آپ کو غلط اور خود کو سہی سمجھتی رہی۔۔۔ آپ نے

مجھے بیوی کا مقام دیا اور محبت دی اور میں اسے ہوس کا نام دیتی

رہی، آپ کے سچے جذبے کو محسوس نہ کیا اور آپ کو دوسری شادی

کا کہتی رہی ہر بار۔۔۔ آپ سہی تھے عیان، مجھ سے غلطی ہوئی آپ کو سمجھنے میں۔۔۔۔۔ پر شاید مجھ سے ہی دیر ہو گئی واپسی میں۔۔۔۔۔ جب میں پلٹی تو آپ نے ہی راستہ بدل لیا۔۔۔۔۔

عیان نے ایک لمحے کو رکا اور سوچا "میں نے راستہ بدلا۔۔۔۔۔ اور دوبارہ خط کو پڑھنے لگا۔۔۔۔۔ اس وقت وہ بھول چکا تھا اسے روانہ ہونا تھا۔۔۔۔۔"

اس نے دوبارہ خط پڑھنا شروع کیا۔۔۔۔۔

اتنا بد ظن ہو گئے مجھ سے کہ علیزے نے پوچھا میں کون ہوں آپ نے جواب تک نہ دیا اگر فرقان بھائی نہ بتاتے تو شاید گوارا نہ کرتے میرے انٹروڈکشن کا۔۔۔۔۔ کتنے اور گلے کروں سمجھ نہیں رہا علیزے کے اتے ہی میرا وجود تو آپ کی نظر میں رہا ہی نہیں۔۔۔۔۔ پھر سب بدلنے لگا آپ نے مجھ سے بولنا چھوڑ دیا۔۔۔۔۔ یہاں تک علیزے سے دوسری شادی تک کا فیصلہ کر لیا مجھے بتایا تک نہیں۔۔۔۔۔ افسوس پر میں جانتی ہوں کہ آپ اس سے اسلام آباد میں شادی کرنے ہی جارہے ہیں۔۔۔۔۔ پر میں آپ کو چاہ کر بھی نہیں

روک سکتی جبکہ میرے پاس وجہ بھی ہے آپ کو روکنے کی۔۔۔  
کیونکہ میں اتنی خود غرض نہیں بننا چاہتی اس لیے آپ کو نہیں  
بتا رہی ہماری آنے والی اولاد کا، میں ہماری اولاد کا استعمال نہیں  
کرنا چاہتی ہمارے رشتے کو بچانے کے لیے۔۔۔

پر اب جب آپ کو یہ خط ملے گا آپ اور علیزے ایک تعلق میں "  
بندھ چکے ہونگے۔۔۔ میں کراچی جا رہی ہوں کیونکہ آپ کے ساتھ  
کسی اور کو دیکھنا میرے بس میں نہیں۔۔۔ جب سنبھل جاؤں گی یا  
پھر بابا جان آئیں گے تب واپس آ جاؤں گی۔۔۔ فریحہ آنٹی کے  
میکے جا رہی ہوں ان کے بڑے بھائی کے ساتھ۔۔۔ امید ہے آپ  
ہمیشہ خوش رہیں گے علیزے کے ساتھ جیسے ان دنوں آپ کو خوش  
دیکھا تھا اس کے ساتھ اس گھر میں۔۔۔

اور میں آپ کی بد نصیب انشاء جو کبھی کوئی خوشی نہ دے سکی آپ "  
کو۔۔۔ یہ آخری نشانی ہی ہمارے تعلق کی، جینے کی وجہ ہے میرے  
لیے۔۔۔۔



عیان کئی لمحے بے یقینی سے دیکھتا رہا خط کو، خط تو ختم ہو چکا تھا پر وہ ایک دفعہ اور پڑھا اس نے اور یقین کرنے کی کوشش کرنے لگا جو اس نے پڑھا کیا واقعی وہ سچ تھا اور انشاء یہ سب کر سکتی ہے --- کئی لمحے بے بسی کے نظر ہو گئے پھر خود کو سنبھالا اس نے ---

اس نے فون کر کے سب سے پہلے میٹنگ کینسل کی ایمر جنسی کا کہے کر ---

پھر وہ پلٹا زینب بی کے کمرے کی طرف اس سے پہلے کے وہ دروازہ کھول کر اندر جاتا زینب بی خود باہر آرہی تھیں --- وہ ٹھہر گئیں دروازے کے پاس --- پھر عیان نے کہا ---

اپ کو پتا ہے زینب بی، میں باپ بننے والا ہوں ---

خوشی اور دکھ دونوں اس کے لہجے میں تھے ---

جانتی ہوں بیٹے، پر پہلے انشاء کو واپس لاؤ ---

زینب بی نے کہا ---



اس کا مطلب آپ کو پتا تھا اور آپ نے مجھے بتانا بھی ضروری نہ " سمجھا۔۔۔ پہلے انشاء کو لے کر آؤں پھر آپ سے بھی حساب لوں گا۔۔۔

عیان کے لہجے میں ناراضگی تھی اس لیے تھوڑا چڑ کر کہا جس پر زینب بی نے کہا۔۔۔

لیتے رہنا مجھ سے حساب میں کہیں نہیں بھاگی جارہی بس پہلے اس " بیوقوف کو واپس لاؤ عیان بیٹے۔۔۔

عیان کے انداز سے زینب بی کو اچھی طرح اندازہ ہو چکا تھا انشاء ہمیشہ کی طرح کوئی بے وقوفی کر بیٹھی ہے اور اپنی غلطی سے کسی شدید غلط فہمی کا بھی شکار ہوئی ہے۔۔۔

اسے تو لے ہی آؤں گا زینب بی۔۔۔ بس بے وقوف بیوی " میرے نصیب میں ہے کیا کروں۔۔۔

اور وہ جلدی سے چلا گیا موبائل پر کسی سے کال ملاتا ہوا۔۔۔

@@@@@

داؤد صاحب نے بغور اس لڑکی کو دیکھا جو سر دونوں ہاتھوں میں گرائے بیٹھی تھی۔۔ جس کے انداز سے صاف اندازہ ہو رہا تھا کہ کسی شدید خسارے میں ہے۔۔۔ گم صم اداس سی اس معصوم لڑکی پر رحم آیا ان کو۔۔۔ دل چاہا رہا تھا اس سے پوچھ لیں کس درد سے گزر رہی ہے یہ لڑکی۔۔۔ ایئرپوٹ پر گزرتا ہر شخص ایک نظر اس پر ڈالتا اگے بڑھ جاتا افسوس کرتا وہ اس طرح مایوسی سے جو بیٹھی تھی۔۔۔

کچھ دیر میں ان کی فلائٹ تھی کراچی کی۔۔۔ ابھی فلائٹ کی اناؤنسمنٹ کا انتظار تھا اس لیے رش تھا ایئرپوٹ پر۔۔۔ اچانک انشاء کو لگا کوئی اس کے پاس بیٹھا ہے چونک کر سر اٹھایا اس نے۔۔۔ کئی لمحے حیرت سے دیکھتی رہی۔۔۔ شاید دل کی خواہش تھی عیان اسے روک لے اور وہ خواب تھا اس کا۔۔۔ اسے لگا شاید وہ نیند میں ہے اس نے ہاتھ بڑھا کر اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا اور احساس ہوا خواب نہیں ہوش و حواس میں ہے عیان

اس کے سامنے۔۔۔ وہ شرمندہ ہوئی اپنی بے وقوفی پر اور جلدی سے کہا۔۔۔

آپ گئے نہیں اسلام آباد۔۔۔ دل کی عجیب کیفیت ہو رہی تھی" انشاء کی۔۔۔ عیان نے اسے ایک گھوری سے نوازا اور اٹھا، جا کر داؤد صاحب کے روبرو ہوا اور کہا۔۔۔

انکل میرا جانا کینسل ہو گیا ہے اس لیے میں خود لاؤں گا اپنی بیوی" کو کراچی پھر کبھی۔۔۔ معذرت چاہتا ہوں آپ کو تکلیف ہوئی۔۔۔ وہ اور بھی کچھ کہتا پر داؤد انکل نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا اور کہا۔

کوئی بات نہیں۔۔۔ یہ زیادہ بہتر ہوگا تم خود آؤ کراچی اپنی بیوی کو" لے کر اور ہمیں مہمانوازی کا موقع دو۔۔۔

داؤد صاحب کوئی ینگ تو تھے نہیں ایک بزرگ تھے جنہوں نے ایک دنیا دیکھی ہوئی تھی چاہے ان کو ان کی بہن نے کچھ نہ بتایا تھا پر انشاء کے رویے سے وہ کافی کچھ سمجھ گئے تھے اس لیے اب اس

کا شوہر اگر آہی گیا تھا تو وہ کیوں اسے شرمندہ کرتے یا اسے شرمندہ ہونے دیتے۔۔۔۔

جی انکل پر پھر بھی معذرت چاہتا ہوں آپ کو تکلیف ہوئی ہماری" وجہ سے۔۔۔۔

انشاء دونوں کو دیکھ رہی تھی اور سن بھی رہی تھی۔۔۔۔ اسے اچھی طرح سمجھ آ رہی تھی اب عیان نے اس سے ناراض ہونا ہے۔۔۔۔

کوئی بات نہیں اچھا چلو اللہ حافظ۔۔۔۔ لاسٹ اناؤنسمینٹ" ہو رہی ہے فلائیٹ کی۔۔۔۔ دونوں نے ہاتھ ملا کر ایک دوسرے سے الوداع لی اور انشاء کے سر پر ہاتھ رکھ کر دعا دے کر اگے بڑھ گئے۔۔۔۔ انشاء ان کو جاتا دیکھتی رہی۔۔۔۔

اب انکل کو دیکھتی ہی رہو گی یا گھر چلو گی۔۔۔۔" عیان نے غصے سے بھرپور لہجے میں کہا۔۔۔۔ کچھ کہنے کے لیے لب کھولتی پھر سکوڑ لیے انشاء نے۔۔۔۔

چلو۔۔۔ عیان نے حکم دیا اور وہ سر جھکائے اس کے ساتھ  
جانے لگی۔۔۔

@@@@@@

اس وقت وہ صوفے پر بیٹھی تھی سر جھکائے۔۔۔ جبکہ لاؤنج میں  
ٹہل رہا تھا دونوں ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچے ایسا لگ رہا وہ اپنا غصہ  
ضبط کر رہا تھا۔۔۔

اسی وقت زینب بی آئی اور انشاء کی طرف بڑھیں۔۔۔  
رک جائیں زینب بی پہلے میں اس سے بات کروں پھر اور کوئی  
بولے گا اپ اندر جائیں فی الحال۔۔۔  
عیان نے دو ٹوک کہا۔۔۔ زینب بی کے قدم وہیں تھے اور انہوں  
نے کہا۔۔۔

پہلے مجھے ملنے تو دو اپنی بیٹی سے۔۔۔

کوئی ضرورت نہیں پہلے میرے سوالوں کے جواب دے گی پھر  
کسی اور سے بات کرے گی یہ۔۔۔

عیان کے سرو انداز پر انشاء اندر سے کانپ گئی۔۔۔ مدد طلب  
نظروں سے زینب بی کو دیکھا۔۔۔ جو آخری امید لگی انشاء کو  
اپنے بچاؤ کی۔۔۔

آپ اندر جائیں زینب بی۔۔۔ انشاء نے نہیں کا اشارہ کیا"  
نظروں جسے اگنور کر کے زینب بی چلیں گئیں اندر۔۔۔ اب شدید  
گھبراہٹ ہوئی انشاء کو۔۔۔ ہمت نہیں ہو رہی تھی عیان سے  
بات کرنے کی۔۔۔

ادھر دیکھو میری طرف زینب بی جا چکی ہیں۔۔۔ عیان کے کہنے"  
پر اس نے اپنی نظر اس کی طرف کی اور اس کی سرخ شعلہ بنی  
آنکھوں میں زیادہ نہ دیکھ سکی انشاء اور نظریں جھکالیں۔۔۔  
غصے سے اس کی طرف بڑھا اور اسے بازو سے تھام کر اپنے روبرو  
کھڑا کیا اور اس کا لکھا خط اس کی آنکھوں کے سامنے لہراتے  
ہوئے کہا۔۔۔

ادھر دیکھو اور مجھے بتاؤ اس خط کا کیا مقصد ہے۔۔۔"



وہ خاموش رہی۔۔۔ اور اپنا رخ پھیر کر کھڑی رہی۔۔۔

میں کچھ پوچھ رہا ہوں بولو۔۔۔"

عیان نے اس کا بازو دبوج کے دوبارہ اپنی طرف کر کے پوچھا

۔۔۔

لگتا زبان گروی دے دی ہے نا جو اب لفظ نہیں نکل رہے۔۔۔"  
ہمممم۔۔۔ وہ ڈھیٹ بن کے کھڑی تھی اب انشاء کی انکھیں نم  
ہونے لگیں۔۔۔ وہ جو اپنی گرفت سخت کر رہا تھا اس کے بازو پر  
غصے سے۔۔۔ اب اس کی نم ہوتی پلکیں دیکھ کر ڈھیلا پڑ گیا اور کہا

۔۔۔

کیا لکھا تھا خط میں تم نے، مجھے تمہارا انٹر وڈکشن کروانا گوارا نہیں"  
تھا علیزے سے۔۔۔ افسوس تم نے دیکھا تک نہیں جب اس نے  
تمہارا پوچھا یہ کون تو میں اسے گھور کر دیکھ رہا تھا کیونکہ وہ تمہیں  
یونیورسٹی کے زمانے سے دیکھتی ارہی ہے جب ایمان تم سب کی  
پکس مجھے بھیجا کرتا تھا تم ہماری فیملی کا حصہ ہو بابا جان کی بیٹی ہو



ایون اس نے ہماری نکاح کی پکس تک دیکھی ہوئیں تھیں پھر اس کا  
اس طرح پوچھنا بالکل انجان لہجے میں اور میرا اسے گھورنا اس کی  
ڈھٹائی پر، کچھ نہ نظر آیا تمہیں اور تم نے اتنی غلط فہمیاں پال لیں  
اور جو دماغ میں آیا سوچ لیا۔۔۔ ایک بات یاد رکھنا اگر مجھے  
علیزے سے شادی کرنی ہوتی تو بہت پہلے کرچکا ہوتا وہ دور نہ تھی  
میری پہنچ سے۔۔۔ پر دوستی میں ملاوٹ کا قائل نہ میں ہوں اور نہ  
علیزے۔۔۔

اب شک ہو کر انشاء اسے دیکھنے لگی سمجھ نہیں رہا تھا اب کیسے  
اپنی صفائی دے جیسا عیان سوچ رہا ہے سب کچھ ویسا بھی نہیں  
۔۔۔

مجھ سے ایک بیوی نہیں سنبھلتی اور تم نے کیسے سوچ لیا میں "  
علیزے سے دوسری شادی کر رہا ہوں۔۔۔  
چند لمحے رک کر دوبارہ بولا۔۔۔

بتاؤ مجھے تمہاری ہمت کیسے ہوئی اس طرح گھر چھوڑنے کی اور مجھ سے چھپانے کی اتنی بڑی خوشخبری، بولو مجھے جواب دو کیوں کیا ایسا تم نے، بولو۔۔

عیان وہ۔۔ انشاء کا لہجہ لڑکھڑایا۔۔۔

میں بتاتی ہوں عیان، اس میں انشاء کی غلطی نہیں، یہ سب ہمارا پھیلایا سارا فساد ہے۔۔۔

اسی وقت علیزے نے کہا جس کے چہچہے عمر کھڑا تھا۔۔۔ اب عیان اور انشاء نے حیرت سے دونوں کو دیکھا۔۔۔

@@@@@@@

کچھ دن پہلے۔۔۔

اس وقت علیزے اور عمر دونوں وڈیو کال پر بات کر رہے تھے اور ابھی اس کے پاکستان آنے میں چند دن تھے اور اب جو عمر نے اسے بتایا وہ سن کر چند لمحے کے لیے ساکت ہو گئی۔۔۔

اف شرم تو اتی نہیں تمہیں جو نازیہ بھابھی کی نظر میں میرا امیج"  
خراب کر دیا۔۔۔ علیزے نے چڑ کر انکھیں دکھائیں عمر جو جس کا  
اس نے ذرہ برانہ منایا اور مزے سے کہا۔

کیا کریں دوست ہی دوست کے کام اتے ہیں، بس عیان کے"  
لیے کر رہے ہیں۔۔۔

عمر نے شانے اچکائے۔۔۔ جس پر دانت پیس کر علیزے نے کہا  
۔۔۔

بیڑا غرق ہو تمہارا، میرے آنے سے پہلے، میری نکالے جانے کا"  
سامان کر دیا تم نے۔۔۔ واہ!! کی دوستی نبھائی تم نے، دیکھ لیا  
دوستی کا عظیم جذبہ تم میں، پرچا میرے نام کا کٹوا کر شہیدوں میں  
نام تمہارا ہوگا واہ واہ۔۔۔ سلام ہے ایسی دوستی پر۔۔۔

بس کرو علیزے، کتنا شرمندہ کرو گی۔۔۔ عمر نے ڈھٹائی سے کہا"

۔۔۔

شرمندہ اور تم یہ ناممکن ہے، بہت ڈھیٹ ہو تم۔۔۔ دل چاہتا" ہے مار مار کر گنجا کر دوں تمہیں۔۔۔ آنے دو پاکستان پھر دیکھنا کیا کرتی ہوں۔۔۔

علیزے نے وارنگ دیتے ہوئے کہا۔۔۔ پر سامنے بھی عمر تھا جس نے اس کے غصے کو انجوائے کرتے ہوئے کہا۔۔۔

میں نے بھی چوڑیاں نہیں پہن رکھیں، تم جیسی بلیک بیلٹ سے" ٹکڑا مقابلہ کروں گا۔۔۔ میں بھی تمہارے بالوں کو بخشنے والا نہیں سمجھی۔۔۔ عمر کو بہت پیار تھا اپنے بالوں سے جب بھی کوئی اس کے بالوں پر بات کرتا وہ بھی سامنے ایسے جواب دیتا تھا۔۔۔ اس لیے اکثر عیان اور علیزے اسے مذاق میں گنجا کرنے کو کہتے تو وہ بھی چڑ کر جو منہ میں اتا کہتا۔۔۔

اس سے پہلے لڑائی بڑھتی عمر سیریس ہوا اور کہا۔۔۔

اچھا یا بعد میں سکوں سے لڑ لیں گے پہلے انکل کو کہو عیان سے" بات کرے تاکہ ہمارا پلان کچھ کام کرے۔۔۔ اگر تم نے ویسے

ہی کہا عیان سمجھ جائے گا سب۔۔۔ وہ الریڈی مجھے سختی سے  
منع کر چکا ہے اس کی لائف میں انوالوونہ ہوں پر کیا کروں اس کا درد  
بھی نہیں دیکھا جاتا مجھ سے۔۔۔

پھر عمر کے سمجھانے پر وہ اچھی طرح سمجھ گئی کیا کرنا ہے اور کیسے

---

بس ہمیں اب انشاء بھا بھی کے جذبات جگانے ہیں بیوی والے "  
اور ان کو یہ احساس تم ہی دلا سکتی ہو کیونکہ تم سے زیادہ نزدیک کوئی  
لڑکی نہیں عیان کے۔۔۔ تم سے بہتر کوئی نہیں کر سکتا یہ کام۔۔۔  
ہممننم ٹھیک کہے رہے ہو۔۔۔ آخر کار علیزے مان گئی اس کی "  
بات۔۔۔ پھر کافی دیر دونوں ڈسکس کرتے رہے۔۔۔

@@@@@@@@

پاپا عیان کو فون کریں جو کہا ہے اپ سے کہنے کو۔۔۔ علیزے "  
اپنے باپ سے کہے رہی تھی جو عمر نے کہا تھا۔۔۔

کیا مطلب اس بات کا، کیا واقعی تم۔۔۔ گل صاحب نے حیرت سے پوچھا۔۔۔

اف پاپا ایسا کچھ نہیں بس عیان کو ایسا کہنا ہے۔۔۔ سمجھنے کی کوشش کریں۔۔۔

علیزے نے سرپیٹ کر کہا۔۔۔

تو اور کیا وجہ سمجھوں اب تک تمہاری شادی نہ کرنے کی۔۔۔ ہر باپ کی طرح ان کی بھی خواہش تھی بیٹی کی شادی کی پر کیا کرتے جو کبھی مانتی نہ تھی چاہے جتنا سمجھاتے۔۔۔

اچھا پاپا اب کر لوں گی شادی، جس سے کہیں گے۔۔۔ علیزے نے نظر چرا کر کہا۔۔۔

بس ایک دفعہ پاکستان سے ہو کر اجاؤں۔۔۔ پھر جس سے چاہیں کروالیں۔۔۔ علیزے نے کہا۔۔۔

سچ میری جان۔۔۔ گل صاحب نے حیرت سے پوچھا۔۔۔

سچ پاپا پکا کر لوں گی شادی اپ کے پسند کے لڑکے سے۔۔۔



علیزے نے ان کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کے کہا۔۔۔۔۔  
اور کچھ دیر بعد انہوں نے عیان کو کال لگائی اور علیزے نے ان کو  
کہتے سنا کس طرح وہ عیان کو کہے رہے تھے وہ سمجھائے علیزے کو  
ایک شادی شدہ مرد سے شادی نہیں کرنی چاہیے اور یہ کسی طرح  
مناسب نہیں لگتا جبکہ اس کی ایک بیوی الریڈی زندہ سلامت بیٹھی  
ہے۔۔۔۔۔ علیزے کو رو کے اس کو سمجھائے کتنی بڑی غلطی کر رہی  
ہے جبکہ اس تعلق میں صرف نقصان ہی نقصان آئیں گے اس کے  
حصے میں۔۔۔۔۔ عیان کیسے نہ ہامی بھرتا اسے روکنے کی آخر وہ اس کی  
بیسٹ فرینڈ جو ہے۔۔۔۔۔ یہی وجہ تھی عیان نے اسے اپنے گھر  
ٹھہرایا تھا تاکہ اسے اچھی طرح سمجھا سکے۔۔۔۔۔

@@@@@@@

عیان حیرت سے سن رہا تھا علیزے کی زبانی یہ سب۔۔۔۔۔  
میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا یہ تم دونوں کی کارستانی ہے۔۔۔۔۔"  
عیان نے حیرت بھرپور لہجے میں کہا۔۔۔۔۔



دونوں نے شرمندگی سے نظر جھکالی، انشاء بھی حیران ہوئی ساری  
سچائی جان کر۔۔

علیزے اپ نے اس طرح کیوں کیا میرے ساتھ کیا اپ کو"  
احساس سے میرے اوپر کیا گزری ان دنوں کتنی اذیت میں رہی  
ہوں میں۔۔۔

مجھے احساس ہے انشاء، پر دوست بن کر سمجھاتی تمہیں کبھی"  
احساس نہ ہوتا اس لیے دشمن بن کر تمہارے احساس جگانا چاہے  
اور اس رشتے کی اہمیت واضح کرنا چاہی، پر یقین کرو اگر ہمیں پتا  
ہوتا تم مان بننے والی ہو تو یہ ذہنی اذیت کبھی نہ دیتے تمہیں۔۔۔  
ہو سکے تو مجھے معاف کر دو میں نے بہت کچھ کہا تم سے انشاء

۔۔۔۔

علیزے نے شرمندگی سے ہاتھ جوڑے اس کے سامنے۔۔ انشاء  
نے ایک دم اس کے ہاتھ تھام کر ان کو کھولا اور کہا۔۔۔

تم جیسا دشمن ہو تو اسے دوست کی کیا ضرورت ہوگی عزیزے۔۔۔  
عیان بہت خوش قسمت ہے جسے اس قدر چاہنے والے  
دوست ملے ہیں، کیا آپ میری دوست بنیں گیں عزیزے۔۔۔  
انشاء کی بات پر سب ہی حیران ہوئے عزیزے جو اس سے ڈھیر  
ساری ڈانٹ کی امید کر رہی تھی اس کی بات پر حیران ہوئی اور اس  
سے گلے لگ گئی۔۔۔ اور کہا۔۔۔

بلکل بنوگی دوست بس مجھے معاف کر دو میرے لفظوں کے لیے۔  
عیزے نے شدید شرمندگی سے کہا۔۔۔

میں نے آپ کو معاف کیا عزیزے آپ ریلکس ہو جائیں۔۔۔  
انشاء تو اسی بات پر خوش تھی کہ عیان صرف اسی کا ہی ہے

۔۔۔

تم نے تو معاف کر دیا انشاء پر مجھے شدید افسوس ہے انہوں نے  
اتنی تکلیف سے دوچار کیا تمہیں۔۔۔ میں کسی کو اجازت نہیں دیتا  
تمہیں کوئی تکلیف دے جانتا ہوں تم معصوم اور سادہ دل ہو، تمہیں

لوگوں کی پہچان کرنا نہیں اتی اس کا مطلب یہ نہیں کوئی تمہارے جذبات کے ساتھ کھیلے اور مجھے گوارا نہیں کسی کا یوں تمہیں ذہنی اذیت دینا کس اذیت اور کرب سے گزری ہو تم اس خط کو پڑھ کے مجھے اندازہ ہے۔۔۔ تم اگر تھوڑی بے وقوف ہو تو کیا اس مطلب اس طرح کوئی تمہیں راہ راست پر لائے مجھے نہیں ہے گوارا۔۔

انشاء دکھ اور خوشی سے ملی جلی کیفیت سے دیکھ رہی تھی اس شخص کو جو شوہر ہونے کا ہر فرائض کو نبھا رہا تھا وہ خوش تھی اس کے محبت کے انداز پر، دکھ تھا تو اس بات کا کہ وہ کبھی اچھی بیوی ہونے کا ثبوت نہ دے سکی ہمیشہ اس کا دل دکھاتی رہی۔۔۔ اور ایک بات واضح کر دوں تم دونوں پر۔۔۔ انشاء کو ایسا بنانے میں زیادہ ہاتھ ہمارا ہے ہم سب کا ہے، پلیز تم لوگ فی الحال یہاں سے جاؤ مجھے کچھ وقت لگے گا تم لوگوں کی اس حرکت کو بھولنے میں۔۔۔ عیان نے سر دلہجے میں کہا۔۔۔

پر عیان ہم جانتے ہیں ہمارا انداز غلط تھا پر ہماری نیت صاف " تھی اور بے شک ہمارا رب ہماری نیت جانتا ہے۔۔۔ انشاء بھابھی کو اتنی تکلیف دینی کی ہماری نیت نہ تھی پر کرنا پڑا۔۔۔ عمر نے شرمندگی سے کہا جبکہ علیزے سے تو کچھ بولا ہی نہیں گیا۔۔۔ یہ سب کر کے کیا ملا تمہیں، تم جانتے ہو، انشاء کو کچھ ہو جاتا میں " بابا کو کیا جواب دیتا، میرا احساس کرتے ہو تم دونوں اور انشاء کا تم دونوں کو ذرہ احساس نہیں ہوا اس کے دل پے کیا گزری ہوگی جب اسے اس کے گھر سے نکالے جانے کی بات کی ہوگی۔۔۔۔ یہ ٹھیک نہیں کیا تم نے علیزے۔۔۔۔

عیان کے اس طرح کہنے پر علیزے نے کہا۔۔۔

تم سہی ہو عیان، تم نے عمر کو روکا تھا کہ تمہارے معاملے نہ بولا " جائے پر کیا کریں دوستی چیز ہی ایسی ہے کہ ہم خود کو تمہارے درد سے بے خبر نہیں رکھ سکے اور تمہیں اس سے نکالنے کے لیے کوشش کی۔۔۔ اب اگر ہماری غلطی ہے تو سزا دو جو دل چاہے پر ہماری نیت پر شک مت کرو۔۔۔

اس سے پہلے عیان کچھ کہتا انشاء نے کہا۔۔۔  
پلیز عیان اتنے اچھے دوست نصیب سے ملتے ہیں، ایسے قیمتی  
رشتوں کی آپ بے قدری نہ کریں پلیز سب بھول جائیں جب میں  
نے دل سے معاف کر دیا اور اب تو علیزے کو میں نے دوست  
بنالیا ہے۔۔۔

علیزے اس کی سادگی پر مسکرا اٹھی اور عیان کے سرد تاثرات کچھ  
نرم ہوئے تو عمر نے اسے گلے لگا لیا۔۔۔ وہ بھی مسکرا اٹھا اور  
علیزے نے انشاء کو گلے لگا لیا اور دونوں مسکرا اٹھیں۔۔۔

@@@@@@@@

وہ گیلری میں کھڑی چاند کو دیکھ رہی تھی۔۔۔ اسے کچھ دیر پہلے کہی  
اپنی بات یاد آئی جو اس نے اکیلے میں علیزے سے کہی۔۔۔  
میں جانتی ہوں آپ عیان کو بہت چاہتی ہیں۔۔۔ اس کے یقین کو  
علیزے جھٹلانا سکی اور انکھیں نم ہوئیں اس کی۔۔۔

ہممم پر عیان صرف تمہیں چاہتا ہے، وہ دوستی میں محبت کی"  
ملاوٹ کا قائل نہیں اور میں اس کے جذبات کا احترام کرتی ہوں  
۔۔۔ علیزے نے انکھوں کی نمی کو پونچھ کر کہا۔۔۔  
انشاء کو آج وہ بہت معصوم لگی۔۔۔ جس نے کبھی احساس نہ  
ہونے دیا عیان کو اپنے جذبات کا۔۔۔ صرف دوستی نبھاتی رہی

۔۔۔۔

تم خوشنصیب ہو انشاء جو ایسا چاہنے والا تمہیں شوہر ملا ہے"  
۔۔۔ اب اس کے جذبات کی کبھی بے قدری مت کرنا۔۔۔  
علیزے نے پیار سے کہا۔۔۔

جی۔۔۔ انشاء نے یقین دہائی کروائی۔۔۔"  
کچھ لمحے خاموشی کے نظر ہوئے اور پھر انشاء نے ہی اس  
خاموشی کو توڑا۔۔۔

پر ایک بات پوچھوں آپ کو کیسے پتا چلا ہم گھر آگے ہیں۔۔۔"  
انشاء حیران تھی کتنی برداش تھی اس لڑکی میں۔۔۔



چینا نے بتایا تھا عمر کو اور مجھے لگتا ہے عیان کو بھی اسی سے پتا چلا " ہوگا۔۔۔

کچھ دیر کے بعد وہ چلی گئی اپنے ننھیال اور ساتھ میں یہ بتایا بہت جلد وہ شادی کرنے والی ہے جس میں ان دونوں کو بھرپور شرکت کرنی ہے۔۔۔ ان دونوں نے ان کی ہامی بھر لی تھی۔۔۔

کیا سوچ رہی ہو انشاء۔۔۔ عیان نے پیچھے سے آکر کہا۔۔۔ " سوچ رہی ہوں کبھی کبھی جو سب کو غلط لگتا ہے حقیقت میں " ... اس میں بھی کچھ اچھا ہوتا ہے۔

ٹھیک کہے رہی ہو تم۔۔۔ عیان نے اس کے ہاتھ تھام لئے اور " خود سے لگا لیا انشاء کو۔۔۔ ان دونوں کا اشارہ علیزے کی طرف تھا۔۔۔

مجھے معاف کر دیں عیان اپ نے اس رشتے کو دل سے نبھایا اور " میں نے اپ کے ساتھ اچھا نہیں کیا۔۔۔ آپ ٹھیک کہتے ہیں میں



بیوقوف ہوں۔۔۔ وہ اس کے سینے میں منہ چھپائے اعتراف کر  
رہی تھی۔۔۔

میں نے تو تمہیں معاف کر دیا انشاء اور تم بھول جاؤ سب۔ تم"  
بے وقوف نہیں بس معصوم ہو اور یقین رکھو ہمیں ایسی ہی پسند ہو  
۔۔

عیان کے کہنے پر اس نے اس کے سینے سے سر اٹھایا اور اس کی  
آنکھوں میں دیکھا جس میں بے پناہ محبت تھی اس کے لئے۔۔  
عیان۔۔۔ بابا جان کب آئیں گے۔۔ انشاء نے پوچھا۔۔۔"  
بابا جان تو آجائیں گے نہ تم نے بہانہ جو کر دیا ہے۔۔۔"  
بہانہ۔۔۔ انشاء نے زیر لب کہا۔۔۔

ہاں بہانہ۔۔۔ خوشخبری کا سن کر جو پہلی فلائیٹ مل رہی ہے"  
ارہے ہیں۔۔۔ عیان نے ہنس کر کہا۔۔۔

پھر واقعی میں بے وقوف ہوں جو ان کا اشارہ نا سمجھی اس دن"  
۔۔۔ انشاء نے منہ بنا کر کہا جس پر بے ساختہ عیان ہنستا چلا گیا اور

عیان کو ہستا دیکھ کر وہ بھی ہسنے لگی۔۔۔ درد کے بادل چھٹ گئے  
اور چاند ان کی مسکراہٹ پر کھل اٹھا۔۔۔

ختم شد۔۔۔

